U.N.A. 24-3-05

Title – MAZAAQUL HANAFIYA (TAZKIRA MUSAMMA FARAYAD-
-UL-DEHER).

Author – Maulvi Kareem uddin.

Publisher – ~~Matba~~ Sayyed Ashraf Ali Matba ul Uloom Madarsa (Delhi)

Date – 1847

Pages – 423

Subjects – N.D.

سوسٹھی

فہرست تذکرہ فرائد الدہر

باب الالف

باب الدال المہملہ

نام صفحہ

باب الذال المعجمہ

نام صفحہ

باب الراء المہملہ

نام صفحہ

باب الزاء المعجمہ

نام صفحہ

باب السین المہملہ

نام صفحہ

باب الغین المعجمہ

نام — صفحہ

باب الفاء

نام — صفحہ

باب القاف

نام — صفحہ

باب اللام

نام — صفحہ

باب المیم

نام — صفحہ

تمت

A History of Arabic Poets from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

یہ تذکرہ مسمی فرائد الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سی تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرہوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اوسمین لکہا ہے

باہتمام سید اشرف علے مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چہپا

سنہ ۱۸۴۸ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم دکارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام — مشعل ہدایت عقل سے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی سی گل — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماہیۃ حمد شکر
اوسکے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بی عقلی کے
کیچڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پا بگل — العظمت للہ ہزارہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بناکر نیست و نابود کیا اور صدہا بی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کرکے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان اللہ کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کرکے لوگون کے دلونین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک اُمی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کرد کہلایا اور ناسخ الملل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوسکے القاب مقرر کئی ہماری
— سی ہی صلواۃ اور درود اوسپر اور اوسکے آل اور اصحاب پر نازل

دیباچہ

ہو جیو آمین — محتجب نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب ارباب علم و ہنر
اور طالبان کتب تواریخ و سیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع
خراشی کرتا ہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکٹر سپرنجر صاحب
بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل
اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ
کے ایسی کہ نظیر اونکا اہل یورپ مین سی اسجائی معدوم — اور مقابلہ کرنا
اونکے فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو
اور فارابی سے معلوم — اس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہونے
کی ایسا معدن علم بنایا ہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود —
تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی
افزود — سخاوت اور حلم کے اوس کے گلشن مزاج مین وہ نمود —
کہ بوئی بخل کے سبب اوسکے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان
سے کوسون تک نیست و نابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ
کرکے خرید کئے اور کار مسیحائی فرماکر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جس
غریب شایق کتاب نے جو کتاب یا رسالہ دیکہی کو مانگا فوراً لادیا — سوسائٹی
اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک بسبب
غفلت کے وہ نہ چہپی تہین اونکا ترجمہ کروا کر چہپوا کر ہندوستانیوا
احسان کیا — طلباء مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب میز
نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرما کر پڑہوا دیا غرضکہ یہہ صدا
خوش خلق ہستی پیشانی نے نیک ستہین فاضلون کو مرہون منت

دیباچہ

مجوسس دوام الفت لڑکون کو مفید علمیت بڑہون کو ممنون نیک سیرت رکہتی ہین ۲
انہوسنے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت بد قسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نثرہ جائی سہ بیان اوس کے تصنیفات — اور
تاریخ وفات — اور حال حیات کے اگر تو قلبند کری تو وہ کتاب اہل ہند کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فرایدالدہر تیرہ صدیون پر اسطور پر کہ ہرایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہو چکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کر تا کہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب
اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
سی آگاہی ہو جاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
سی اردو مین درمیان ۱۲۶۳ھ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ ۱۳ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا اسکے کچھ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تہی مگر وہ اسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگونکا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدے

حصہ پہلا صدی اول

۴ اول مین ہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح پر تیرہوین صدی تک لکھتا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین مع بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملحق کے ہے — تعجب نرہی کہ شعراء عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئے بہی یہی اپنی بہی یہی راہی ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈي کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونہین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام مع اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہتا ہون

امراء القیس

امراء القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعرونین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا ص کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے کتاب طبقات الشعراء مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امراء القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرجیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج ۵
کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولی سبعۂ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ ۔ بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کر کی — ٹہرے ریگستان
دخول اور حومل کے بیچ مین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ
کی اکاسی شعر ہین بحر طویل مثمن الاجزا سے وہ شعر کہ جہان سی عنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ
کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ ۔ فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی ایام یاد کر کی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی
بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری
اونٹ کی تونے پیٹھ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین
اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کر کی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ ۔ فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ
إِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُ ۔ بِشِقٍّ وَتَحْتِي شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ اے عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ
پلانی والیان میری معشوقہ ہو چکے ہین اون کے پاس راتون کو مین جاتا تہا اور
باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی کو خواہش جماع کی کم ہوتے ہی جب مین
اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہوجاتے تہی کہ برس دن کے
بچہ تعویذون والے کی ہی محبت ماری مزہ کے بہول جاتے تہین جب وہ رو پڑتا

پہلی صدی کی شاعر

تو اوپر کا دھڑ یعنی چھاتیان بچہ کیطرف پہیر دیتین اور نیچی کا دھڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتین جب ایسی عورتون سے یہہ حالت ہوہر تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع کی ہے مجسی کیونکر بچی گے اور کیتنگ نفرت کریگے ان شعرونین فحش کثرت سی ہی مشتی نمونہ خروار تہس اب چار شعرون پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اس شاعر کے حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور ٹہرا و ستاذ اور فصیح و بلیغ ہرلے سری کا گذرا ہی مگر اوس کے گمراہونی مین ہی کوئی شک نہین

طرفۃ ابن العبد البکری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولادسی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرالقیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مساۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولة اطلال ببرقة ثهمد تلوح كباقي الوشم في ظاهر اليد

کہتا ہی کہ مساۃ خولہ معشوقہ کے سنکستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بها صحبي على مطيهم يقولون لا تهلك اسًا وتجلد

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی مگر اسکے آخر مین لفظ تجلد ہی اوس کے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اس قصیدہ کی ایکسو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن رباح ہی یہہ شاعر بہی کچہہ ہی قبل انحضرت رسول خدا صلعم کی تہا وہ اوس قصیدہ مین جسکو معلقہ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان بن ابی حارثہ مری کے جو کہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہونے قبیلہ عبس اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروکے صلح کروا دی تہی اور دیت کی ذمہ داری اپنی کرکے اطمینان جانبین کے کر دی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اور لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد اس واقعہ کے صلح ہوگئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوؤن اور اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگجائی جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹہون اور سر دہوؤن — اس بات کی خبر کسیکو نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی موہنہ سی نکلا کہ عبسی ہون اوسے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہوگیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کردئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئے — لیکن رفتہ رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہوکر حارث پر چڑہ آیا — حارث نی بعد دریافت چڑہائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

۸ کے دیت کی بابت ایکی خدمت مین آتی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہئے یہہ لڑکا جو میرا بیٹیا آتا ہی اوس کے عوض اسکو مار کر دل ٹہنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا ہی بنی عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنی منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی کہ اونسے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اسس قصیدہ کے چونسٹھ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تكلم　　بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتين كانها　　مراجيع وشم في نواشر معصم

لبید ابن ربیعة العامریؓ

یہہ شاعر مسلمان ہو گیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷ برس کی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت کا بڑا نامی شاعر ہے اوس کے بہت سند لیجاتی ہے تو اسی شعر کا ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزار بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن کے اسنی لکہا ہی اوس کے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الديار محلها فمقامها　　بمنى تابد غولها فرجامها

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہو کر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منیٰ مین تہی نہ وہان کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منیٰ سے مراد ایک اور مکان منی ہے

منی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا مکہ کے

فمدافع الریان عری رسمها   خلقا کما ضمن الوحی سلامها

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریان سی بہہ کرائی ہین اونہونی اون مکانون کو ڈہا دیا گرا دیا جو وسا لہا سال گزرنے کی پہر بہی کہنڈر اور آثار رہے اونکی ایسی ہو بود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر مین مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کرکی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوس کے شعر نہین پائی

الا هبی بصحنك فاصبحينا   ولا تبقی خمور الاندرينا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی کے ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعة کان الحص فیها   اذا ما الماء خالطها سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوس کے زعفران کیسی رنگت ہوگئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دی ڈالونگا

تجور بذی اللبانة عن هواه   اذا ما ذاقها حتی تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوس کے غرض جب چہکہی اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلزة الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

آذنتنا ببینها اسماء — رُبّ ثاوٍ یُمَلُّ منه الثَّواءُ

اسماء نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہمکو اسما نی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کو اقامت سے ملامت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عهد لها ببرقة شمّاء — فادنی دیارها الخلصاءُ

پہلی جب ریگستان شماء مین ملی تہی وہان جتلا یا تہا پہر خلصاء مین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون جو ہر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچھلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کے زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

هل غادر الشعراء من متردّم — ام هل عرفت الدار بعد توهّم

کہتا ہی کہ کیا شعراء نے پچھلون کے واسطی کوئی پیوند لگانی کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تونے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلّمی — وعمی صباحًا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ اے گہر عبلہ کے موضع جواء مین مجہسی کلام کرتا تیری اہل کیا کرتی ہین پہر کہتا ہی کہ خوش ہو جیو عیش تیرا صبح کو اے خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مُشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنی آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نی جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور حال واقعات محمد مصطفی صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنی کے بابت کہی

ان کنتِ کاذبة التی حدثتنی   فنجوتُ منجا الحارث بن هشام
ترک الاحبة ان یقاتل دونهم   ونجا براس طمرةٍ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبة التی حدّثتنی — حارث مذکور نی یہہ شعر سن کر اپنے بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

اللہ یعلم ما ترکت قتالهم   حتی اوسوا فرسی باشقر مزبد
وعلمت انی ان اقاتل واحدًا   اُقتَل ولا تضرر عدوی مشهدی
وشممتُ ریح الموت من تلقاہم   فی مارق والخیل لم تتبدد
وصدقت عنهم والاحبة دونهم   طمعا لهم بعقاب یوم انکد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور حجت ظریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسیکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پچہلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگی گا یہی عذر بیان کریگا پہر مسلمان ہو گیا اور مقام اجنادین مین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تھا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کر دیا تھا عبد اللہ بن معتز باللہ کہتا ہی کہ اس کے ازادی کی دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عتق یعنے ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی وکلّ الناس بعد لهم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کر لیا تھا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹھہری اوسنی تمام بہر چہپا کر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہو زصحبت نہونی پائے تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنی شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تونی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو ڈبا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر بہر دی اور لڑکی غلام کو ندی ابراہیم نی یہہ توبیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشرین الفا لقائل مقالا ولم احفل مقالة لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت مین اونکے ہاتھ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہو گیا کہ بنی اُمیّہ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہو گئی — اور اوسنے ایک عورت مساۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئے مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر اوسمین ہرگز کچہہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کافیہ عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین بہت مال اوس کے ہاتہہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغرا ہے اوس کے انعام مین ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوسکے مدح مین قصیدہ رائیہ پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حقمین مرثیہ ایک لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی سے وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حضرتہ عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا

مضی لسبیلہ معن و ابقی ۔ مکارم لن تبید ولن تنالا
کان الشمس یوم اصیب معن ۔ من الاظلام ملبسۃ جلالا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکو نکے تر و بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے پوچہا کہ کسی اوسکے لڑکی نے کچہہ تجہی دیا اوسنے کہا کچہہ نہین — پہر یہہ کہا کہ اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو دینار لی لی اس عطا پر بطور شکریہ مروان نی یہہ شعر پڑہے

فجحت مکافیا عن قبر معن ۔ لنا مما یجود بہ سجالا
فعجلت العطیۃ یا ابن یحیی ۔ لنادبہ ولم یرد المطالا

پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکانما عن صدی معن جواد ۔ باجودراحة بذلت نوالا

بنی لک خالد و ابوک یحیی ۔ بنائی المکارم لن ینالا

کأن البرمکی بکل مال ۔ تجود به یدا لا یفید مالا

یہہ مروان مذکور شعراء جید سے شمار کیا گیا ہی اور شعرا اوسکے کیفیت نشہ بادہ کو بہی گرگری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوسکے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل تہا عبد اللہ کا پوتا معمّر کا پڑپوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونمین مسماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ ہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹے سے عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہرچند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہو کر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے اب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہا — اس شاعر بے نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونمین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکھنی مین آیا جہان کوئی معشوق طرحدار تمہارے
نظر پڑی اورتم مثل نمک کے پگھل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گھل جاتا ہے
یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب
ہم لوگ اپنے جان اور دل کے بچانی کا کچہہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم
ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبائش نہین دکھلانے دیا کرتی بلکہ اچھے
صورت یا بدصورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکھتا ہے اور اپنی گھر کی طرف
کچہہ نظر انکہ کو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص کے
یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوسی پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص
نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مرجاتی
ہین ایک لونڈی بہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقاسی عرض کی کہ قسم خدا کی
مین پہچان گئی یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے
لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

إِذَا قُلْتُ مَا بِي يَا بُثَيْنَةُ قَاتِلِي مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَيَزِيدُ
وَإِنْ قُلْتُ رُدِّي بَعْضَ عَقْلِي أَعِشْ بِهِ بُثَيْنَةُ قَالَتْ ذَاكَ مِنْكَ بَعِيدُ

قاضی بلرون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — وہ میان مصر کے
عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکھہ کر لایا اوسنے سنی اور اچھا صلہ دیا
بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین
اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی اگ عشق کے بھڑک گئی تمام حال اپنا مع
مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے
تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

۱۶ خاطر جمع رکھہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوا دینگے مگر افسوس کہ چند ایام دوستی اس امید مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان سنہ بیاسی ہجری کی وفات پائے امید ہی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجہسی یہہ کہا کہ تمکو کچہہ خبر جمیل کی بہی ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوائے اللہ کی نہین اور اوسکے حقین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسی پوچہا کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ ثبینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو ہنوز روز اول سے کبہی ہول اسسے بہی ثبینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہتا اور چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچہہ دیر نہ ہونے پائی تہی کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین کہ با وجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنی کے پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی بہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سے کچہہ پڑہا ہے اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ پڑہا ہے آپ نے فرمایا پڑہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ پڑہا — اَخرَجَ مِنَ الحُبلٰی نَسمَۃً تَسعٰی بَینَ شَرَاسِیفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سنتے ہی باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورۃ کافی نہ تہی جو تونے یہہ اور اوسمین ملادیا وہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تو کچہہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہ اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑہی شعر

تَحِیَّۃَ ذِی الحُسنٰی فَقَد یَرقَعُ النَّغَلَ — حَیِّ ذَوِی الاَضغَانِ تَسبِ قُلُوبَھُم

وَاِن جَسُوا عَنکَ الحَدِیثَ فَلَا تَسَل — وَاِن دَحَسُوا بِالکُرہِ فَاحفَ کَرِیھَۃً

وَاِنَّ الَّذِی قَالُوا وَرَاءَکَ لَم یُقَل — فَاِنَّ الَّذِی یُوذِیکَ مِنہُ سَمَاعُہُ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ — اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکَمًا وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکہتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تہا اوس کے وفات کی تاریخ ۱۴ سنہ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا حیان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا صلعم کی تہا — ابو الفداء اسمٰعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سی ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

پہلی صدی کی شاعری

۱۴ کسریٰ کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک
سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ
کر تمام بلاد فارس مین پھیل گئی ہے — جب صبح ہوئی کسریٰ کو یہہ خواب سنایا
اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سے پوچھا کہ پھر تمکو
کیا تعبیر اسکی معلوم ہوتی ہی — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے
کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس بابت اور حقیقت حال کے دریافت
کرنے کی واسطے کسریٰ نے نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکھا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح
کا ہو جو مین اوس سی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میری
خوب کردی میری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن
حیان غسانی کو کسریٰ کی پاس بھیجدیا کسریٰ نے وہ کنگرون کا ہلنا اور خواب سب
بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا [illegible] ملک شام کے
مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسریٰ نے کہا کہ اچھا تو اوس کے
پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — [illegible] عبد المسیح روانہ ہوا اور
سطیح کے پاس جا پہنچا جس وقت یہہ وہان گیا [illegible] حالت نزع [illegible]
جا کر سلام کیا [illegible] سلام کا [illegible] اوس وقت [illegible] یہہ شعر کہی

أصم [illegible] غطریف الیمن — أم فاد فازلم [illegible]
یا فاصل الخطة أعیت من ومن — وکاشف [illegible]
أتاك شیخ الحی من آل سنن — وأمه من آل ذئب بن حجن
أبیض فضفاض الرداء والبدن — رسول قیل العجم [illegible]
[illegible] الزمن — [illegible] علنداة [illegible]

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجناوتھوی لی جنن

اس شاعر کا زمانہ بہی زمانہ آخرالزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بہی اشعار
کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکہا گیا

اُمیہ بن ابی الصلت

نام ابو الصلت کا عبد اللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تہا کتب انبیا یعنی انجیل
مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون کے کتابین سب وہ پڑہا ہوا
پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تہا بروقت ظہور نبی آخر الزمان کے بسبب
کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو غضب تہا یہہ اُمیہ مکہ
شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا
تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بہرا اور اٹہا ہوا پڑا ہے
اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے
اون مقتولین مین عتبہ اور شیبہ دونو بیٹے ربیعہ کے جو ماموں زاد
امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب
فرط غم اور قلق کے اپنی اونٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوئی پر بیٹہہ گیا اور
ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

الا بکیت علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح   کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح
تبکین حرّی مستکینات یرحن مع الروائح   امثالهن الباکیات المعولات من النوائح
ماذا ببدر فالعقنقل من مرازبة جحاجح   شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح
ان قد تغیر بطن مکة فهی موحشة الاباطح

یہ حال تاریخ ابو الفدا سے ہمنے پایا بعینہ لکہ دیا سوا اس کے اور کچہ [illegible] نہین

پہلی صدی کی شاعر

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نے یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکے بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مظنة ٭ من صبح خامسة وانت موفق
بلغ به میتا فان تحیة ٭ ما ان تزال بها الرکائب تخفق
منی الیه وعبرة مسفوحة ٭ جادت لمائحها واخری تخنق
ولیسمعن النضر ان نادیته ٭ ان کان یسمع میت او ینطق
ظلت سیوف بنی ابیه تنوشه ٭ لله ارحام هناك تشقق
امحمد ولانت ضنء نجیبة ٭ من قومها والفحل فحل معرق
ما کان ضرك لو مننت وربما ٭ من الفتی وهو المغیظ المحنق
والنضر اقرب من اصبت وسیلة ٭ واحقهم ان کان عتق یعتق

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تہا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطایف وظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوسکے حکایتین مشہور ہین چونکہ سماۃ ثریا بیٹی علی بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تہا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہے ہین عورۃ شاعرہ سماۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے وادی تہی یہہ شعر اوسکے ہین

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	بعد ماصرع الکری السمّارا
طارقاً فی المنام تحت دجی اللیل	ضنیناً بان یزور نہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذالک الاسماع والابصارا
قال ایاکما عہدت لکن	شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتہی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تہی اوسنی ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور اسّی برس کے پائی واللہ اعلم بالصواب اس کے قول سی لازم آتا ہی کہ سنہ ۱۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تہی ہدا قدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلاکر یہہ کہا تہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا بہی اوسوقت

پہلی صدی کی شاعرہ

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا او سوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہو کر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نے یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کر کے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکی بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مظنة ، من صبح خامسة وانت موفق
بلغ به میتا فان تحیة ، ما ان تزال بها الرکائب تخفق
منی الیه وعبرة مسفوحة ، جادت لمائحها واخری تخنق
فلیسمعن النضر ان نادیته ، ان کان یسمع میت او ینطق
ظلت سیوف بنی ابیه تنوشه ، لله ارحام هناک تشقق
امحمد ولانت ضنء نجیبة ، من قومها والفحل فحل معرق
ما کان ضرک لو مننت وربما ، من الفتی وهو المغیظ المحنق
والنضر اقرب من اصبت وسیلة ، واحقهم ان کان عتق یعتق

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطایف وظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوسکے حکایتین مشہور ہین چونکہ سماۃ ثریا بیٹی علے بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تھا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکھے ہین ایک عورت شاعرہ سماۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے دادی تھی یہہ شعر اوسکے ہین

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	بعد ما صرع الکری السمّارا
طارقاً فی المنام تحت دجی اللّیل	ضنیناً بان یزور نہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذاک الاسماع والابصارا
قال انا کما عہدت لکن	شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتھی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تھی اوسنی ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور اسّی برس کے عمر پائی واللہ اعلم بالصواب اسکے قول سی لازم آتا ہی کہ سنہ ۱۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تھی ہدا قدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا بھی اوسوقت

اُنکی پاس بیٹہی تہی اور حضرت کی عمر اٹہہ برس کے تہی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خدا کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بروقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی تہی عبد المطلب نی ایکسو بیس برس کے عمر پائی ــ جب بموجب فرمانی عبد المطلب کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہی اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے مین جان تہی مونہہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا وہ شعر یہہ ہین

اعَینَیَّ جودًا بدمعٍ دِرَرْ ۔۔۔ علی طیّبِ الخیمِ والمعتصر

علی ماجد الجد واری الزناد ۔۔۔ جمیل المحیا عظیم الخطر

علی سیبه الحمد ذی المکرمات ۔۔۔ وذی العز والمجد والمفتخر

وذی الحلم والفضل فی النائبات ۔۔۔ کثیر المکارم جمّ الفخر

له فضل مجدٍ علی قومه ۔۔۔ مُبینٍ یلوح کضوء القمر

اتته المنایا فلم تشوه ۔۔۔ بصرف اللیالی وریب القدر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانے مین لکہاہی کہ ربیعہ بن ثابت اسدے رقی کا لقب غاوی سے ہے یہہ شاعر ایک لونڈی مسماۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قرقیسی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس پہلے مانس کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی کہ ایکی کنیزک مسماۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ بدل مفتون اور عاشق مجنون ہین ــ

اوسنی ربیعہ کو بلوا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضایقہ ہے مینی آپکو یہہ بخشی کہ آپ اوسکے مختار ہین شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال سی بجہائی — اور دن عید شب شب برات منائی — ربیعہ شاعر نے کہا کہ ہرگز یہہ خیال بہی نہ لائی گا مجکو وہ عطا نہ کیجے گا کیونکہ جس صورت مین آپنے وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک مین آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہین ہے کہ عشق کو کہو بیٹہون اس لذت ہجرت کہو بیٹہون مجکو اتنا حکم دیجے کہ چوری چھپی اوس سے ملتا رہون دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو بہڑاتا رہون یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفتین کہی ہین

اعتادَ قلبی من حبیبكَ عِیدُہ ؎ شوقٌ عراكَ فانت عندہ تَذُودُہ

والشوق قد غلبَ الفؤاد فقادَہ ؎ والشوق یغلبُ ذالھوی فیقودہ

فی دار مُرّادٍ غزالٌ کَنیسَةٍ ؎ عطَلٌ علیه خُزُورہ و بُرودہ

رِیمٌ اغرٌ کانه من حُسْنِہ ؎ صنمٌ لِحج وبیعةٍ معبودہ

عیناہ عیناجُوذرٍ بصریمه ؎ ولہ من الظبی المُربّب جیدُہ

ماضرّعنه ان تلمّ بعاشقٍ ؎ دَنِفِ الفؤاد مُتَیّمٍ فتعودہ

وتلَذُّہ من ریقها ولرُبّما ؎ نفع السقیمَ من السقام لدُودُہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمین یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بہی مدح اوسنے کی ہی یہہ شاعر شعرا جاہلیت سی ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنے مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا صلعم اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نی دس روز تک

۴۴ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہرچند کہ اور اصحاب کو علم دیگر فرماتے تہی مگر سب ناکام پہر آتے تہی جب حضرت علی رضی اللہ کو کہ بیماری چشم کے تہی حضرت نے بلاکر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی آنکہ پر لگاکر حکم دیا کہ ای علی خیبر فتح کر حضرت علی رضی اللہ نے خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوس وقت یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی کے خود تہی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ نے یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر پڑا کہ معہ خود اور سر مرحب کے دو پہانکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گر تی ہی مر گیا یہہ واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کی خلاف ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ نے اوس قلعہ کو فتح کیا

عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت تہا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ مین سے ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تہی اور رسول اللہ اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوش کرنی اور تالیف قلوب کے لئی دیا کرتی تہی — کچہہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچہا مسلمان تہا — وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی دین اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ ہی اونہین سے تہا چنانچہ اوس پر بہی

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تھی بروقت حرام ہونی شراب نبیذ کی کے اوس کی اوسکی بیٹی بھی
کنانہ نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں — اوسکی شاعر مشہور اور چالاک ہونی
مین کوئی شک نہیں جنگ حنین مین ہمراہ غلاموں کے گھوڑون پر سوار ہو کر اوسنی بھی
لڑائی کے اوپر بروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمرا اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش تھے) سو سو اونٹ فی آدمی دئی — اور اقرع بن حابس
تمیمی — اور — عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الزیبانے — اور مالک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئی وہ خوش نہوا اسلئی اوسنی
یہہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پڑہی

فَاَصْبَحَ نَہْبِی وَنَہْبُ العَبِیْدِ ،، بَیْنَ عُیَیْنَۃَ وَالاَقْرَعِ
وماکان حصن ولا حابس ،، یفوقان مرداس فی المجمع
وماکنت دون امرأ منهما ،، ومن تضع الیوم لا یرفع

کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تا کہ اسکی زبان بند
ہو یہہ حال سنہ ہجری مین گزرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جسکے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے اگرچہ لوگ ہر ایک ہی زمانہ مین یہہ گمان
کرتی ہین — کہ یہہ جو حاتم طائی کہلاتا ہی وہ بہت سخی اور کریم تہا — اور اوسکا

کیت ابوسفانہ ہی سماۃ سفانہ اوسکے بیٹی تہی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر
اپنا حال بیان کرگئی تہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑپوتا حشرج کا اولاد
طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعرا مجیدین کاملین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے
گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعي بفضل زمامها ، لتشرب ماءَ الحوض قبل الرّكائب
وما انا بالطاوي حقيبةَ رحلها ، لابعثها خفًا واتركَ صاحبي
اذا كنتَ ربًّا للقلوص فلا تدع ، رفيقك يمشي خلفها غير راكب
انخها فاردفه فان حملتكما ، فذاك وان كان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین
ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابولہب کا ہے جب اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور
حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی کے
بمجرد اس بیعت کی بچکی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی
کرنے ۔ مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور ۔ حضرت زبیر اور اس عتبہ بن
ابی لہب ۔ اور خالد بن سعید بن العاص ۔ اور مقداد بن عمر ۔ اور سلمان
فارسی ۔ اور ابی ذر ۔ اور عمار بن یاسر ۔ اور براء بن عازب ۔ اور
ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ
کی طرف مایل ہوگئی اسواسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما كنتُ احسبُ ان الامر منصرفٌ ، عن هاشمٍ ثم منهم عن ابي حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایمانا وسابقه ٭ واَعلَمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ
وآخر الناس عہدًا بالنبی ومَن ٭ جبریل عَونٌ لہ فی الغُسلِ والکَفَنِ

مُسَیلِمَۃُ الکَذّاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہوگئے تہی ابتداء حال اوسکے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہوکر آیا تہا یہان اگر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صلعم اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین شارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہوکر حضرت کے پاس ہا کیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی اوسوقت مرتد ہوگیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئی اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سبی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابو بکر رض کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوسکے بہی بہت لوگ تابع ہوگئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہوگئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس معہ اپنے بہیڑ بہاڑ — یعنی بجمیعت مردمان امت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک سے نہ — اور بنیۃ کے ملاقات ہوتی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیۃ صادر ہون مسیلمۃ الکذب

ہی کہ اسکی عورت بیٹہی سی اسطرح پر جماع کرکہ کوئی بیچ کسی طرح وست سکے لذت
جوہنا جاتی تہی یہہ تہوڑا سی طعہ ہیچ دونون نے چیتا اوٹھاتی بعد ازان اپنی قوم کے
طرف یہہ عورت گئی اور یہاہی یہ عورہ تہا اوس سال تک کہ جس سال مین حضرت معاویہ
کے بیعت ہوائی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سال مین وہ مسلمان ہوگئے اور اس دعوی
سے باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جاکر رہی وہین فوت ہوئے — اور یہہ
ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتین مسیلمۃ الکذاب مارا
گیا اوسکے مرنے کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ
کے واسطے آراستہ کرکے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور
بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخرکار
مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمۃ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی
نے مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید
ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اس لڑائی مین مسلمان بہی بہت
مارے گئے چنانچہ اون لوگونسے جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سے بہی
بہت کام آئی اوسوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے
سوہنسے سنگ اور چمڑون کے ٹکرون پرسے نقل کرکے قران شریف کو مجمع کیا
تاکہ جاتا نرہے اور اوسکے ایک نقل کرواکے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم
کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی نہونے پاوی

ابو نمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول
کے وقتین بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اس قبیلہ کا

۳۰ سردار مالک بن نویرہ تہا — مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی
اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نی اوسکو فرمایا
کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کر دیا کرو جب
حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنی مذکوات دینے چہوڑ دی اسلئی حضرت ابوبکر
صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات
کیون نہین دیتے — مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑہ لیا
کرینگے مگر زکات نہ دی جائیگی — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو متعلق
ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ
کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہاری صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی — خالد
کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر
اوڑا دونگا — غرضیکہ اون دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گئی اسی
اثنا مین مالک کے جورو جو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر چڑہ
گئی اسلئی وہ اور بہی اوسکے قتل کی درپی ہوا ہرچند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ
اول کے پاس بہیج جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فوراً سر اوسکا
کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہ کر یہہ کہا کہ اسکے
جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے
کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہر جانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مسلمان
ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سر تن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا
کیونکہ اوسکے سر پر بال بہت تہی اور اوسکی جورو کو اوسیوقت پکڑ کر اپنا دل ٹہنڈا
کیا — بعض کہتی ہین کہ ابن عمر اور ابی قتادہ کو بہلا کر اوستی اپنا نکاح کرنا

پہلی صدی کی شاعر

چاہا تہا اوہونے نمانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسحال کی اطلاع ۳۱ کرتا ہون اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کرلیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو نمیر سعدی نے یہہ شعر کہی ہین

الا قل لحیٍّ اوطئوا بالسنابك ۔۔ تطاول هذا اللیل من بعد مالك

قضیٰ خالدٌ بغیاً علیه بعرسه ۔۔ وکان له فیها هویً قبل ذلك

فامضیٰ هواه خالدٌ غیر عاطفٍ ۔۔ عنان الهویٰ عنها ولا متمالك

فاصبح ذا اهلٍ واصبح مالكٌ ۔۔ الیٰ غیر اهلٍ هالکاً فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرونگا کیونکہ اسنے تاویل اور اجتہاد کیا اور مین اوسکو خطا ہونی اور مجتہد خطا کیا ہی کرتا ہے ـــ حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے ـــ حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے ـــ پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو ـــ اسکا جواب اونہولی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی کہنچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبیین معنی شعر کے بیان کیا گیا ورنہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور ۔۔ ل کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کرڈالا ہے اوسکے نوحہ مین اوسنی بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوس کے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام متمم العینیہ مشہور ہے

لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً ؛؛ مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
وَعِشْنَا بِخَيْرٍ فِي الْحَيٰوةِ وَقَبْلَنَا ؛؛ أَصَابَ الْمَنَايَا رَهْطَ كِسْرَىٰ وَتُبَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ؛؛ لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

یہہ واقعہ اُس مالک پر درمیان سنہ ۱۲ ہجری کے گذرا — ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی سی لکہا

جَبَلَۃُ بْنُ الاَیْہَم

یہہ شاعر درمیان سنہ ۱۶ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکی بہت تواضع و تکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی اگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سالین خلیفہ دویم جب بارادہ ادا ء مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا — اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا پاتہہ اوسکے کپڑی پر اثناء طواف مین جا پڑا — جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیٹہہ گئے — وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلاکر اپنی سامنی حاضر کردیا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاؤ کے واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری بہی ناک پر ایسا ہی مکا ماری کا — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بزاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بزاری آدمی

پہلی صدی کی شاعر

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے ۔ جبلہ مذکور نے ۲۳
کہا کہ مین یہہ جانتا تہا کہ اگر مسلمان ہوجاؤنگا تو بڑی عزت اور قدر میری ہوجاویگے
حالت جاہلیت سے سوا ب دیکہا کہ کچہہ نہین ۔ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہہ نخیر ہے
حکومت کے بود ماغ سی دور کیجئی ۔ جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانے مین کچہہ عزت نہ پائی ۔ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ہاتہہ دہو بیٹہی گا ۔ اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکہلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا ۔ بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
۔ ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہاکر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمة ۞ وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر
تکنفنی فیہا لجاج ونخوۃ ۞ وبعت لہا العین الصحیحۃ بالعور
فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی ۞ رجعت الی القول الذی قالہ عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہو رہے ہی اور اوسکے پاس بہت نعمت اور دولت ہو گئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوسکے شکریہ مین
بہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ
پہلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

المعافر

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا نوان بچہ اولاد حضرت نوح صہ سی تہا طبقہ جاہلیت مین گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب بہت آدمی رعایا کے ہوگئی اوسنی — عامر بن باران کو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چہین لی تہی بنی آٹہت برس اول گذرا ہی اسکو افر بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوس کے اس شعر کے جو اوسکے تصنیف سی ہی رکہا گیا تہا

اذا انت عافرت الامور بقدرۃ ‌‌‌‌٭ بلغت معالی الاقدمین المقاول

جذیمہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اوسکی جسم مین بیماری برص کے تہی اسواسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اس بادشاہ کی ایک بہن مسماۃ رقاش تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو جو قبیلہ آیاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری کے اوسکو مفوض تہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ کے ملنی اور آتش ہجرت بجہانی کا امکان نہ پاتا تہا کیونکہ وہ بادشاہ کے بہن یہہ اوسکے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل تہا — اوس حور نژاد نے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہاری صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین بیہوش اور مست ہو اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہو گیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سی ملنی کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سی عرض کے کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلہری اوڑا دون بادشاہ بیہوش سنے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے پیمانہ کہوسلے مشتاق بیٹہی تہی اور یہہ اوسپر شیدا و مفتون مدت سی تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب صبح ہوئے اور وہ راز طشت از بام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا — عدی اپنی جان بچاکر اوس شہر سے بہاگ گیا — مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ نی اوسکو گرفتار کرواکے مروا ڈالا الغیب عند الله الغرض بادشاہ نے بہن پر محبت سے مخاطب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبّرینی رقاش لاتکذبینی ۔۔ ابحرٍ زنیتِ ام بہجین

ترجمہ — بتلا ای رقاش جہوٹ مجہسی نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعبدٍ فانت اهل لعبدٍ ۔۔ ام بدونٍ فانت اهل الدون

ترجمہ — اگر کسی غلام سی کروایاہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی رزالہ سی کروایاہے تو لائق اوسکے ہے۔ رقاش نے جواب مین ان شعرون کے کہا کہ مینے ایسی شخص سے زنا کروایاہے جو عرب کی اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہو رہا — بعد انقضای ایام حمل کے رقاس مذکورہ ایک لڑکا ولد الزنا پیدا ہوا — جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا — اور اوسکو ولد متبنیٰ بنا مقرر کیا — ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا نازپروردہ کہین گم ہوگیا عرب کے لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا ہے — ناگاہ — مالک — او عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانے سے اسطرحکا سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہو جاوے خوش ہوکر اوس لڑکے کے لانیوالون کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونونے

۴۶ عرض کی کہ ہم کچھ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین سلیفے
کندمانی جذیمة مشہور ہوگئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الفرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ اور
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا
اس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو ذبّا کہتی تہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور رہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگے — اوسی لڑکی نے
دو شہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسرےکا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوسکے گہر مین داخل ہوا
بڑی بڑی کرو اڈالا یہہ بادشاہ نبی ص کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یاد داشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی
مختصر لکہا گیا

ذبّا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوس عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال ہے لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا ولد الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت سے تخت
پر وارث سلطنت ہو کر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوسکے بیٹے کے سوار

پہلی صدی کی شاعر

اس ولد بشی کے بیٹہا اوس نے دین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بن پڑی جو ذبا کو جسنی میری ماموں جذیمہ کو مارا ہے قتل کرون ٹادی خیال اسنے یہہ ٹہرائی کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوسکی کٹواکر کوڑی لگواکر شہر بدر کردیا — وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ولی نعمت نی یہہ سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدردانی اور بد خلقی کے میرا کرکی جلاوطن کر دیا ہے — ملکہ ذبا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ تجارت مین سوداگری کیا کر اوسکے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا — سوداگر کرنا ادہر سی مال بہر کر لیجانا اودہر سے اپنی آقا سی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب ذبا کو کسیطرحکا دغدغہ اور شک وشبہہ اوسکی طرف سی نرہا اوسوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ سیاہ اقارقدیم کے صندوقوں ٹہلاکر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لاد جب وہ دربار ذبا مین لیکر حاضر ہوا ذبا کہڑی ہوئے دیکہہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ نہ ٹہلانے پایا تہا کہ ذبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

ما للجمال مشیہا وئیدا ؞	اجندلا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیدا ؞	ام الرجال جثما قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور یلغار اونمین سے آدمی نکلکر بزور شمشیر رعایا کو قتل کرکے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرح جسی قصیر حرامزادہ نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابوالفدا اسمعیل سی ہمارے قدمی [illegible] ہوا لکہا گیا یہہ شاعرہ [illegible] خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

زہیر ابن جناب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ
بن کنانہ ابن بکر ابن عوف بن عذرہ الکلبی بہی ہے اس زہیر مذکور کو بسبب صحت رای
اور فطانت عقل کے کاہن بہی کہا کرتی تہی اوسکے عمر بہی بہت بڑی ہوئے تہی اور
لڑائیان بہی اوسنی بہت کی ہین اس کے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل
بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوسکے گہر کا تہا اوستے قضاعہ کے
گروہ کی سب آدمی متفق ہو گئے تہی اونین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اوسکا
یہہ تہا کہ بنے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوسکے
خادم مرہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند ادمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی او
کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات
جو اونہونے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہو گئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہو گی چنانچہ
اونمین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے
وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونمین سے ہاتہہ نہ
لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منّا ما رجعتم ؎ الی عذراء شیمتہا الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی
اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور
تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ
وہی لوگ اسی باغی ہو گئے تہی مگر پہر بار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک
دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑا پاپی مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنة
العامری — ابرہہ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم سنہ ۴۲ نوشیروانی
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول اللہ صلعم کے یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول ۸۸۱ سکندری مین ہوئے — اور ابتدار بخت نصر کو سنہ ۱۳۱۶ ہجری ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور یہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن
علی ابن اخنس بن ضبیعة الاصم بن نزار بن سعد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنی کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوس کے قصیدہ مین کا ایک ہی

فهذا اوان العرض حيّ ذبابه ٭ زنابيره والازرق المتلمّس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرة کی اوسنی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطا جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے
فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرة مین پہنچے متلمس نے طرفہ

پہلی صدی کی شاعر

سی کہا کہ بہائی ہمنی اسس بادشاہ کی ہجو بہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمسی کچہہ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اسس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آو ہم کسیکو
دکہلا دین کہ ان رقعو نمین کیا لکہا ہے اگر کچہہ بہتر آئی ہے لکہے ہوگی جب تو شہر مین گہسین گی
اور اگر کچہہ بدی ہوئے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولنی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ہے
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرۃ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلاکر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتی ہے نامہ کہا کہ متلمس کے مان نپوتی ہوگئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مارڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے ہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقمین لکہا وہ ہی میرے بہی حقمین ہو متلمس کے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرت مین گیا اوس عامل
نے دیکہتی ہے اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہوگئی ہین عربی مین بہت جای پر صحیفۃ المتلمس
آتا ہے یہہ اوسجاسے بولتی ہین جو کوئے نامہ پڑہلی اوسمین اوس کی مار ڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون متلمس
نے شام مین جاکر بہت شعر اسباب مین کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو الخیر علی ذات بیننا ٭ جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کِندِی

درمیان سنہ ۳۳ ہجری کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابو موسے اشعری کو ہمارا حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابو موسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہون نے وہان جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل وجان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلاوطن کر دیا تہا اور وہ حضرت ابو بکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہونے اپنی ایام خلافت مین بلاکر اوس کے بیٹی مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ افریقیہ کے غنایم کا جس کے پانچہزار دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ جَهْدَ الْيَمِيْنِ ؞ مَا تَرَكَ اللّٰهُ اَمْرًا سُدًى

وَلٰكِنْ خُلِقْتَ لَنَا فِتْنَةً ؞ لِكَيْ نَبْتَلِي بِكَ اَوْ تُبْتَلِي

فَاِنَّ الْاَمِيْنَيْنِ قَدْ بَيَّنَا ؞ مَنَارَ الطَّرِيْقِ عَلَيْهِ الْهُدٰى

فَمَا اَخَذَا دِرْهَمًا غِيْلَةً ؞ وَمَا جَعَلَا دِرْهَمًا فِي الْهَوٰى

دَعَوْتَ اللَّعِيْنَ فَاَدْنَيْتَهٗ ؞ خِلَافًا لِسُنَّةِ مَنْ قَدْ مَضٰى

وَاَعْطَيْتَ مَرْوَانَ خُمْسَ الْعِبَادِ ظُلْمًا لَهُمْ وَحَمَيْتَ الْحِمٰى

عمر بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت زبیر رض نے جنگ جمل سی جب مراجعت کرکے مدینہ کو چلنی کا ارادہ کیا تب ایک چشمہ

بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکہتا تہا اسلیئی ایک جانب ہو بیٹھا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اوٹہی آتے ہین اوسنے کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئی آراستہ کرکے اپنی جان بچاکر چلی آئے ہین اوس مقام پر عمرو بن جرموز مجاشعی شاعر مذکور بہی بیٹھا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وہانسی اٹہہ کر حضرت زبیر کے پیچہی پیچہی ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتی تہی وہ جاکر وادی سباع مین سو رہے اوسنی حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت علی رض کے خدمتمین حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکہہ کر یہہ ارشاد کیا کہ مینی رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے یہہ جواب سنکر خفا ہوکر لفظ لعنت کا اپنی موںہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

اَتَیتُ عَلِیًّا بِرَاسِ الزُّبَیرِ اَحسِبُہَا زُلفَہ
فَبَشَّرَ بِالنَّارِ قَبلَ العِیَانِ ، فَبِئسَ البِشَارَۃُ وَالتُّحفَہ
وَسِیَّانِ عِندِی قَتلُ الزُّبَیرِ ، وَضَرطَۃُ عَیرٍ بِذِی الجُحفَہ

یہہ پچہتاتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانے کے حضرت زبیر کا سر کاٹ کر لایا تہا اور حال اسس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو مثل اوسکے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اسس کیت کی مگر اتنا دریافت ہوا کہ بنو کی قبیلہ سی وہ تہا شعرا جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

اَبَت لِی ہِمَّتِی وَحَیَاءُ نَفسِی ، وَاِقدَامِی عَلَی البَطَلِ المُشِیحِ
وَاِعطَائِی عَلَی المَکرُوہِ مَالِی ، وَاَخذِی الحَمدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِیحِ
وَقَولِی کُلَّمَا جَشَأَت وَجَاشَت ، رُوَیدَکِ تُحمَدِی اَو تَستَرِیحِی

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بنتِ عبداللہ بن المدان کے سنہ ۴۰ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علی رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اون ایام مین حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علی رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور ابو اعور سلمی کے حق مین بد دعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بد دعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بسر مذکور مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچا کر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بسر مذکور یمن مین گیا وہان جا کر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علی رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچا کر حضرت علی رض کے پاس بہاگ آئے بسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑ لئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہ لی سی دل کو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننے کے تاب نہین

ہا من احس بُنَیَّی اللذین ہما ؛؛ کالدُّرتین تشظی عنہما الصدف

پہلی صدی کی شاعر

۴۳ هامن احس بیتی الذین هما ؛ قلبی وسمعی فقلبی الیوم مختطف
من دل والهة حیری مدلهة ؛ علی صبیین ذلا اذ غدا السلف
خبرت بسرًا وما صدقت مازعموا ؛ من افکهم ومن القول الذی اقترفوا

یہہ حال معہ اشعار تاریخ مسعودی سی لکہا گیا

عمران

عمران بن حطّان لعنة الله علیہ درمیان خلافت حضرت علی رض کے موجود تہا جب درمیان سنہ۴۰ ہجری کی عبد الرحمن بن ملجم نے حضرت علی رض کو شہید کیا اور وہ مقید ہوا بعد ازان جب حضرت علی رض کے روح آسمان کو پرواز کر گئی اوس وقت عبد الله بن جعفر نے ــ بن ملجم مذکور کو نکالکر پہلے اوس کے ہاتہہ کاٹی ــ پہر ایک سلائی لوہی کے گرم کر کی اوس کے آنکہونمین پہیری ــ پہر زبان کاٹی بعد ازان تمام جثہ اوسکا جلا دیا اوس کا مرثیہ اسی عمران ابن حطان خارجی نے بڑی دہوم دہام سی لکہا ہے یہہ چند شعر اوس اوس مرثیہ مین کے ہین

لله در المرادی الذی فتکت ؛ کفاه مهجة شر الخلق انسانا
یا ضربة من ولی ما اراد بها ؛ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکره یومًا فاحسبه ؛ اوفی الخلیقة عند الله میزانا

عبد الرحمن بن الحکم

یہہ عبد الرحمن بیٹا حکم بہائی مروان کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین درمیان سنہ۴۴ ہجری کے ملا لیا عبد الرحمن مذکور پر یہہ بات بہت گران گذری ــ حقیقت حال مختصر یہہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلا کر اوس کی گواہ اسبات کی طلب کئی کہ وہ ابو سفیان کی نطفہ سے ہی یا نہین اوس گواہی مین ــ ایک شخص سمے

پہلی صدی کی شاعر

ابو مریم شراب فروش ہے گواہی دینی آیا تہا اوسنی یہہ اظہار دیا کہ ابوسفیان
میرے پاس مقام طایف مین آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ
غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رنڈی کو بلاؤ مینی ایک لونڈی مسماۃ سمیہ کو لا حاضر
کیا صبح کو مینی ابوسفیان کے منی اوسکے چوتڑون پر سے ٹپکی ہوئی دیکہی تہی —
زیاد نے کہا کہ آپ گواہی دینی آئی ہین یا مجکو گالیان دینی الغرض بعد اس گواہی
کے ثابت ہوا کہ یہہ ولدالزنا یعنی زیاد ابوسفیان کے تخم سے ہی اور سمیہ کے پیٹ
سی معاویہ نے اوسکو اپنے نسب مین فوراً ملا لیا چونکہ یہہ فیصلہ خلاف قول رسول
الله صلعم کے صریح ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بچہ ولدالزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے
اور زانی کو نہین پہنچتا مگر حضرت معاویہ نے اسکی خلاف عمل کیا یہہ سب پر گران
گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوسکے دشمن ہوگئی چنانچہ اوسکے چچا عبدالرحمن
بن الحکم نے یہہ شعر اسی واسطے کہی

الا ابلغ معاویة بن صخر ،، لقد ضاقت بما تاتی الیدان
اتغضب ان یقال ابوك عف ،، وترضی ان یقال ابوك زانی
واشهد ان رحمك من زیاد ،، کرحم الفیل من ولد الاتان

بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان
اور ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکے زیر حکم حضرت معاویہ نے کردئی
اور حال اس شاعر مذکور کا سوا اوسکے ان شعرون کے ہماری تئین نہین معلوم ہوا

معاویہ

یہہ معاویہ بیٹا ہے ابوسفیان کا اور باپ یزید علیہ اللعنت کا درمیان ماہ رجب
سنہ ۶۰ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیس ۱۹ برس

پہلی صدی کی شاعر

۴۶ تین مہینے ستائیس روز خلافت کے یہہ مدت ہمنی اوس روز سے حساب کی ہے جس دن کہ خلافت مستقل اونکے ہو گئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوس کے بیعت کرلے تہی — عمر معاویہ رض مذکور کے پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہین بعضے اور کچھ کہتے ہین جب معاویہ نی اون لوگون سے جو اوس کے بیمار پرسی کی لئی آئی تہی کورسی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدی للشامتین اُریہم ،، اِنی لریب الدہر لا اتضعضع
واذا المنیۃ انشبت اظفارہا ،، الفیت کل تمیمۃ لا تنفع

ظاہر مین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون العلم عند اللہ — اور کتاب مختار فی الاخبار والاثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین

اخو الحرب اِن عضت بہ الحرب عضہا ،، وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا
کلیث ہزبر کان یحمی ذمارہ ،، رمتہ المنایا قصدہا فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت شکیلہ تہی معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بیٹی بجدل کی ہے وہ اپنی میکی مین اسواسطے رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوسکے خاوند نی ایکروز دیکھا وہ یہہ شعر پڑہ رہی تہی یہہ شعر اسی عورت کے ہین

للبس عباءۃ وتقر عینی ،، احب الی من لبس الشفوف
وبیت تخفق الارواح فیہ ،، احب الی من قصر منیف
وکبر یتبع الاظعان صعب ،، احب الی من بغل زفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ٭ احب الی من هر الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ٭ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ اے بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنی میکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائے

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول ۶۴ھ ہجری مین اڑتیس برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چھ مہینی بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال کہونکریال انکہین بڑی بڑی موںہہ پر چیچک کے داغ ڈاڑہی اچہی مگر ہلکے اور لنبی تہے عبدالله ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بہی کرتا ہے اور جس کے مان کو رانڈ پاتا اوس کے بیٹی سی اوسکا نکاح کرواد یا کرتا تہا بلکہ باپ کا بیٹے سی بہی نکاح کردیتا اور بہن کا بہائی سی یہہ ایسی باتین کرتا تہا کہ لوگ یہہ کہتی تہی کہ اب اسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اوسکے مان کا نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوسکے میکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

شریف

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتے ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گئے سفاح مذکور نے اونکو امن دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنک ما تری من رجال ؛ ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع السوط ؛ حتی لا تری علی ظهرها امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حسان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابوالولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا اوسی عمر د — اور — ابو ہریرہ — اور عائشہ رض نے روایت کی ہی قبل سنہ ۴۰ھ کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس مسلمانی مین بسر کئے اس شاعر کا ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا صلعم کی ہین کسی جاتی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے یہہ شعر اوس کے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی ملوک العلی صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ ؛ فذو العرش محمود وهذا محمد

پہلی صدی کی شاعر

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَاسٍ وَفَتْرَۃٍ ؎ مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانِ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ

فَامْسٰی سِرَاجًا مُسْتَنِیْرًا وَّھَادِیًا ؎ یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ

چونکہ وہ دیوان بہت ملتا ہی اکثر ملکو نمین بیشک موجود ہوگا اسلئی اور شعر لکہنے کچہ ضرور نہین

الزبیر ابن العوام

کنیت اونکے ابو عبد اللہ قوم سے قریش و الدہ اونکی صفیہ بنت عبد المطلب چچی پیغمبر خدا کی سولہ برس کے عمر مین مسلمان ہوئے ہر چند کہ اونکی چچا نے دہوئین کا عذاب اونکو اسلئے دیا کہ اسلام کو چہوڑ کر مرتد ہو جائے ہر گز نہ مانا انہونے تمام لڑائیان رسول اللہ صلعم کے ہمراہ دیکہین یہہ شخص اول راہ خدا پر تلوار رکہنی والون مین شمار کئی گئی ہین جنگ اُحد مین بہی ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے وہ مضبوط تہی یہہ صاحب ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنۃ سی ہین یعنی جن لوگون کے واسطی قطعی جنتی ہونے کا حکم رسول اللہ نے دیا تہا یہہ بہی اونمین ایک ہین — حلیہ اونکا یہہ ہے کہ رنگ اونکا سفید قد کے لنبی تیلی گوشت بدن مین کم اور بال اونکے بدن پر بہت تہی اور دونو رخساری سوکہے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیان مقام سفوان کے جو زمین بصرہ مین ہے درمیان ۳۶ھ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو مذکور کے حال مین بیان ہوا اونکے چونسٹہہ برس کے عمر تہی وادی سباع مین مدفون ہوئے بعد ازان بصرہ مین اونکا لاشہ آکر گڑا قبر اونکی اوسی سے مشہور ہے جنگ جمل مین جب جانبین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رض پیغمبر خدا کی خچر پر سوار ہوکے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ یا زبیر اُخْرُجْ اِلَیَّ (یعنی امی زبیر میری پاس آو) جب حضرت زبیر رض

[illegible]

۵۰ حضرت علی رض کے پاس گئے آپ نی فرمایا کہ تم مجھسے لڑنی کیون آئے ہو حضرت زبیر
نی فرمایا کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض چاہتا ہون حضرت علی رض نے فرمایا
کہ مینی تو قتل نہین کیا جو تو مجسی لڑنے آیا اوسکو اللہ تعالے نی قتل کیا خدا نے
اسنے ہی عمر لکہی تہی مجکو تو خود اونکے قاتلین کے تلاش ہی — پہر فرمایا کہ
یا زبیر تمکو وہ بہی یاد ہے کہ مین رسول اللہ صلعم سے درمیان قوم بنی بیاضہ کی ملا اور وہ
اپنی گدہے پر سوار تہی مجکو دیکہ کر رسول اللہ ہنسی اور مین بہی اونکو دیکہ کر
ہنسا تہا تو نے اوسوقت کہا تہا کہ یا رسول انہین کونسے بات عیب کے ہے
جسپر آپ ہنسی حضرت نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کوئی عیب نہین ہی
تو اسے محبت کرتا اوسوقت تمنی کہا کہ یا حضرت مین تو علی رض سی محبت کرتا ہون
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین ای زبیر تو اسی لڑنے جائیگا اوسوقت تمنی استغفر اللہ
پڑہا ہے — یہہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ مین یہہ بات بہول گیا تہا اگر
مجکو یاد ہوتے تو بیشک مین آپ پر چہڑہ کر نہ آتا اب کیونکر جاؤن دونو طرف
سی لشکرونکا مقابلہ ہوگیا اگر اب چلا جاؤن تو بڑی ندامت کی بات ہے کیونکہ
یہہ عار کبہی نہ دہوئے جائیگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ ای زبیر اب تک تو
عار ہی ہے مگر بعد عرصہ کے عار اور نار دونو جمع ہو جائیگے اسی بہتر یہی ہے
کہ عار اختیار کر نار سے بچ (نار آگ کو کہتی ہین) مراد اوسی آتش جہنم
— یہہ سنکر حضرت زبیر چلے گئے اور یہہ شعر اونہونے بناکر پڑہا ہے

اَخترتُ عاراً علی نارٍ مؤجّجةٍ ؛؛ اَنّیٰ یقوم لها خلقٌ من الطّین
نادی علیٌّ بامرٍ لستُ اَجهلهُ ؛؛ عارٌ لعمرك فی الدنیا وفی الدین
فقلتُ حسبك من عذلٍ اباحسنٍ ؛؛ فبعض هذا الذی قد قلت یکفینی

یہہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ مین قتل ہونے کا حال عمر بن جرموز کے حال مین کہہ چکا ہون ۵۱

عاتکہ

بیٹی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سعید بن زید کے جورو حضرت زبیر رض کے جب حضرت زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تہی یہہ اشعار اونکے مرثیہ مین بنا کر پڑہے

غدر ابن جرموز بفارس بهمه ؎ یوم اللقاء وکان غیر مصرد

یا عمرو لو نبهته لوجدته ؎ لا طائشا رعش الجنان ولا اليد

یہہ کئی شعر ہین دو ہی اسمین کافی ہین

علی ابن ابیطالب کرم

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کنیت اونکے ابوالحسن — اور — ابوتراب قوم سے قریش — سب سی اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تہی اوس سن مین اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تہی بعضی پندرہ برس کے — بعضی دس برس کے عمر بیان کرتے ہین — تمام جہاد جو ہونے ہوئے کی سب مین حاضر رہے مگر غزوہ تبوک مین بسبب بیماری اہل خانہ کے نہ حاضر ہوئی ہتے — حلیہ حضرت علی رض کا یہہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکہین بڑی بڑے قد میانہ پیٹ بڑا — بال سر پر بہت ڈاڑہی چوڑی — سر کے شروع یعنی مقدم دماغ پر بال نہ تہی — سفید سر اور ڈاڑہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹہارہوین تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تہی اوسی روز خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبد الرحمن بن ملجم مرادے نی درمیان کوفہ کے جمعہ کے صبح کو سترہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا زخمی

ہونی سننے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبد اللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن ع نے نماز جنازہ کے پڑہوائے صبح کو دفن ہوئے — عمر اونکی ترسٹہہ ۶۳ یا پینسٹہ ۶۵ — یا ستر — یا اٹہاون ۵۸ برس کی علی حسب الاختلاف تہی بسبب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد ولا تحصی سی پر و لبریز ہین صرف حال مختصر جو اور کتابون مین کم ملتا ہے مینی لکہہ دیا ہے — اونکی اشعار کا ایک دیوان ہے مینی سبہہ دیکہا ہی پیر بہی اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علی رض کے اشعار بہت اچہی فصیح اور بلیغ ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکے زوجہ کی انتقال پایا حضرت علی رض نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلِّ اجتماعٍ من خلیلین فرقۃٌ ؛ وکُلُّ الذی دون الفراق قلیلُ
وانّ افتقادی فاطمًا بعد احمدٍ ؛ دلیلٌ علی ان لا یدوم خلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی ص اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائی ہین۔

أعینیّ جودًا بارکَ اللہ فیکما ؛ علی ہالکین ما تری لہما مثلا
علی سیّد البطحاء وابن رئیسہا ؛ وسیّدۃ النسوان اول من صلی
مُصابہما أدجی الی الجوّ والہوی ؛ فبتُّ أقاسی منہما الہمّ والثکلی
مُہذَّبَۃٌ قد طیّبَ اللہُ خیمَہا ؛ مُبارکۃٌ واللہُ ساقَ لہا الفضلا
لقد نصرا فی اللہ دین محمّدٍ ؛ علی من بغی فی الدین قد رعیا إلّا

ام مسلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اوسکی طرف دو شعر منسوب مینی پائے حال اون شعرونکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہی جب

جانبین کا لشکر آراستہ ہوکر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اوسکے ۵۳
اصحاب مین تہا اوسکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرماکر روانہ کیا کہ
قران شریف مردمان جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہو آو
کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اس کے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو
جو قران مین ہے اوس کے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف
کی کرنے لگا اوسکو ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ دوسار ہوگیا اوسکو حضرت علی رض
کے اوٹہاکر لاسے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نے یہہ دو شعر کہی

یا رَبِّ اِنَّ مُسْلِماً اَتَاهُمْ یَتْلُو کِتَابَ اللهِ لَا یَخْشَاهُمْ
فَخَضَبُوا مِنْ دَمِهِ لِحَاهُمْ وَاُمُّهُ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولی بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے تہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر
مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث — دوسریکا
مالک تہا — جو تہی بہائی کو جو کہویا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہی — حارث
اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے
راہ محبت سے یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئی اوسکی سیات حذیفہ نے
جو اوسکے لونڈی کی بیٹ سی تہی نکاح اونکا کردیا — اس کی پیٹ سے عمار
پیدا ہوئی یہہ عمار بہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتی
تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہہ پہیرتے
اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت
ابراہیم پر — وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

جنگ دیکہی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹہائی — رسول اللہ نے اوسکا نام طیب مطیب رکہا تہا صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور گہایل ہوگیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانوین برس کے اوسکے عمر تہی گرتی ہی پانی مانگا ایک شخص نے کوزہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہہ فرمایا تہا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا نہین جب تو دنیا سی اوٹہایا جاویگا دودہ ہی تجکو یعنی دودہ پلاوینگے درمیان ۳۷ھ ہجری کے شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تہا قبر اوسکے درمیان صفین کے ہی اوسکے جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پہڑوائی اور غسل نہین دیا اونہین کپڑون مین جو پہنی ہوئی تہا بلا غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت عائشہ کو مخاطب کرکے بنا کر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ، ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ، وقاتله عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئی اونہوں اپنا گہوڑا وہان سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدیے آپہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین اور وہ شعر بہی اوسنی اسطور پر لکہی ہین

منكِ البداءة ومنكِ الغِيَر ، ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الاما م ، وقلتِ لنا انه قد فجر

فبنا اطعناك فى قتله ؛ وقاتله عندنا من امر

امراة من عبد القيس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوسکے دو بیٹی اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شهدت الحروب فشيبتنى ؛ ولم ار يوما كيوم الجمل
اضر على مومن فتنة ؛ واقتله لشجاع بطل
فليت الظعينة فى بيتها ؛ وليتك عسكر لم يرتجل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنايا غير سبع ؛ بقين من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوسکی ابو محمد کندی ہی کندیونکے طرف سی پیغمبر خدا کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیونکا سردار تہا سب لوگ اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سردارون کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا — پہیر مرتد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہو گیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

۵۶ پہری — جب معاویہ نے دریار فرات پر اپنی آدمیونکے پہرے لگا دئے کہ حضرت علی رض
کو دریار فرات کا پانی نہ لینے دو اور کوئی اونکے ساتھہ نہ پہنچے پاوے اشعث مذکور
حضرت علی رض کے سامنے آیا آپ نے فرمایا کہ اے اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھہ
لیکر دریار فرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطے لاؤ اگر پانی نہ لینے دین وہین
مرنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہہ شعر اپنا پڑھتا جاتا تھا

لاوردن خیل الفرات ۔۔ شعث النواصی یقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعرار جاہلیت سے ہے مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ
حیرت کی وقتمین موجود تھا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو رقاشی سے ولد الزنا
پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹھا اس شعر سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جو اوسنے کہا ہے

علی لعمرو نعمۃ بعد نعمۃ ۔ لوالدہ لیست بزات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان
ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تھا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنے نہین دیکھی پہلی لڑائی
جو انکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کے لڑائی تہی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر
کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطے نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر
خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی
تہی مگر چونکہ عمر اونکے چودہ برس کے تہے اسواسطے اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تھا
بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہون نے کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم وزاہد تھا
بہت احتیاط وادب سے مزاج مین رہا کرتے تہی — اسکے قول کے موید قول جابر بن

پہلی صدی کی شاعری

عبد اللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جس کے طرف دنیا مایل ہوئے اور وہ
اوس کیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوا ای حضرت عمر و اور اونکی بیٹی عبد اللہ کے - اور
میمون بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکھا - اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکھنی مین نہین آیا -
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اونسے
آزاد کئی تہی - قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدائش ہوئے ہی
اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینی بعد یا بموجب قول بعض
کی چھہ مہینی بعد وفات پائی بر وقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی برس کے
یا چہاسی کے حسب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین مین معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی ؎

انا عبد اللہ سمانی عمر خیر قریش من مضی ومن غبر
غیر نبی اللہ و الشیخ الاغر فلا ابطات فی نصر عثمان مضر
والربعیون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجسی مقابلہ نہ کرتا - خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجسی چاہتا ہون

(ہزاران کو اوسنی مار ڈالا تہا اور اسی سبب سی وہ معاویہ سی جا ملا تہا) یہہ کہکر حضرت علی رضنے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بہیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبد الله مذکور سنے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزة الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تہا پیغمبر خدا صنی اوسکو درمیان جنگ اُحد کے قتل کیا نام اوس کا عمر بن عبد الله ہے حال یہہ ہی کہ یہہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تہا کہ کافر مسلمانون سی لڑنی کو طیار ہو جاتی ہتے چنانچہ وہ اپنی شعرونمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تہا پیغمبر خدا صنی بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تہی مگر پہر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جا کر کہنی لگا کہ مینی محمد کو مسخر اور تابع اپنا کر لیا جب جنگ اُحد مین وہ اپنے شعر پہڑ کر لوگون کو مسلمانونسی لڑنی کے لئی برانگیختہ کرنے آیا حضرت نی اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن عزیتہ الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رض کے جنگ صفین مین تہا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئی حجاج مذکور نی یہہ اوسی میدان صفین مین بنا کر پہڑی

قال النبی لہ تقتلک شرذمۃ سخت لحومہم بالبغی فجار

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اهل الشام انهم اصحاب تلك و فیها العار والنار

ہرچند کہ اسکے حالکی ہمنی بہت تلاش کی مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

مرقال

اوسکو اعور لاتکن بہی کہتی ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بہی معاویہ علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا اعور یبغی اهله محلا

قد عالج الحیوة حتی ملا لا بد ان یفل او یفلا

اشلهم بذی الکعوب شلا

جب مرقال درمیان سنہ ۳۷ ہجری کے صفر کی مہنی دارفانی سی سفر کرگیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض سے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور ریلۃ الہریر کے جنگ ہوچکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پڑہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا لما غدا قد اعلما و ذا الکلاع قبله و معبدا اذ قدما

۲۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخا مسلماً　　فقد قتلنا منکم سبعین والساجر ما

اضحو الصفین وقد لاقی نکالاً ملما

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدائش اوسکے مصر کے گروہ عورت کوفہ مین جارہی تہی
بعد ازان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جابسا وہ بہی وہان جارہی
اوسیجائی مری اوس سے بہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم ادر عمیرہ اوسنے
روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رض
سے کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوسکے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی
کی تہا جب زیاد نے ہمراہ نو آدمیونکے جو اوسکے یار تہی اوسکو پکڑکر معاویہ کے
پاس بہیجدیا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بناکر پڑہے

ترفع ایہا القمر المنیر　　لعلک ان تری حجرا یسیر
یسیر الی معاویة ابن حرب　　لیقتلہ کذا زعم الامیر
ویصلبہ علی بابی دمشق　　وتاکل من محاسنہ النسور
تجبرت الجبابر بعد حجر　　وطاب لہا الخورنق والسدیر
الا یا حجر حجر بنی عدی　　تلقتک السلامة والسرور
اخاف علیک ما اردی علیا　　وشیخا فی دمشق لہ زئیر
الا یالیت حجرا مات موتا　　ولم ینحر کما نحر البعیر
فان یہلک فکل عمید قوم　　الی ہلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کانے کو اونکے پاس بہیجا حجر نے
کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہمارے ساتہ کے مارے جائین

اور نصف بچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم نی اوسی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکہتا ہی تم سب علی رض پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہو نی فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی مذکور معہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل ہو چکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت نماز کی پڑہلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین وہ دو رکعت پڑہین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تونی اپنی زندگی کا دم دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹ سکتے کاٹئے اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پڑہین اوسنی کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پڑہی ہین اور کوئی نماز جلد آج کے روز سی پہلی نہین پڑہے ہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے اسی خوشی مین سینے بہت جلد پڑہی ہین اسبات کا خیال کرنا چاہئے اوس کے عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخرکار اوسکو اوندہا ڈالکے مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج و الم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی یہہ عدی سنہ ہجری مین مقتول ہوا ۔ اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت الم و اندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاویگا اوس کے مرنی کا مرثیہ بہی اوسنی لکہا ہی بنت الحجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابوبکر ۔ بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

۶۴ — والدہ اوسکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض — اور دادی اونکے بیوی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی ہے پہپہینین یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المو منین یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوشش ہوئی تہی کیونکہ یہودیون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے اب انکی نسل نہ بڑہنی پاویگے اونکو اللہ تعالے نی جہوٹا کرنیکے واسطی عبد اللہ بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور چہاپکر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی مونہہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ کہجور جی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ اور کنیت ابوبکر اونکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — مان باپ بہن بہائی سی نہایت محبت رکہتا تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم تہی ایک رات نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہے تہی — اور اونہون ہی نے ہمراہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پایا ہے — اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

کی فوت ہوا اسی عبد اللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۲ھ مین اونکا محاصرہ
کیا آخر کار منگل کے روز ساتوین جماد الاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبد اللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئے گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہو نے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاص بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر
کی نوّی برس کا ہوکر موا

الم تر ان الدھر اخنت صروفه	علی عمرو السهمی تجبی له مصر
فلم یغن عنه حزمه واحتیاله	ولا جمعه لما اتی له الدھر
تآسی مقیما بالعراء وضللت	مکایده عنه واموا له الدھر

بنت عقیل

یہہ عورت بنی عقیل سے ہے حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجا اور عورتین
اور بچے گرفتار اہلبیت کی جو حیران و پریشان قتل سادات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتون سی اس عورت نے نکلکر یہہ شعر بنا کر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبی لکم	ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتی وباھلی بعد مفتقدی	نصف اساری ونصف ضرجوا بدم
ما کان ھذا جزائی ان نصحت لکم	ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحمی

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنے امام حسین علیہ السلام

کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہو کر اوسنے یہہ شعر پڑہے

املأ رکابی فضة و ذهبا ؛ قد قتلت الملک المحجبا

و من صلے القبلتین فی الصبا ؛ قتلت خیر الناس اما و ابا

و خیرهم اذ ینسبون نسبا ؛ فی ارض نجد و حرما و یثربا

جب ابن زیاد نے یہہ شعر سنے اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا تو تو نے کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال فوراً وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے ہمراہ تیئس ۲۳ مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو بہی ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان ۴ھ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن عم کو جن چکین اوس سی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا ۶۱ھ ہجرے مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور حلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نے قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نے اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا اپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہنہ سے فرماتے تہی

پہلی صدی کی شاعر

انا ابن علی الخیر من ال هاشم :: کفانی بهذا مفخرا حین افخر 45
وجدی رسول الله اکرم من مشی :: ونحن سراج الله فی الناس یزهر
وفاطمة امی سلالة احمد :: وعمی یدعی ذوا الجناحین جعفر
وفینا کتاب الله انزل صادقا :: وفینا الهدی والوحی بالخیر یذکر

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم :: پسر اوس کا ہون میں جانی ہی عالم
کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو :: کہ جد میرا ہے افضل سب سے یا رو
چراغ حق ہین خلق الله مین ہم :: ہمارا جعفر طیار ہے عم
مری ما فاطمہ ہے جان احمد :: سراپا اوس مین ظاہر شان احمد
سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل :: ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنیہ سب مین اونکے فضایل اور بیانات سے اسیطرح سبب طوالت کے درگذر کیجاتی ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاویگا اس کتاب مین مینے مشہور اور شہرہ افاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور تھا ہی وہ لکھا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تھوڑا سا مگر وہ بھی خلاصہ ساری حال کا لکھہ دیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوس کے حال کے تلاش مین بندہ نے بہت سعی کرکے بالاستیعاب لکھا ہے تاکہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اس کے بہت ہین کتب تواریخ

مین موجود ہین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب
بنی امیہ اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون کے اوسوقت
مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا و بسیار شہروا سطے
ملاقات کی آئی اوسنے اوس ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سی بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتے ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت سنے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اوسکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف ۶۵ھ ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب
وہ مرچکا جان تن مین نرہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوئے
مروان کے عمر تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئی نو مہینے اٹہہ روز اوسنے یزید کی
تخت پر چین اوڑا ائے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار معہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

لما رایت الناس صاروا حزبا ۞ والمال لا یوخذ الا غضبا
دعوت غسان لهم فاکلبا ۞ والسکسکین رجالا غلبا
والقینیین تخشی فی المدبه غلبا ۞ وبالاعوجیات یثبن وثبا

یخرجن من مروان و دیبا صلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد اللہ ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنے حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کوفیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوسکے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحو الصبا والغی انبیا

وقلت لاصحابی اجیبوا المنادیا

وقولوا له اذقام یدعو الی الہدی

وقبل الدعا لبیک لبیک داعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتلِ امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئی جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تیئس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کر گیا۔ بعد قتل ہونے عبد اللہ ابن الزبیر کے اوسکی بیعت کی تجدید ہوئی تہی۔ کہتی ہین کہ عبد الملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطے اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار وچست وچالاک عاقل اور فقیہہ دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہو گیا اور وہ شاعر بہی

۶۸ فصیح تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی
ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مار ڈالا اور
مال کی صرف خرچ کردیا عبد الملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ معہ ان
اشعار کے جو اوسکے نیچی لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد
امیر المومنین کو مخبرون نے یہہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال کی صرف
لٹاتا ہی مجکو اندونون امرون مین سے کسی ایک کی سہے برداشت نہین مینی
تجکو بجز اسکے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال
لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری کب
زیادتی کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق الله
کے لئے امین ہوتا ہے اوسکے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے
ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی
اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی تو کر لکہے

اذا انت لم تترک امورا کرهتها — وتطلب رضائی بالذی انت طالبه
وتخشی الذی تخشاه مثلک هاربا — الی الله منه ضیع الدر حالبه
وان تر منی عزمة امویة — فهذا وهذا کل ذا انا صاحبه
فلا تامنی والحوادث جمة — فانک مجزی بما انت کاسبه
فلا تعد ما یاتیک منی وان تعد — یقوم بها یوما علیک نوادبه
فان تر منی غفلة قرشیة — فیا ربما قد غص بالماء شاربه

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر بنی امیہ کی شعرون عبد الملک کی سے انتخاب *
کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ معہ ان اشعار کے پڑہا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشا اللہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان ۹۵ ہجری کے پیٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکی عمر چوبن برس کے ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہہ ہے انکہین اوس کے چہوٹی چہوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل وخون ریز وظالم وبی رحم مثل قصائی کے تہا خلق اللہ کے درمیان اوسکو بھیڑئی سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی نیک وپارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکے طرف سی کم خون کرتا موقوف ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت جرم کے بہی قتل کرڈالا کرتا تہا — اسیلئے فقہا نے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے — اس شخص کو عبد الملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف سے متولی کرکے حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جمادالاول ۷۲ہجری کی مکہ پر چڑہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اونہے شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولی مارنے شروع کئے بہر کیف یہہ سال تمام ہو چکا اور وہ محاصرہ کئی رہا فتح نہوئے جب ۷۳ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ اسما بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نی کہا کہ بیٹا جوانمرد ہو کر رنا

۷۰ اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی کے اس لڑائی مین درمیان ۷۳ھ

ہجری کی ابن الزبیر رضہ مقتول ہوئے — حجاج نے درمیان ۷۴ھ ہجری کے کعبۃ اللہ

کو ڈہاکر حجر الاسود اوس کے بنا مین سے نکالکر نئی سر سے اوسی ہیئہ پر کہ جسطرح

رسول اللہ صلعم کے سامنے تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا ہے

— اور سعید بن جبیر رضہ کو جو کہ بڑی زاہد اور عابد اور عالم بے بدل جنکی حق مین

امام مالک رح نے یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئی زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید

ابن جبیر رضہ کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتی ہین کہ سعید بن جبیر رضہ

جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنے آئے اوسنے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے —

سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتی ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بدبخت ہے

سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہوں نے یہہ سنکر جواب دیا

کہ میرا نام میرا باپ تجسے زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے

کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بدبخت ہین — اونہوں نے کہا کہ غیب کا علم

خدا کو ہے — اوسنی کہا کہ اب دیکہ تجکو دنیا ہی جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون

— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ اپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو

خدا کا مین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کس موت سی

تجکو مارون — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہئے اوس طرح قتل کر

کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی

تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی بہڑک گیا حکم دیا

کہ باہر لیجاکر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہانسی چلے تو اونکو

ہنسی آئی فوراً ہنس پڑے حجاج نے کہا اس کو یہان لاؤ پوچھا کہ

توکیون ہنسا اونہونے کہا کہ مجکو اسبات پر ہنسی آئی کہ اپ تو خدا پر بہی جرات کرتے
ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو
اوندہا ڈالکر گلا کاٹنے لگے اونہونے کلمہ شہادت اسطور پر پڑہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْحَجَّاجَ غَيْرُ مُؤْمِنٍ ترجمہ — گواہی
دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لایق پرستش کے نہین سوار ایک خدا کی جسکا کوئی
شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوسی کا ہے اور حجاج کافر
ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا پکار کر کہے کہ اے بار خدا میری قتل کے
بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتی رہی
کہ سر تن سی جدا کیا گیا — کہتی ہین کہ سعید کے مرنی کی بعد حجاج مذکور کے
پیٹ مین کیڑی پڑگئے پندرہ دن کی بعد اسی بیماری سے وہ بہی ہلاک ہوگیا
— بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سی سعید کو
مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہوٹا کرتا تہے
اوسکے بعینہ صورت سعید کے ہی بہر تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی
مستجاب ہوئے کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنونمین قتل نہ کرنی پایا —
اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہکر
بہیجا تہا اوس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان شاہی
امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجے
صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کے قسم تا ہنوز اہل
معصیت جس سزا کے لایق ہین ابتک وہ انکو مطلق نہین پہونچے اور اہل
اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور نیہ متضاد

لوگون سے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار و مانگے دینے کو خرچ کی کمی اور اصراف کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرما دی کیونکہ گذشتہ را صلوات آئندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون معین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون اور یہہ شعر اوسکے یحیی حجاج نے اپنی تصنیف سی لکھے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ؛ اذاك فيومی لا تزول کواکبه
وما الامر أبعد الخليفة جنة ؛ تقيه من الامر الذی هو کاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ؛ ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا ارب الحجاج منك خطيئة ؛ فقامت عليه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفيق لنصحه ؛ واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی يرجو نوالی ويتقی ؛ مصاولتی والدهر جم نوائبه
فقف بی علی حد الرضی لا اجوزه ؛ من الدهر حتی يرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی ؛ شفيق رفيق احكمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چہٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ وہ مہینا جمادا لآخر ۹۶ ہجری کا تہا اور منی نو برس آٹھہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی — ولید مذکور بہت سرکش و جابر و ظالم و مہا پاپی تہا اوس کے چودہ بیٹی تہی اونمین سی —

پہلی صدی کی شاعری

یزید — اور عمر — اور بشیر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر
کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چہوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوسکے چچازاد
عمرو بن عبدالعزیز نے نماز اوسکے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکہتی ہین
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہروقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی
نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوسکے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی
گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارای کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوسکے
وقت مین نصف اوسکے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے
مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کار ہی
مورخون نے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ
نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز
ایک اعرابی فریادی اوسکے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کے
تہی — ولید نے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ مَاشَانُکَ اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت
آئی تجہپر مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پرزبر کہا اوسکے
معنی وہ ہوگئے اگر مَاشَانُکَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن
عبدالملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے
دشمنون کے اوپر مصیبت ائی سلیمان مذکور نے کہا کہ امیرالمومنین یہہ
فرماتے ہین کہ مَاشَانُکَ بضمہ نون — اعرابی نے کہا کہ ظَلَمَ عَلَیَّ خَتَنِیْ
یعنی میری داماد نے مجہپر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خَتَنَکَ یعنی تیرا
ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان نے کہا کہ امیرالمومنین
یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُکَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

پہلی صدی کی شاعر

۴۴ ثابت ہوا کہ ولید غلط بھی بہت بولا کرتا تھا پھر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹھکانا —
تاریخ مین لکھا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تھا لیکن وہ بھی بسبب
لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہوگیا تھا — ہر چند کہ اوسنی اسباب مین
بہت سعی کی کہ اس لڑکی کو صحیح بولنا آوی معلم اتالیق ادیب سب بٹھلائی مگر اوسکو
کچھ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بھی زیادہ خراب ہوگیا — بہر کیف یہہ شعر
اوسکے ہین حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بھائی سلیمان
میری مرنے کی تمنا رکھتا ہی تا کہ خلافت اوسکے ہاتھ آوی اسلئی اوسنی ایک
عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکھی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛؛ فتلك سبيل لست فيها باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ؛؛ به قبل موتی ان یکون هو الردی
فما موت من قد مات قبلی بضائری ؛؛ ولا عیش من قد عاش بعدی بمخلد
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ؛؛ تزود لاخری غیرها فکان قد ی
منیته تجری لوقت وحتفه ؛؛ سیلحقه یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑپوتا حکم کا — جس روز عمر بن عبد العزیز
نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ہجری کا تھا اوسکے کنیت ابو خالد ہی ماں اوسکے مسماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی تھی — یزید مذکور اربد مین جو بلقار کے زمین مضافات
دمشق کے ہین بروز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ہجری مین سنتیس برس کا ہوکر
مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی مسماۃ

پہلی صدی کی شاعر

سلامتہ القس کو بہت چاہتا تھا اولین یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف ۵ء
زہری کی تھی اوسی یزیدسنے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور محبت مین
اوسکے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچھہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تھا بلکہ حبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین ستر ویں روز یزید مذکورنے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ہشام کو لکہتا ہے

وانی علی اشیاء منک تریبنی ؛ قدیما لذو صفح علی ذاک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ؛ یمینک فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکھہ چکی ہین
دلمین خیال آیا کہ ہیثم بن عدی سی ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ قابل
یادداشت لکھی ہے ہم بہی اوسکو اسجائی درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار فی الاخبار والآثار مین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی نے کتاب مسعودی اور اغانی سی منتخب کرکے عربی زبان مین چہپوایا
اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے
ہمدانی یہہ بیان کیا کہ اوسنی مجہسی یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اسی امر کے تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کی قبر پر گئی اوسکی قبر جب کہودی وہ صحیح وسالم نکلا
اوسکی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نی اوسکو

قبر مین سی نکالکر اوسکے جسم پر اتنی کوڑی لگا کر حکم دیا کہ اب اوسکو جلا دو چنانچہ وہ لاشہ جلا دیا گیا — پہر ہمنی دابق کی زمین مین جا کر سلیمان کی قبر کہودے اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچہہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جسکے قبر پائی کیا اون لوگون کے قبرین قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جا کر ولید بن عبد الملک کے قبر کہودی اوسمین کچہہ نہ ملا — پہر عبد الملک کی قبر اوکہاڑنے اوس مین اوپر کے سر کے کہوپری تہی اور کچہہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچہہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کو ئی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ کا اوسکے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جسکے قبر پائی اسیطرح سے اوسکو کہودتی جلاتے ہوئی پہر الگئی — یہہ ہمنی ورا [illegible] تمام حالات بنی امیہ کے بیان کر دیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو بیان گذرا وہ بہی بیان ہو جاوے کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا مگر ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہو گیا

عمرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوسکے ابو حفص نام عمر بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش نی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللہ نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کر دیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمرو بن خطاب رض کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رضی نے اوسکو متوسلے کیا جب حضرت عثمان رضی گہر مین محصور ہوئے اور " "
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطے آیا تہا مگر قریب ہمکے کے جب
پہنچا اونٹ سے کجاوہ پیچے گر کر مرگیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبداللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبدالرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال
معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابونواس

کنیت اوسکے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبدالاول مشہور و معروف نام ابونواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا
جراح ابن عبداللہ حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطے اوسکے طرف وہ
منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی بورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابونواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی ماں اوسکی اہواز کی رہنی والے
مسماۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جسنی
سفاح کیطرف سی عبداللہ ابن علے لڑا تہا اوسکے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مسماۃ جلبان سی نکاح کرکے

۷۸ وہین رہنی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی از انجملہ ابونواس مذکور اور ابومعاذ ہے — لڑکپن مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تہا ابواسامہ والبہ ابن الحباب نے اسکو دیکہہ کر کہا کہ ای لڑکی تجمین اوصاف اور علامات اچہی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کر ان اوضاع کو ضایع نکر ابونواس نے پوچہا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابواسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ہان مین ہے قسم خدا کے کو وہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تہا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکہون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہولیا بغداد مین آیا اول سے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الهوى تعِبُ ،، يستخفُّه الطرَبُ
اِن بکی یحقُّ لهٗ ،، لیس ما به لعِبُ
تضحکین لاهیةً ،، والمحبُّ ینتحبُ
تعجبین من سُقمی ،، صحّتی هو العجبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد از ان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساٹہہ دیوان لوگون کے پہڑی پڑہائی ہون اوس کے حقمین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچہہ درباب اشعار کے دیکہا تہا — عبد الله ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام ہرا ہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ہجری کی پچپن برس کا ہوکر فوت ہوا قبرستان

شونیزی مین بیچ بہو دیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس
نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلوّاً ،، وارانی اموت عضواً فعضوا
لیس من ساعة مضت بی الا ،، نقصتنی بمرّها لی جزوا
لهف نفسی علی لیال نقصت ،، وسنین مضین لعباً ولهوا
قد اسأنا کلّ الاساءة جهراً ،، ومن الله نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ہ ابو مزروق — ابو ہفان سی روایت
کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچہا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور نادر
اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس
کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکہا بعد اوسکے مرنی کے ہمنی اوس کے
گہر کی تالاشی سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار
نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا لشہ
پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت
اور حسن و قوۃ ہی کہ ثریا من ہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور
ادب کے ہٹولیا ظریف ہسوڑ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت
ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر
کی لوگون کو تابعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دے
دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا
اوس کے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین بہی ہین — یوسف
دایہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

شریف مین اکثر بیمار ایہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو پہرا کرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کہولکر جو گشت لگایا بسلولے کی مسجد مین پہنچی او سکا بیٹا نمازیون کوتراویح پڑہارہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہ گیا مجسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پڑہائی اور قران نہ سنائی ہم یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کے تہی جب اوس لڑکے نی اَرَأیتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّين پڑہنے شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے

وقرى معلنا لتصدع قلبى ، والهوى يصدع الفؤاد الكليما
ارأيت الذى يكذب بالدين ، فذالك الذى يدع اليتيما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — راوی کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعراء کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعرا نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک ایک آئیہ قران شریف کے ہوسب نے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفتية فى مجلس وجوههم ، ريحانهم قد آمنوا التقتيلا
دانية عليهم ظلالها ، وذللت قطوفها تذليلا

سب سنکر چپ ہورہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الٰہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ ومنسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم و ادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجلس ابونواس

دوسری صدی کی شاعر

یہہ کہتا تہا کہ سات سوار جوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین سوار مشہور کے مجکو حفظ ہین سوار اوس کے نوادر - اور ظرافت امیز لطیفی اور ٹہونیان اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی وہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو وہ لونسی بہلایا اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرا اور شرفا کی مجلسونمین بیٹہا ظرافت اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہوگیا اور عام وخاص سب اسنی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسباب کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابونواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق	وعیش الخلاعۃ عیش رفیق
وقد جمع الوقت حالیہما	فمن ذا نفیق ومن یستفیق
اما تذکر الفضل من یومنا	وینہی بما نحن فیہ الرحیق
لہا رند نذب کاس الطلا	علی نرجس وشقیق شقیق
مداہن یحملن ظل الندی	فیہا تیک تبر وہا تی عقیق
یقابل وجہک وجہ زہا	ویلقی مسکک مسک نتیق
اذا قابل الزہر زہر الوجوہ	فکیف الخلاص واین الطریق

ابودلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یار تحتانی کے جو بعضی کہتی ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن معتز اور تمام علما نی زند بالنون روایت کی ہے — ابودلامہ شاعر مخلق وظریف و کثیر النوادر اور بد زبدہ آدمی تہا اور زندیہ گو بہی تہا مشاعرہ مین حاضر ہوکر ہرایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا مگر شراب اور گلشن کے مدح مین یہہ شاعر

لگاتہا کوسنے اوسی لگانہ کہاتا تہا — خلفاء کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو مالک
عبداللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفّاح یعنی خلیفہ اول
بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹھی ہوئے اوسکا ماتم کر رہی تہی کہ ابو دلامہ ہی
وہان آیا بیٹھتے ہی یہہ شعر کہکر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد — لاتستطیع الی البلاد حویلا
ویلی علیك وویل اهلی کلهم — ویل یکون الی الممات طویلا
مات الندی اذ مت یا ابن محمد — فجعلته لك فی التراب عدیلا
انی سالت الناس بعدك کلهم — فوجدت اسمح من رایت بخیلا
الشقوتی اخرت بعدك للذی — یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنکر بہت
خفا ہوا اور کہا کہ اگر پہر تجکو یہہ شعر مینی پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹوا ڈالونگا
ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا
کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حق مین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف
کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ
حج کیجئی ابو دلامہ کو بلاکر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کرکے میری ہمراہ چل
اور اوسکو دس ہزار درہم دئی اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچہہ قرض ہو تو وہ
ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل
— اوسکے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری
ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گے
اوسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کر گیا کہ بیشک چلون گا —

جب موسی مذکور کے جانی کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی نے آدمی اوس کے تلاش کے واسطی مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون نی خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون مین پہرتا ہی موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ہاتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانی دو حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہتا کیا ہی کہ ابودلامہ سامنی سی چلا آتا ہے وہ ایک گانونسی نکل کر حیرۃ مین جایا چاہتا تہا موسی نی دیکہتی ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کی دشمن کو میری پاس پکڑکر لاؤ فوراً پکڑا آیا اوسکو مقید کرکے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نی یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

یا ایہا الناس قولوا اجمعین معا	صلی الالہ علی موسی بن داود
اما ابوك فعینی الجود تعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله مابی من خیر فتطلبنی	فی المسلمین وما دینی بمجمود
انی اعوذ بداؤد وتربته	من ان احج بکرہ یا ابن داؤد

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچی ڈالدو جہان اوسکا جی چاہی چلا جائی چنانچہ اوسکو چھوڑ دیا وہ سواد کوفہ مین شراب پتیا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوس کے پاس رہا سب خرچ کرکے وہان سی آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوس کے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنی پاس رکہتا تہا — ابودلامہ کا یہہ حال تہا کہ اوسی تنفر اور بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروش اور بدمعاش

۸۴ لوگون اور مسخرون کے صحبت اچھی معلوم ہوتی تہی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرار اور وزرار اور نیک بخت اونکو کی صحبت مین کم بیٹہتا ہی ــ رنڈی ــ بہاڑی ــ مسخرے ــ شرابی تجکو بہت بہاتی ہین ــ اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہترائی اور نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتہہ ہی اس کے یہہ بہی ہے کہ لجانا ــ اور شرمانا اور تکلف اور سیٹ کر با ادب بیٹہنا بہی تمہاری خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون کی صحبت مین بیباکی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین ــ ابو العباس نی کہا کہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تو نے بیان کیا یہہ غلط ہے کیونکہ مجسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت بہت بہاتی ہے یہہ کہہ کر حکم دیا کہ ابو دلامہ جانی نہ پاوے اوسکے ہمرا متعین ہوا اور حکم دیا کہ ہماری ساتہہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابو دلامہ پر گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلمی ان الخلیفہ لزنی	بمسجدہ والقصر مالی وللقصر
اصلی بہ الاولی مع العصر دائبا	فویلی من الاولی وویلی من العصر
ویحبسنی عن مجلس استلذہ	اعلل فیہ بالسماع وبالخمر
ووالله مابی نیۃ فی صلاتہ	ولا البر والاحسان والخیر اصنی

وما ضرة واللہ یصلح امرہ　لوان ذنوب العالمین علی ظہری　۸۵

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبھی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چھوڑ دو تاکہ اپنی یار وںمین جائی ___ ابو دلامہ نے کلمتہ السیارہ نام ایک قصیدہ وہوم دنام کا ابو مسلم کے باب مین جسنی خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہاہے اوسمین بسبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہوگئی تہی اوس کے مقتول ہونے کے طرف بہی اشارہ کیا　تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنے ابو مسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے یہہ شعر اوسوقت بنا کر پہڑے

ابا مسلم ما غیر اللہ نعمۃ　علی عبدہ حتی یغیرہا العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل فانتحی　علیک بما خوفتنی الاسد الورد

افی دولۃ المنصور حاولت غدرۃ　الا ان اہل الغدر اباؤک الکرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور درمیان ۱۶۱ سنہ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی ۱۹۰ سنہ ہجری تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد اللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر غوص مین درمیان ۹۶ سنہ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان ۱۶۹ سنہ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچہا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراک منقبضا عنی بلا سبب　وکنت بالامس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق بہ　ہذی الصدود ولعل الذنب کان خطا

۸۷ فان یکن غلطۃ منی علی غیرہا   فقل لی لعلی ان استدرک الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکہون سی اندہا شاعر مشہور۔ ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین چہبیس شخص اوسکے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے ہین مینی بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چہوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت فصلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکہتا ہون وہ بصرہ کا رہنوالا بصری ہے بغداد مین آرہا تہا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکے طخارستان سے کے ہی مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لا یا تہا اونین کا یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار مذکور پیدا ہوا ایک عورت عقیلہ نے اوسکو ازاد کر دیا تہا جسکا غلام تہا اسلئے اوس عورت کے طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادرزاد اندہا تہا ڈہیلی اوسکے آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون کے سرخ گوشت مڑا ہوا تہا جیساکہ اندہون کی آنکہون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بہاری مونہہ لنبا چوڑا تہا یہہ شاعر اول مرتبے کے شعراء جید مین شمار کیا گیا ہے اوسکے یہہ شعر درباب مشورہ کے ہین یہہ شعر اچہے ہین

اذا بلغ الرای المشورۃ فاستعن   بحزم نصیح او نصاحۃ حازم

ولا تجعل الشوری علیک غضاضۃ   فریش الخوافی تابع للقوادم

وما خیر کف امسک الغل اختہا   وما خیر سیف لم یؤید بقایم

یہہ شعر اوسکا بہت مشہور ہی

ہل تعلمین وراء الحب منزلۃ   تدنی الیک فان الحب اقصانی

متاخرین نے یہہ شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے

انا واللہ اشتہی سحر عینیک واخشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقۃ والاذن تعشق قبل العین احیانا

قالوا بمن لا تری تہذی فقلت لہم الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعر بہت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی گئے تہی اوس کے کوڑی لگائی گئی جب ستر لگ چکی مرگیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ سنہ ہجری کے یا ۱۶۸ سنہ میں ہوئی جب اختلاف پائی عمر اوس کی نوی برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ اگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی اگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوئی ہے

الارض مظلمۃ والنار مشرقۃ والنار معبودۃ مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکہا ہی

جریر

ابو حزرۃ جریر بن عطیۃ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا وہ بیٹا بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین سے

۸۸ فرزدق شاعر اور اُس جریر مذکور کے درمیان چہل اور چھیڑچھاڑ رہا کرتی تھی
یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء
کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا —
ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بھی اجماع ہے
کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا
فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکے تعریف اور مدح بیان
کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم
نسیب یعنے غزل کہنی اور عورتونکا حال نقش عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقانہ
کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل
تھی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور
کا لکھتے ہین اول قسم یعنے فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیك بنو تمیم حسبت الناس کلهم غضابا

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

الستم خیر من رکب المطایا واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

فغض الطرف انك من نمیر فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفها مرض قتلننا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراك به وهن اضعف خلق الله ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے مان نے جب وہ اوس کے پیٹ مین تھا

ایک خواب دیکہا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا باون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے
لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹینٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت
لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکہہ کر ڈر کر اوٹہہ بیٹہی صبح کو بیان کیا اوس کے
تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنی گے وہ شاعر ہوگا مگر شریر سخت مزاج
ناک چہڑا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حل کے جو خواب
مین دیکہا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج
اصبہانی نے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے
پوچہا کہ کون شخص اچہا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب تبلاؤن اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک آدہی
بکری کے تہن موںہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جا کر آواز دی کہ آیا باہر آو ایک
شخص بوڈہا بدہیئہ پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہہ بہا ہوا تہا
باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ
مین لتہڑ پتہڑ ہو رہی ہے جریر نی کہا کہ تونے دیکہا اوسنے کہا دیکہا کہا اوسکو پہچانتا ہے
یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے
ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اونی کہا حضرت
سلامت یہہ ہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ
برتن مین دوہتا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی
اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جا کر چپر چپر کر کے
دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہوگیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت
اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہین ہوا

۹۰ جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو نبا ہی اور باوجود ایسی بدہیئہ اور بیوقوف اور بخیل ہونی کے اپنی باپ کے سبب سے فخر کرکے اسی شاعرون پر لی دی کرے اور اتنی شاعرو لگا موبہہ بند کرا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی مین بڑا شاعر ہون) کہتی ہین کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوس کے مرنی کی خبر پہنچی بہت رویا اور لوگون سے کہا کہ قسم خدا کے اب مین بہی تہوڑے دنون مین مرونگا کیونکہ دو شخص جب آپسمین ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہین یا دوست جب ایک مرجاتا ہے دوسرا بہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ سنہ ہجری مین اوسنی بہی وفات پائی اسی سالین فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے ذکر کرینگے فرزدق کی حالین عمر اوسکی اسی برس کی ہوئی

سلم الخاسر

یہہ سلم بیٹا عمرو کا ہے عبد اللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجسی ہزید نے ابو عبد اللہ سی روایت کی ابو عبد اللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ قربان شوم آپنی سلم خاسر کیون نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکر ہنسا اور کہا کہ مین کتابین پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قران کے پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا مینی قران پڑہنا چہوڑکر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قران جو میری باپ کے میراث مین سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبورا خرید کیا بعضی کہتے ہین کہ قران بیچکر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگونمین مشہور ہوگئی لوگون نے مجسی کہا کہ کمبخت تونے قران شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب مین کہا کہ حضرت سلامت ابلیس کو سوا اسکے اور کچہہ نہین بہاتا کیونکہ جب مین قران پڑہتا تہا تنگ تہا

اب طنبورا جب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا مین عیش میں ہون صحبت اوس لعین
کی اسطرح سے حاصل کی انکہین ٹہنڈی ہوئین سب نے میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکہہ دیا جب سے مینے یہہ لقب پایا — کہتے ہین کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سے اوس کے ہاتہہ دولت لگی لوگون سے اوسنے کہا کہ مین رابح ہون اب خاسر
نہین ہون (رابح بمعنی سودمند) ہے سلم مذکور اچہے جید شعرا مین سے گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہے کے شاگردون مین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہا ہے وہ بہت اچہا ہے اول اوسکا یہہ ہے

حیی المنازل بالسلام ۔۔۔ علی وداع او لمنام :
لم یبک منک وہو ۔۔۔ غیر الحلول دار المقام :
ولقد اسکرت من الہوی ۔۔۔ سکر العوی من المدام
فالقلب مضطرب الحشا ۔۔۔ والعین نافرۃ المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہے ہشتی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیۃ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مداح بادشاہون اور اشرافون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتے تہے وہ اپنے بہائیون شعرا کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و لعب
مین اوڑاتا تہا شعرا مجید بن مین تہا درمیان ۱۸۶ھ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سے رکہتا تہا یعنی اوس کے زمانہ مین کوئی لنبا اوس سے زیادہ نہین دیکہا اوسکی
یہہ حالت ہے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسکا دم بہرتا باوجود اس خوبی
کی بدصورت اور بہونڈا ہے اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ کہیں ایک نادانستہ آدمی

کی سامنی آ نکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا
با این ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہو گیا اونہونے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہو چکا دو برس یہودی رہ کر چین
اوڑا کر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پٹیلہ ہین)
یہہ شاعر چونکہ توندل بہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوسکے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

رمینا خسة و رموا نعیما | و کان القتل للفتیان زینا
فلما الویلاع بلابنا و دنھا | تی کنا انکا کل فان تمینا
فانک لو رایت بنی ابینا | وسلاتهم و کرتهم علینا
لعما الباکیات علی نغیلو | لقد عزت رزیته علینا
فلا یبعد نعیلو فکل حی | سیلقی من صروف الدهر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنوارون کی شعرون
سی بہت مشابہہ ہوتے تہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
میسرہ بن المبارک بن عبد الدیلمی کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

بنام روایہ کے تہا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
مین سب سی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس سے بہت سنتی اور اوسکو مانتی تہی وہ بہی اوسنی بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوسی بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایکروز اوسی کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتی ہین
ایسا کیا کام تجہسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اوسنی کہا کہ اسی امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتی ہون مین اوس کے شعر روایت کر سکتا ہون یا کوئی آپ نے کسی کا
نام سنا ہو تجبہی اوسکا حال اور شعر سن لیجئی پہر اتنے روایت کرونگا کہ تم مقر
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنی بہی نہ تہی اور اگر کوئی میری سامنی شعر پڑہے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کر سکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سی ترتیب وار سو سو قصیدہ پڑہی سوا مقطعات شعرا جاہلیہ اور
اہل اسلام کے پڑہون — ولید نے کہا کہ اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہ اوسنی قصیدہ پڑہنے شروع کئے اتنی پڑہی کہ یزید گہبرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا مگر ایک اور شخص کو بٹہلا دیا کہ وہ سنی جائی تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو بعد اوسی کہتا ہی کہ دو ہزار نوسی قصیدہ فقط
شعرا جاہلیت کا پڑہنے پایا تہا کہ ولید کو خبر دی گئے اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

وہ واقع میں بیچاہی بیشک اوس کی کئے ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد حریری صاحب کتاب مقامات حریری اسی شاعر کے حال میں درمیان کتاب درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ میں نہ تہا نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ میں یزید بن عبد الملک بن مروان کی خدمت میں بہت رہتا تہا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجہسی خفا رہا کرتا تہا جب یزید مرگیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی چہپ کر میں اپنی گہر میں بیٹہہ رہا ایک برس تک میں گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بند اور معتمد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنی جایا کرتا جب میں نے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئی نہیں کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہاں ہے یا نہیں — بیخوف نماز جمعہ کے پڑہنی کو جامع مسجد میں جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پڑہ کر جب فراغت پائی دیکہا کیا ہوں کہ دو سپاہی ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئی کہڑی ہیں اونہوں نے مجہسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی نے جو عراق کا والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسیوقت میری جان سی نکل گئی دلمیں میں نی کہا کہ اسیواسطے میں گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئی جس سے میں ڈرتا تہا — میں نی اون سپاہیوں سی کہا کہ اگر اجازت دو میں اپنی گہر میں جاکر اپنی اہل و عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کر آؤن پہر تمہاری ساتہہ چلا چلون کیونکہ اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — انہوں نے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہو سکی گا لاچار سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چہنکتا ہو لیا جب بار عام میں پہنچا امیر لال محل میں تہا مجہی بہی وہان لیگئے میں نی جہک کر باادب سلام کیا اوس نے میری طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوس میں یہہ لکہا ہوا تہا

دوسری صدی کی شاعر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبداللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی
کی نام ہے اما بعد پہونچی ہے اسی نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو
بخوف وخطر ہماری پاس روانہ کردی پانسو دینار اور ایک اونٹنی سانڈنی کو دیتے
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچا دی دینا — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق کے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت
اندر آنی کے چاہی حکم ہوا آؤ اندر جاکی کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیشمحل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش استوار پڑے ہوئی تہی کہ دو پتہرون کی درمیان
ایک حوض سونے کی دہاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گنبد پر پوشاک سرخ خز ویشا
کی پہنی ہوئے بیٹہا مشک اور عنبر کے لپٹ چارطرف سی آتی تہی مینی جاکر سلام
کیا اوسنی علیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پہر اوسکے چوبنی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہے تہین آئین اونکے کانون مین دو بالیے موتیون بیش قیمت کے پڑے
ہوئی تہی — ہشام نے پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینی تجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی تجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو بتلا دی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

ودعوا بالصبوح یوماً فجاءت قینة فی یمینها ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پڑہ مینی یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح یقولون لی اما تستفیق

٩٢ ویلومون فیک یا ابنة عبد الله والقلب عندکم موهوق
لست ادری اذ اکثروا العذل فیها أعدو یلومنی ام صدیق

اس قصیده کو پڑہتے پڑہتے اس شعر تک پہنچا جو ہشام نی پڑہا تہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت قینة فی یمینها ابریق
قدمته علی عقار کعین الدیک صفی سلافها الراووق
مزة قبل مزجها فاذا ما مزجت لذ طعمها من یذوق
وطفا فوقها فقاقیع کالیا قوت حمر یزینها التصفیق
ثم کان المزاج ماء سحاب لا صری آجن ولا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای لونڈی شراب پلا اور تیسرا پیالہ پلایا لیکن یہہ خبر صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئی اب آگے قصہ کا ذکر کرنا کچہہ ضرور نہین — حماد نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنی کہا کہ ان دو لونڈیون سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین مع اونکے زیور اور کانکے بالون کی — اور حماد مذکور کو اپنی گہر مین اتارا پہر ایک مکان مین جو اوسکے واسطی مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جاکر دیکہی لونڈیان مع اونکی زیور اور جو کچہہ ضروری اسباب چاہئی تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا ایک لاکہہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریری نی یہہ حکایت اسی طور پر لکہی ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا حاکم اوس تاریخ مذکور کے نہ تہا بلکہ پہلے اوسکا خالد بن عبد اللہ القسری تہا جیسا کہ ثقفی سے اوسکو تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے چونکہ یوسف بن عمر کے ساتہہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنی بہی تبعاً لکہہ دیا حماد کے

دوسری صدی کی شاعر

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۵ ہجری کے اوسنی وفات پائی بیدالشین ۹۶
اوس کے درمیان ۱۵۹ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذالحجہ ۱۵۵ ہجری مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک
گانو مسمی آزدین جو مضافات ماستندان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا
حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سوأۃ ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعراء بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ
مین ہوئی ہی درمیان زمانہ خلافت مہدی کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدی مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہی ہیں تھے — حماد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچھہ بری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹھٹھہ نکرسکتی ستھے اور حماد عجرد اچھی جیتد شعرا مین سے تہا وہ بشار
ابن برد سے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا اسے تہا حماد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اونمین فحش نہوتا تو مین بیشک لکھتا مگر بعض
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکھتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے
حقین کہے ہیں

اذا جئته فی الحی اغلق بابه	فلم تلقه الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی	و فی کل معروف علیک یمین

اور یہہ بہی بشار سنے کہی ہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ۔ ویقیم وقت صلواتہ حماد

وابیض من شرب المدامۃ وجہہ ۔ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر چہلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ ہے تیر گر تہا وہ ندیما تہا وہ شاعر ظریف مشہور تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئے ہی کہتی ہین کہ درمیان اوسکے اور ایک امام کبیر کے جو ائمہ کبار مین سی گذرا ہے جسکے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجید گے آگئی اور اوسکو خبر پہنچی کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اوسکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لایتم ۔ بغیر شتمی وانتقاصی

فاقعد وقم بی کیف شئت ۔ مع الادانی والاقاصی

فلطالما زکیتنی ۔ وانا المصر علی المعاصی

ایام تاخذها وتعطی ۔ فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوسکی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الهوی ۔ لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری

ولکن بلائی منک انک ناصح ۔ وانک لاتدری بانک لاتدری

اخبار اور اشعار اوسکے مشہور ہین درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدی کا جسکو فرہودی ازدی الحمدی بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اوسنے

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایرون مین اوس علم کو منحصر کر کے پندرہ بحر نکالین اوس کے
بعد اخفش نے ایک اور بحر ٹہرائی اوسکا نام متدارک رکہا کہتی ہین کہ خلیل مذکور نے
کہ شریف مین اللہ تعالی سے یہہ دعا کی ہے کہ مجکو ایک ایسا علم سمجہا جو کسی نے
مجہسی پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بجز میری نہ جانتا ہو اور مجہسی وہ جاری
ہو جب حج کرکے پہرا اللہ تعالے نی علم عروض اوس کے ذہن مین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقی اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اپسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصبہانی خلیل کے حقمین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنی تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بناکر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہی
اوسی کتاب مین اوسنی لکہا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جس کے اصل علماء عرب نی نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئے اوس کے
مثال مقابل اوس کے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کی موگری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آتے تہے
بڑی دشواری سے قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوس کے شاگرد اوسکے سبب چین سے
اوس کے علم مخترع کے اوڑاتی تہے وہ یہہ بہی کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج معیشت مجہسی

۱۰۰ تجاوز کرکے ہمسایون مین شہ چلا جاوی اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس
برسکا آدمی ہوتا ہے اوس کے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے
پہر روز بروز گہٹتا ہوا چلا جاتا ہے تریسٹہہ[۶۳] برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت
صبح ہوتا ہے ـــ خلیل مذکور کا کچہہ راتب خورش کا سلیمان بن حبیب ابن المہلب
بن ابی صفرۃ الازدی کے سرکار سی مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز
کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوس کے پروانہ
کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

أبلغ سليمان أني عنه في سعة ۔ وفي غنى غير أني لست ذا مال
سخّى بنفسي أني لا أرى أحدا ۔ يموت هزلا ولا يبقى على حال
الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ۔ ولا يزيدك فيه حول محتال
والفقر في النفس لا في المال نعرفه ۔ ومثل ذاك الغنى في النفس والمال

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کر لیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذي شق فمي ضامن ۔ للرزق حتى يتوفاني
حرمتني مالا قليلا فما ۔ زادك في مالك حرماني

جب یہہ شعر سلیمان نے سنی پہر راتب مقرر کر دیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان
نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوس کی جواب مین کہے

وزلة يكثر الشيطان إن ذكرت ۔ منها التعجب جاءت من سليمان
لا تعجبن لخير زل عن يده ۔ فالكوكب النحس يسقي الأرض أحيانا

کہتے ہین کہ ایکدفعہ عبد اللہ ابن مقفع ـــ اور خلیل مذکور سے ملاقات تمام شب
کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہی جب صبح ہوئے اور الگ

دوسری صدی کی شعراء

الگ ہوئی اوسوقت خلیل سے لوگون نے پوچھا کہ عبد اللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل
نے کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچھا کہ
آپنے خلیل کو کیسا پایا اوسنے کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے
— اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض
علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب
النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سے
واقفیت تامہ رکھتے ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف
نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنے کی تہی بلکہ اول اوس کتاب کو یہی
مرتب کیا اور نام بھی اوسکا کتاب العین رکھا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوسکے
شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نے جو اوس طبقہ مین موجود تہے مانند
مورخ سدوسی — اور نضر ابن علی الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا
اوسنے دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اول
سے وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز
ڈالا اور وہ اوسی ادا نہ ہوسکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب
تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتے ہین
ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر
کی تقطیع کرتے ہوے پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنے لگا کہ میرے باپ
کو جن جمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوس لڑکے
کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سے مخاطب ہوکر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی — او کنت تعلم ما تقول عذلتکا

۱۰۳ لکن جهلت مقالتی فعذلتنی   وعلمت انک جاهل فعذرتکا

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکہنی آیا کرتا تہا چونکہ وہ
گندہ ذہن تہا مدت تک اوسنی سیکہا مگر کبہی تقطیع کرنی اوسکو نہ آسئے مین بہی اسی لئے
اوس سے تنگ ہو رہا تہا ایکروز مین اوس سی کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعه   وجاوزه الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط و صحیح جیسی بنے تقطیع کر کے چلدیا پہر کبہی میری پاس
وہ نہ آ گر پہنکا مجکو اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ
ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سی کیونکر سمجہ گیا خلیل کے خبرین بہت ہین
مختصر کر کے ضروری لکہی گئین — سیبویہ نی اوسی سی علم ادب سیکہا کہتی ہین
کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد
ہی رکہا گیا پیشتر اوستی کسی کا یہہ نام نہین تہا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ
ہجری کی ہوئے سنہ مین یا سنہ مین حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بہی
کہتی ہین کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن
حردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن حیہ بن کلیب بن عبد اللہ
بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی المذہب یمامہ کا رہنیوالا شاعر مشہور تہا اوسکا
ایک دیوان بہی ہے تمام دیوان مذکور مین غزلین بہری ہوئے ہین کسی کے
مدح مین قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان مین نہین ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع
تیز ذہن عقلمند تہا اوس کے باریک شعر یہہ ہین ایک قصیدہ مین سے

دوسری صدی کی شاعر

یا ایہا الرجل المعذب نفسہ ۔ اقصر فان شفاءک الاقصار ۱۰۳

نزف البکاء دموع عینک فاستعر ۔ عینا لغیرک دمعہا مدرار

من ذا یعیرک عینہ تبکی بہا ۔ ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الہوی ۔ خیر لہ من راحۃ فی الیاس

لولا محبتکم لما عاتبتکم ۔ لکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یا سعد عنہا فزدتنی ۔ جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد

ہواہا ہوی لم یعرف القلب غیرہ ۔ فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

شعر اوسکے تمام جیدہین وہ ۱۸۲ یا ۱۸۸ ہجری مین فوت ہوا اوسی روزکسائے نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہاشمیہ خمارہ یہہ لوگ بہی فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبردیگئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوسکے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلی کا جنازہ ہے مامون نے کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پہڑکر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مُردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پہڑے

وسعی بہا ناس فقالوا انہا ۔ لہی التی تشقی بہا وتکابد

۱۰۴ فخمائهم ایکوغیرک ظنهم　　الی لیعجبنی المحب الجاحد

پہر کہا کہ تو جانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین مینی کہا جانتا ہون مامون سنے کہا جسنی یہہ شعر کہی کیا وہ متقدم نہ ہوینے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا ابرد کا اور مان اوسکی میادہ تہے وہ عورت ام ولد اوسکی تہے اس شاعر کو اوسکے والدہ مسماۃ میادہ نام ارا کرتے ہی اور یہہ کہا کرتے ہے کہ قافیہ اور شعر کے واسطی کوشش کرتا کہ میرا نام روشن ہو اسیواسطے وہ ابن میادہ مشہور رہوا — ایکدفعہ شاعر مذکور ولید ابن یزید ابن عبد الملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولیدنے حکم دیا کہ ہمارے سرکار مین ٹوٹا کرجب اوسکو رہتے رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انمین　　یہہ شعر ہے کہے

الا لیت شعری هل ابیتن لیلۃ　　بحرۃ لیلی حیث ربتنی اهلی
وهل یسمعن الله اصوات هجمۃ　　یطلعن من نجل خفی الی جهل
فان کنت عن تلک المواطن حابسی　　فاسبع علی الرزق واجمع اذا شملی
بلی بها نیطت علی تمائمی　　وقطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولیدنے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تمکو دئے نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تمکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر مصدق مذکور کے پاس گیا اوسکا ارادہ اوسطرح کے اونٹ دینے کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنے کوتاہی کرنی چاہی ابن میادہ نے ولیدکو عرضی کی اور یہہ دو شعر اوس عرضی مین لکہے

دوسری صدی کی شاعر

الوصیلغ کان الیح کلب ارادوا فی عطیتک اربن ۱۵ د ۱۰۵

ارادو فی بها لونین شتا دقه اعطیتها د ما جعا د ا

ولید نے بہت خفگی سے مصدق کو لکہا جب اوسنے موافق اوس کے لکہنے کے سو رسیون اور نکیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئے مع آپنے قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا کنیت اوسکی ابو الفضل — عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجہسے ابو رجا ضحاک بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیری یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوسکے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے کیا کرتا تہا اوس کے اوس کی کہی ہاسے لا یعنے ہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون ہو رہے ہین نمیری نے کہا کہ میرے زوجہ تین روز سے جنتی کو ہے دردزہ اوسکو ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنے مین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ کیا ہی — عتابی نے کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا شاعر کردا دی کیونکہ اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہوا کرتی ہے رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری یہہ کلمہ

۱۰۶ سنتی ہے عتابی سے بہت خفا ہوکر کہنی لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجہسی کبہی نہین بیہودہ
اور اسطرح کی زخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے
اور بادشاہ کی نام کی تونے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچہہ بات
نہین آپہی نی ہمکو گالیان دینی سکہلائی ہین (زبیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور
بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید
یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا
کرتی ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی معتوب
کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوسکی
جان بخشی کروائی بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتمین بوقت شب حاضر
ہوا رشید بسبب اوسکے علم اور ادب کے بہت خاطر اوسکی کرتا تہا
عتابی نے ادہر اودہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ نمیری
کا پڑہکر سنایا

سماء من الناس بع هایل ؛ يعللون النفوس بالباطل
يقتل ذرية النبي ويرجو ؛ جنان خلد الجنان للقاتل
ويلك يا قاتل الحسين لقد ؛ نؤت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في ؛ احزانه من حرارة الثاكل
باي وجه تلقا النبي وقد ؛ دخلت في قتله مع الداخل
هلم واطلب غدا شفاعته ؛ او لا فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي فيما القاتل ؛ لكنني قد اشك في الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پڑہتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جس مین

دوسری صدی کی شاعر

باغ فدک اور فاطمہ کے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض
رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ
شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے
ہین تو رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے
کی خبر تھی وہ چھپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تھا ان اشعار سے اعتقاد دلی جب ظاہر
ہوگیا ابو عصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعیان بنی عباس مین کا
تھا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جا کر منصور نمیری کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی
مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پہر پیر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے
پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابو عصمہ گیا جب باب الرقہ
یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے
وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کر کی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا
جب مین دروازہ مین گہا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تو نے
اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکھا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائی کا کیا تھا اور چند
شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہتے اسلئی اس کا ذکر بہی مین لکہتا ہون واضح ہو
کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکھا ہے کہ مقنع خراسانی
کا نام عطا ہے اوس کے ان کا نام مجکو معلوم نہین کیا تھا ابتدا رحال مین وہ
ایک دہوبے تھا مرو مین رہا کرتا تھا جادو بہت جانتا تھا اوسنی لوگون سے
یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

۱۰۸ اسطور پر کہ اولین الله تعالی اسنے صورت آدم کے قبول کرکی دنیا مین بودو باش
کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایکہ کو سجدہ کرنی کا حکم ایسواسطے ہوا تھا چنانچہ ابلیس بسبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون و راندہ الله ہوا بعد ازان حضرت نوح ؑ کی صورت مین
پیدا ہو کر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوس کی
کشتی کی غرق ہو گیا اگر خدا نہو تا تو کسطرح پر بچتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی
پہر اسیطرح پہر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی
کی شکل مین خدا ای پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابو مسلم کی شکل مین
سی نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کر رہا ہون جہلا اور عوام الناس نے اوس کے قول
کی تصدیق کرکے سچ مان لیا اور یقین کر لیا کہ تو بیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے
پوجا جاری ہو گئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہو نے اوس کے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بدصورت اور ایکہ انکہہ سے کانا ہی تہا مخالفین اوسکے
لڑتی رہتے تہے اوسنی لوگون کو بی ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوس کے گرد تہی وہ چاند دو مہینی کی فاصلہ کی راہ پر سے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب سے ہی ہو جایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہو گیا تہا شعرا رنے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابو العلاء معری کہتا ہے

اقف ایہا البدر المقنع راسہ   ضلال وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہو گیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چہڑے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مر جاؤنگا تمام اپنی جوروں کو جمع کرکے زہر پلایا جب

دوسرے صدی کی شاعر

سب مرچکین تہی سے ایک گہونٹ آپ بہی زہر ہلاہل کے پیکر مرگیا مسلمانون نی آکر قلعہ مین گہس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل تہی قتل کرکے ڈہیر لگا دیا کسی کو زندہ نہ چہوڑا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۱۶۳ ہجری کے گذرا تہا لعنت اللہ علیہ ونعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبد الملک کا پڑوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز ہشام فوت ہوا اوسی روز اس ولید کے بیعت خلافت ہوگئے وہ بدہ کا روز تہا چہٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جمادی الاخر سنہ ۱۲۶ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینی بائس روز سلطنت سے چالیس برس کا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا وہ وہین مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بحرا تہا — یہہ شخص شرابخوار اور مسوڑا اور رچین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف وگرد ونواح سے ڈوم سب اوسکے خدمتین آکر جمع ہوئے تہے چنانچہ اوسکے زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور ومعروف تہی — ابن سریج معبد — غریض — ابن عائشہ — ابن محرز — طویس — بسبب اوسکے تمام خاص وعام یعنی باشندگان بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ نہایت شوخ طبع اور ظریف اور دل باک آدمی تہا شوخے طبع اوسکے ان اشعار سی ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام سنے وفات پائی اور اوسکے نوبت تخت نشینی سے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون سے نوحہ کی آواز سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۰ اني سمعت خليلي	نحو الرصافة رنة
اقبلت اسحب ذيلي	اقول ما حالهنه :
اذا بنات هشام	يندبن والدهن :
يدعون ويلا وعولا	والويل حل بهنه :
انا المخنث حقا :	ان لم انيكهنه :

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نے بہت کچھ لکھا ہے مگر مسعودے یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قرآن شریف مین سے پڑہے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ یہہ پڑہتے ہی حکم دیا کہ قرآن شریف کو میرے سامنے کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قران کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

تهدد كل جبار عنيد :	فها انا ذاك جبار عنيد
اذا ما جئت ربك يوم حشر	فقل يا رب خرقني الوليد :

اور محمد بن مبرد یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعرون مین جسمین نبی ص کا ذکر کیا ہے کفر بکا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافة هاشمي	بلا وحي اتاه ولا كتاب
فقل لله يمنعني طعامي	وقل لله يمنعني شرابي :

مسعودے کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جورون اور بہانجیون اور پہوپہی بیٹیون اور چچا زادیون سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علے بن حسین بن علے بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

دوسری صدی کی شاعر

عبدالملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابوجعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابوجعفر محمد
نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازش پر تم مت بہولو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبے
اور دغاباز ہین دیکہو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہے کی مضافات مین تمام اہلبیت گرفتار
ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہوچکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاو
یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دینگے تم ماری جاوگے ساتہہ والی بہاگ جاینگے
اونہونے بہتیرا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرونگا آخرکار
ابوجعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملیگی اور اب قیامت کو ہم تم ملینگے ـــ زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جاکر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ متقے تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعے ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیر المومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوا ر اسنا اور صدقنا کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ہاجر باندی تہے بیوے سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی بنے ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو تب
باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر کہے

شرده الخوف واذرابه | كذالك من يكره حر الجلاد
محتفی الخفین یشکو الوجا | تنکبه اطراف مرو حداد
قد کان فی الموت له راحة | والموت حتم فی رقاب العباد
ان یحدث الله له دولة | یترك آثار العدی کالرماد

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور مجاہدین لیکر یوسف
بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائی ہونی لگے وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب
بہاگ گئی چند آدمی اونکے ہمراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح
ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے
ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح مثل تیر پرواز
کر گئی ساقیہ الماء مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹی رکہکر
پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکے
قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کر دی اوسنی جاکر قبر مین سے
نکالکر اونکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے
اوسکو سولی بہی دیدیا چنانچہ اوسوقت بعض شعراء بنی امیہ نے شیعان علی پر طعنہ
آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة | ولم نری مهدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوسکے لاش کو جلا کر خاک کرکے ہوا مین اوڑادے
چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی مین لکہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

فرزدق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابو فراس اور نام ہمّام یا ہمیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم بن عوف بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مر کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوس کے لیلی بنت حابس بہن اقرع بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے شخص اوس کے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہو کر اوس کے مطلب کے سعی کرتا اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان کی باشندون کو بیگار مین پکڑ کر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا مسمے جبیش بہی پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوس کے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوئے آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا اکلوتا پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوس کے نہین وہ کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا کہ جبیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی	بظہر و لا یعیٰ علی جوابہا
وہب لی حبیسا و احتسب فیہ منۃ	لعبرۃ ام ما یسوغ شرابہا
اتتنی فعادت یا تمیم بغالب	و بالحفرۃ السافی علیہا ترابہا
و قد علم الاقوام انک ماجد	و لیس اذا ما الحرب شب شہابہا

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا جیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکہو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکہتا ہو لے آؤ
چنانچہ چہہ آدمی اوسی نام کے کہ کسیکا جیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس بہیجے اور
ایک ساتہہ اور بہائی چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فصل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون مشہور شاعرونمین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بولچال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر نا جے اچہا تہا اور فرزدق عالم
اور شاعر کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور روہ اوس
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجا وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آوی اوس کے کوڑی مارکر اوسکو قید کر لینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچہہ اسکی بدی کے ہے وہ نامہ پہینک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة	ترجوا الحباء وربها میأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة	یخشی علیها حباء النقوس
الق الصحیفة یا فرزدق لا یکن	نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہینک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسجائے حضرت امام حسن ع اور امام حسین ع اور عبد اللہ بن جعفر رض
یہہ لوگ بیٹہے تہے سب حال اوسکی بیان کیا کہ مروان نے مجکو بہیجا ہیو تا مین جان
بچا کر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

بالا مین سے ایک ایک سوا وسکو دینار دسئے اور اونٹنے دی اور کہا کہ تو بصرہ مین ۱۱۵
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تو نے بڑی خطا کی کسلئے کہ تونے اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنے کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نے ایک ایلچی
اوس کی پیچھے بصرہ مین روانہ کیا اور دوسو دینار اور ایک اونٹنے اوسکو دلوا بہجوائی
تا کہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے دریان بصرہ کے سنہ ۱۱۵ ہجری مین وفات پائے
ایکسو برس کا ہوکر فوت ہوا اوسنے حضرت علے رض کو دیکھا تھا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوسکے ابو المکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن سمرہ بن
الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر المروۃ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور
سخی اور شجاع سپاہی تہا اوسکا کہنا سنا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوسکے بہت ناظر کرتے تہے وہ اونہین کے شعراء مین سی یہہ ایک شاعر
ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام مودق سبب مشہور ہے (مودق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بنادے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی ہے وہ خوبصورت
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور یہہ
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی سننے ہو جاتی تھین
تہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوسکے اولاد بھی نہین تہی

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۶ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر اسبات سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکہتا ہو کیونکہ نامرد عورتونمین بہت بیٹہہ کر ایسی باتین بنایا کرتے ہین جنسے وہ مرد کے خواہش کرلی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچہا تہا اوسکے اشعار ابوتمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب معجم سے لکہتا ہون

وحنت قلوصی بعد هدء اصیلها ... فیا وجد ما تاع قلبی حنینها
فقلت لها صبرا فکل قرینة ... ستفرد یوما لا یبید قرینها

وله ایضاً

اذا المرء جنّ الجمال بزینة ... (؟) لاعادی (؟) بادجمالها
ولا بیت الا بها بالسلام ولم نقل ... (؟) کیف حالها

اشعار اوسی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۶ ہجرے مین ہوئی تہی جس سال مین کہ ولید ابن یزید اموی مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابوالحرث غیلان ذوالرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد سے ابن عدنان سے شاعر مشہور ہے اوسکو ذوالرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے گذرا ہے کہتی ہین کہ ذوالرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پڑہ رہا تہا فرزدق شاعر ہے وہان جانکلا ذوالرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین فرزدق نے اچہے داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذوالرمہ بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۷ سماۃ میتہ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تہی چاہتا تہا ساری عمر اوس کے محبت کا دم بہرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنی کہی ہین — ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکھا ہے کہ ابو ضرار عنوے کہتا تہا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ سماۃ میہ کو بچشم خود دیکہا مینی اوسّے کہا کہ مجکو بہی بتلا کیسے خوبصورت ہے رنگ وروپ اوسکا کیا تہا اوسنی کہا کہ گول موںہہ اور گال لنبے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تہا اور صاحب جمال خوبصورت عورت تہی پہر مینے پوچہا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی شعر بہی پڑہا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو خوب طرح سے دیکہا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تہی لیکن اوسکو دیکہا نہ تہا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانے اور یہہ دلین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکہون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگے جسروز مینی اوسکو دیکہا میری لپسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بہونڈا سیاہ آدمی تہا مگر ہاں بہہ ہے ملیح یعنی نمکین تہا مینی دیکہتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تہا کہ اوسکے قربان کرنے ٹہرائے تہی افسوس وہ کریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ مي مسحۃ من ملاحۃ	وتحت الثیاب العار لو کان بادیا
الم تر ان الماء یخبث طعمہ	اذا کان لون الماء ابیض صافیا
فواضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی	بمي ولم املک ضلالا فؤادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکی معشوقہ میتہ کے حق مین یہہ دو شعر ہین

اذا ھبت الاریاح من نحو جانب	بہ آل مي ھاج قلبي ھبوبھا

تیسری صدی کی شاعر

۱۱۸ ھوے تالی بف العیدان شلہ وانما   ھوی کل نفس حیث حل حبیبھا

ایک اور عورت مسماۃ خرقاء کا بہی دم بہرتا تہا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تہی کہتی ہین کہ ذوالرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تہا مسماۃ خرقاء اپنی خیمہ کی باہر بیٹہی ہوئی تہی وہ دیکہتی ہے اوس پر عاشق ہو گیا کپڑی پہاڑ کر اوسکے پاس گیا کہنی لگا کہ مین مسافر غریب ہون میری کپڑی پہٹ گئے ہین ان کو درست کر دیجئی اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجہسی درست نہونگے کیونکہ مین خرقاء ہون خرقاء کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقاء سکے سنی پہاڑنے والی سکے ہین) اوسپر بہی بہت شعر کہی ہین خبرین ذوالرمہ کے بہت ہین اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ھ ہجری سکے وفات پائے جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ مین چالیس برسکا ہون

حصہ تیسرا

اب شروع ہوئے تیسرے صدی اسمین اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی مین موجود تہی اور اسی مین مری

ابراھیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑوتا صول تکین کا شاعر مشہور ہے یہہ بہی ایک شاعر جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچھا ہی گرچہ اوسکا حجم چہوٹا ہے مگر سب اشعار اوسکے منتخب اور باریک اور بہت اچھی ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت باریک مضمون سکے ہین

دنت باناس عن تناء زیادۃ   وشط بلیلی عن دنو مزارھا
وان مقیمات بمنعرج اللوے   لاقرب من لیلی وھاتیک دارھا

اوسکے نثر بہی بہت بدیع اور غریب ہوتی تہی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

تیسری صدی کی شاعر

سی کسی باغی کو لکہا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی 119
ساتہہ لکہا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لامیر المومنین اناۃ فان لم تغن
عقب بعدہا وعید افان لم تغن اغنت عن ائمہ
والسلام یہہ عبارت باوجود اختصار کے نہایت ابداع کے رتبہ پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی بسطر حیر
اناۃ فان لم تغن عقب بعدہا وعید افان لم تغن اغنت عزائمہ
وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکہا کرتا جو دل مین
بی فکر آیا لکہہ دیا یہہ بہانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوس کے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا گذرا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابو القاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو — اور
ابو عبد اللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے —
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان ملکے
کنیت اوس کی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبہی زیادہ تہا اشعار اوس کے تہوڑی تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ستہ بیتی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا — اصلین وہ ترکی ہی کیونکہ صول — اور فیروز دو نو بہین
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرلی تہی وہ دونو ترک تہی مگر لباس فارسیون کیسا

پہنچتی ہے اسلی اہل فارس کے مشابہہ ہوگئی تہی جبکہ یزید بن مہلب بن ابوصفرہ جرجان مین آیا اون دونوکو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ اوسیکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور اوسیکی ہمراہ ہر روز یوم العقر مقتول ہوا — اور ابوعمارہ محمد بن صول ایک شخص بڑا مدعی خلافت تہا جسکو عبداللہ بن علی عباس چچا سفاح و منصور کے نے قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبداللہ دونو دوریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہی تہے بعد ازان عاملین سلطان مین بہرتی ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ہجری تک پرگنہ سرمن رائے کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس شاعر کا دیوان دیکہا اور اوسے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکی دیوان مسلم بن الولید انصاری کے مین مینی پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة — نزوع نفس الی اهل و اوطان

تلقی بکل بلاد ان حللت بها — اهلا باهل و جیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوسکی وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلة یضیق بها الفتی — ذرعا وعند الله منها المخرج

ضاقت فلما استحکمت حلقاتها — فرجت وکان یظنها لا تفرج

ولہ ایضا

الی البیة طول ان تواسیه — عند السرور الذی واساک فی الحزن

ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا — من کان یالفهم فی المنزل الخشن

اوسکا ہر ایک قطعہ اور شعر نادر ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صول مذکور دریان

تیسری صدی کی شاعر

نصف ماہ شعبان سن دو سو چھیالیس ۲۴۶ ہجری کے سرمن رای مین فوت ہوا

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوسکے زمانی کے علماء نی مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرد وغیرہ نے اوسی سی علم پڑہا مبرد کہتاہی کہ میں وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم مذکور ابوزید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی بہی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوسکے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوسکے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسیلئی جب کبہی ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدی سی اپنی خیال کر مازنی کوئی مسلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہے پاؤں چلاجایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگی — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوسکے نظم بہت اچہی ہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من	متمجن خنث الکلام
وقف الجمال بوجہہ	فسمت لہ حلق الانام
حرکاتہ وسکونہ	تجنی بہا ثمر الاثام
واذا خلوت بمثلہ	وعزمت فیہ علی اغتنام
لم اعد افعال العفا	ف وذالک للغی ام

۱۲۲ نفسی فداء لنذیاباا	العباس حل بن اعنصامي
فارحم اخاک فانه	نزل الکری بادی السقام
وانل ما دون الحرام	فلیس یرغب فی الحرام

ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ لٹکا سکھلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مخفی خط لکہنی کا ہو اکرے تو تازہ دودہ سی جسی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دیا کر مکتوب الیہ اوسپر جب جلے را کہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈال گا فوراً حرف نمودار ہونگے اور اگر مازراج ابیض سے لکہی گا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کسیلے ڈالیگا تاکہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر کسیلے چیز سی لکہی مازراج ڈالدی — اوس کے تصنیف سے بہت کتابین ہین ازانجملہ کتاب اعراب القرآن — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب الطیر — کتاب المذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القرآآت — کتاب المقاطع والمبادے — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخلۃ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات — کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام — کتاب اللبا واللبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العتب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیرذلک یہہ بیت شعر ابو حاتم کا ہے

ابرزوا وجہہ الجمیل :	ولاموا من افتتن :
لو ارادوا عفافنا :	ستروا وجہہ الحسن :

اوسکے اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حسب اختلاف

تیسری صدی کی شاعر

سن دو سو اٹہائیس ۲۴۸ھ ہجری مین بصرہ کی دریان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الحال بہی کہتی مین یہہ قوم قرامطہ کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسیکی واسطے خلیفہ مقتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ھ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ وہ لڑا اور شکست کہا سے پکڑا آیا تمام بغداد مین ہمراہ ایک جماعت خوارج کے پہرایا گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کے بیعت کرکے مہدی اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی یہہ شعر نزربانے نے نقل کئے ہین

متی ارے الدنیا بلا کاذب ولا حوری ولا ناصبی

متی ارے السیف علی کل من عادا علی ابن ابی طالب

متی یقول الحق اہل النہی وینصف المغلوب من غالب

ہل لبغاۃ الحق من ناصر ہل لکؤس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے بیٹا عباس کا پوتا جریح کا بعض جریح کا نام جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومے ہی وہ اچہا شاعر ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

تیسری صدی کی شاعر

۱۲۴ یہہ دو شعر المتنبی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہسی پہلے اس مضمون کیطرف کسی نے سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

انا فی کم وجوہکم وسیوفکم ۔۔۔ فی الحادثات اذا دجون نجوم
منہا معالم للہدی ومصابح ۔۔۔ تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرء مدح امرءً لنوالہ ۔۔۔ واطال فیہ فقد اراد ہجاءہ
لو لم یقدر فیہ بعد المستقی ۔۔۔ عند الورود لما اطال رشاءہ

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلفتہ ۔۔۔ شبیبتہ ظن السواد خضابا
فکیف یدوم الشیخ ان خضابہ ۔۔۔ یظن سوادا او یخال شبابا

یہہ اشعار اوس نے بعض روساء کے بیان مین ہین جسی کچہہ حاجت اوس سے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نہ تہی جب اوسنی وہ حاجت لٹکا دی یہہ شعر اوسنے کہی

سالتک فی امر تجدت ببذلہ ۔۔۔ علی انتی ما خلت انک تفعل
وانی منی بالبذل شکوا وانہ ۔۔۔ علی من الحرمان ادہی واعضل
وما خلت ان الدہر یثنی بصرفہ ۔۔۔ الی ان اری فی الناس من لیس یسال
لئن سرنی ما نلت منک فانہ ۔۔۔ لقد ساءنی اذ انت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن وکیع تنیسی کی طرف سے منسوب ہین ولادت اوسکے بڑہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب ۳۰۳ھ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع معروفہ بنام عتیقہ اور جبلیتہ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسے بن جعفر بن منصور

کی تہا ہوسے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول ۲۸۳ھ یا ۲۸۴ھ یا ۲۸۵ھ
مین حسب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین
مدفون ہوا باسٹہ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوسکے مرنی کا یہہ
سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبد الله بن سلیمان ابن وہب وزیر امام
معتضد نے بسبب اوسکے ہجو اور بدنہہ پہٹ ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا وہ
زہر وزیر ہے کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہولے سی کہا گیا او
اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتے
ہوا اوسنی جواب مین کہا کہ جسجائی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے
کہا کہ میرے والدکو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وہانکو
جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ بیٹا رغبان بن عبد السلام ابن حبیب بن عبد الله
ابن رغبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوسکے
شہر سلیمہ پیدائش اوسکے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا
دادا اول اوسکے سب اجداد سی مسلمان ہوا حبیب ابن مسلمۃ الفہری کے ہاتہہ سے
اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل
نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اولیت
اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا
شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ بہی اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند
اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوسکے نہایت جید ہوتے تہی

تیسری صدی کی شاعر

۱۳۶ ابن خلکان کہتا ہے کہ دیک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تہی اوسکو بہت چاہتا تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونو کو آپسمین زنا کرنے کے تہمت لگاکر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلاکر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا سی بنوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوسکے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوسکے پیالی لگا لکر چوستا جاتا پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا — مگر قتل کرکے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی کی جوشش محبت کا مرثیہ ہے

ما طلعة طلع الحمام عليها ۔ وجنا لها ثمر الردى بيديها

رويت من دمها الثرى ولطالما ۔ روى الهوى شفتي من شفتيها

مكنت سيفي في مجال وشاحها ۔ ومدامعي تجري على خديها

وحق نعليها وما وطئ الحصا ۔ شيء اعز علي من نعليها

ما كان قتلتها لاني لم اكن ۔ ابكي اذا سقط الغبار عليها

لكن بخلت على سواي بحبها ۔ وانفت من نظر الغلام اليها

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدائش اوسکے درمیان ۱۶۱ہجری کی ہوئے اور کچہہ اوپر ستر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان ۲۳۵ کی وفات پائی واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اون لاشونکو جلاکر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوسکے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۴ بن علے بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی
اوسکو علم راگ اور گانے بجانی مین بڑی دست قدرت تہی علم مجلسی بہے اوسکو
اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماۃ
شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونی کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا
اسیواسطی وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا ہاتہہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفا سے پہلی اوسی مثل اوسکے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دوسو برس کے اوسکے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا ــــ طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینی بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اسکے بیعت ہونی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذرے اسلئی اونہون نے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور سے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوسکے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے
اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون نے پوشیدہ اوسکے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اسروز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہ کر یہہ حکم دیا

تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۸ کہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کریں حال یہہ ہے کہ مامون نے
جس روز علے بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہے اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جوکہ عباسیونکا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہے
اور یہہ حکم دیا تہا کہ آج سے سبز پوشاک پہنا کریں یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذرے تہی جب پہرا وسے پوشاک کی پہننے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہکر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیعت خلافت ہو
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعدہ ۲۰۱ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئے ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ ۲۰۳ ہجری کو چہپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضکہ
ہفتہ کے روز چودہوین تاریخ ماہ صفر ۲۰۳ ہجری مین وہ چہپا تہا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ توہی ہے سیاہ خلیفہ مینی نے
کہا ہی امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس
نی یہہ کہا ہے

اشعار لئن عبد بني الحسحاس قن له   عند الفخار مقام الاصل والورق

ان كنت عبدًا فنفسي حرة كرما   او اسود الخلق انى ابيض الخلق

پیدائش اوسکے غرہ ذی قعدہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان ۲۲۴ ہجری درمیان سرمن رای کے وفات پائے اوسکے
بہتیجی معتصم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہے اشعار اوسکے ہاتہہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزے اور ولا کے جہت سی ۱۲۹
عنزی معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدائش اوس کی عین التمر مین جو کہ ایک
چہوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہین کہ وہ شہر مضافات دریاے
فرات سے ہے — اور یاقوت حموی اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب
انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہان بغداد مین رہنی
لگا وہ چونکہ ٹہلئین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کمہار کہنی لگے تہی ایک لونڈی
مسماۃ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہو گیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوس کے
اشعار اس لونڈی کے حقمین ہین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل
وشکوت ما القی الیها : والملا مع تستهل
حتی اذا ابرمت بما : اشکو کما یشکو الاقل
قالت فای الناس یعلم : ما تقول فقلت کل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوس سے مانگی تہی

نفسی بشیء من الدنیا معلقة : الله والقایم المهدي یکفیها
انی لایس منها ثم یطمعنی : فیها احتقارک للدنیا وما فیها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس
لونڈی کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے بروز نوروز — اور مہرجان کے
کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوس کے پاس لکہہ کر ایک تہان نرم کپڑے کا ہنڈیا مین
رکہہ کر خوشبودار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ
لونڈی اوس کے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اپنی

تیسرے صدی کی شاعر

امیر المومنین افسوس کہ آپ اپنی خدمت سے مجکو محروم رکہہ کر ایک شخص بہوتڈی
صورت اور بدہیت کہار کو جو ٹہلیان بیچا پہرتا ہے دیتی ہین اوسنے یہہ عرض
معروض کرکے اپنی تئین اوسنے بچا لیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا بہر کر مال
دو وہ منشیون سے کہنی لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم
چاہو تو لیجاؤ اسے جہگڑی مین وہ انعام سبہی ایک برس تک بند رہا مسماۃ عتبہ نے
کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا
وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

الی امنت من الزمان وصرفه	لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلاله	تحذوا له حر الخدود نعالا
ان المطایا تشتکیک لانها	قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن خفائفا	واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علا ر کے مضمن اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو
انعام مین دئی تہے یہانتک کہ بسبب بوجہہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہی
اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوسے حسد کرنی لگے تہی چنانچہ ایکی
اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعرا بڑے
تعجب کے بات ہی کہ تم مین نا اتفاقی بہت ہے بعضی بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی
چاہی کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ پچاس شعر کا لکہے اب یہہ وہ تا ہنوز پورا بہرنے
نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہی
— اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ ہارون نے ایک دفعہ سب لوگون
کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہ بیٹھ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے بشار بن برد بیٹھا ہوا تھا مہدی جب چپکا ۱۳۱
ہوگیا سب آدمی چپکی ہورہے بشار کی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کرکی
مجھی پوچھا کہ یہہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجھی پوچھا کہ کیا تجکو
معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑہے گا مینی کہا کہ یقین تو
ہی اسی اثنار مین مہدی نے حکم شعرخوانی کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پڑھا جسکے
اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی مالہا ؛ ادلت فاحمل ادلالہا

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تونے اپنی مطلب کے شعر پڑھنے لگا ہے
ایسا ہی بیباک اور چالاک آدمی تونے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر
پڑھتا ہے کچھ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتتہ الخلافۃ منقادۃ ؛	الیہ تجرر اذیالہا
فلم تک تصلح الا لہ ؛	ولم یک یصلح الا لہا
ولو رامہا احد غیرہ	لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم یطعہ نبات القلوب	لما تقبل اللہ اعمالہا

مجھی بشار نے کہا کہ دیکھو ای اشجع بادشاہ اپنے جائی سے ماری خوشی کی اوڑ
گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرا
محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور
ورع مین بہے شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے
والون مین سے ہی اور اشعار اوس کے بہت ہین پیدایش اوس کے درمیان
سنہ ۱۳۰ ہجری کی ہوئے بروز دوشنبہ اٹھوین یا تیسرے جمادالاخر سنہ ۲۱۱ ہجری

تیسری صدی کی شاعری

۲۲۱ مین وفات پائے بعض ۲۲۳ھ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مراقہ اوس کے
نہر عیسے پر سامنے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیات کہتی ہین بنی ہوئے ہی کہتی ہین
کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ مسے مخارق ڈوم کو بلوا ر میرے دو شعر گاوی
چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اسنے گوا کرسنے

اذا ما انقضت منی من الدھر مدتی　　فان عزاء الباکیات قلیل

سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی　　ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے
قبر پر ہے لکھہ دینا وہ یہہ ہے

اِنَّ عَیشاً یکون اٰخرہ الموت لعیش معجل التنغیص

ابو تمام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان
بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدے بن عمر بن الغوث بن طے اسکانام
جلیمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر
مشہور ہے — اور باپ اوسکا نصرانے تہا رہنیوالا جاسم ایک گانو کا جوقریب
دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتی ہین اسلئی اوسکو اوس
کہنی لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک
اسلوبے مین تہا — اوس کے کتاب حماسہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر
دلالت کرتے ہے — ایک مجموعہ اور بہی اوس کے تصنیف سے ہے اوسکا نام
فحول الشعرا ہے اس کتاب مین شعرا جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین
کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوس کے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعرار عرب کے اوسنے منتخب
کئی ہین ماسوار اسکے اوسکو اتنی اشعار یاد ہے کہ اوسکے سوار اور کسیکو وہ رتبہ
حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عرب زبانکے سوار
قصاید اور قطعون اور مدح کے یاد تہی اوسنے خلفاء کے مدح کرکے انعامات بہی
پائی ہین وہ سفر شہرونکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن
المعذل شاعر مشہور نامے تہا اوسنے ابو تمام کے آسنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا
کہ ایسا نہو ہر وقت اوسکے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چہوڑکر
اوسکے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوسکے پاس لکہہ کر کہ ابہی
وہ شہر مین نہ گہسا تہا بہیجے

انت بين اثنتين تبرز للنا　　　س وكلتاهما بوجه مذال
لست تنفك راجيا لوصال　　　من حبيب او طالبا لنوال
اي ماء يبقى لوجهك هذا　　　بين ذل الهوى وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑہے اوسکے مطلب اور مقصد پر واقف ہو کر بصرہ مین
نہ گہسا اور لوٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک بن زیات کی
اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

ديمة سمحة القياد سكوب　　　مستغيث بها الثرى المكروب
لو سعت بقعة لاعظام اخرى　　　لسعى نحوها المكان الجديب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی
نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نوخیز عورتون کے گلے مین پڑی
ہوئے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

تیسرے صدی کی شاعر

نہین ہو سکتا کیونکہ جتنا کچہہ دینگے تیرے اشعار کی برابری نہو سکیگے اوسوقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائیگا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب ذہانت
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین مع لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہین یہہ حکم مینے کیا کیونکہ نفس رو جانے اوس کی جسم کو اسطرح
مرکہائیگا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچہہ اوپر تیس ۳۰ برس کا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بی ترتیب پڑی رہے
یہانتک کہ ابوبکر صولی نے ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علی بن حمزہ اصفہانی نے اوسکے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوسکو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دی
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۷۲ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین حسب
اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہرو نمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتی ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلایا کرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک جولاہی کے پاس رہا
کرتا تہا کچہہ کاروبار لکڑے کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچہہ
اوسکے زبان مین لکنت بہی تہی لفظ تار ہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعد یا جمادالاول سنہ ۲۳۱ ہجری یا سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ مین حسب اختلاف
وفات پائی بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

تیسرے صدی کی شاعر

بحتری نے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسے نے ایک قبہ اوسکے قبر پر بنا دیا ہی اور ۱۲۵
مینے بہے موصل مین اوس کی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکھے وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کے ہی

الخلیع

ابو علے الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام سلمان
بن ربیعۃ الباہلے صحابی کی سبیٹے کا اصل اوسکے خراسان سے ہے وہ شاعر بہت
ظریف ومطبوع اچہا جوان تہا اوسکو اقسام شعر وانواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفاء کے ہم صحبت ہونے سی اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہ بہی اوسکے برابر عزت رکہتا تہا پہلی سے
پہل وہ امین بن ہارون رشید کے صحبت مین رہا اوسکے بعد خلفاء کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعراء جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوسکے اور ابو نواس کے کی لطیفے ہوا کرتے تہے اوسکا نام خلیع
بسبب بیباکی اور چالاک اور ظریف وبے سامان ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچہی اشعار اوسکے ذکر کئے ہین ازان جملہ
یہہ شعر ہے ہین

صل بخدی خدیک تلق عجیبا ۔۔۔ من معان یحار فیہا الضمیر
فبخدیک للربیع ریاض ۔۔۔ وبخدی للدموع غدیر

وله ایضاً

ایا من طرفہ سحر ۔۔۔ ویا من ریقہ خمر

تجاسرت فکاشفتک لما غلب الصبر
وما احسن فی مثلک ان یھتک الستر :
فان عنفنی الناس :: ففی وجھک لی عذر

وله ایضاً

تذوجبیک لا اصا فح بالدمع ملامعا :
من بکی شجوہ استرا ح وان کان موجعا
کبدی فی ھواک اسقم من ان تقطعا
لو تداع سوی الضنا فی للسقم موضعا : ۱۲

اوسنی درمیان ۲۸۳ ہجرے کی قریب ایکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علے نام اوسکا دعبل بیٹا علے بن زرین بن سلیمان خزاعے کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکہتا ہے کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن ناہیس بن خراس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہی اور کنیت اوس کی ابو علے ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہین کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر تبلاتے ہین — کہتی ہین کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور اوس کے گدی مین ایک رسولی تہی شاعر بہت جید تہا مگر موہنہ پہٹ اور ہاجی اور عیب گیر نکتہ چین آدمے تہا خلفاء کے اوسنی ہو کے ہی عمر بہی بڑے

بڑی پائے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ سی مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر اپن خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بدگفتاری کی شاید کوئی مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا دیلا غرض اسکا ام سے یہہ ہے کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفا کے اوسنی ہجو کی ہے کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدی کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شکلہ بالعراق واہلہ فہفا الیہ کل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ مامون کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر مامون کے پاس جاکر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ اے امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہمپر دی اور آپکے دلمین بجہت عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب ہے ایک ہی — دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسنے میرا بدلا لیجی مامون نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہا ہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے **نعر ابن شکلة بالعراق واہلہ الخ** اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین مامون نی کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعروں کو سنکر جنکو تجہی بہت نہین ہے میرے پاس کہہ اگر آیا من باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہوسکتے سنکر چپکے رہا اور برداشت کرگیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

۱۲۲۸ ایسومنی المامون خطۃ جاھل	اومارای بالامس راس محمد
الی من القوم الذین سیفھم	فتلت اخاک وشرفتک بمقعد
شادوا بذکرک بعد طول خمولہ	واستنقذ وک من الحضیض الاوھد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑھ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنے لگا کہ زیادہ کرے ای امیر المومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور بردشت — واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا دیوی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حقمین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوس کے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الھوی حتی ثداعت اصولہ	بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا
وانزلت مابین الجوانح والحشا	ذخیرۃ ود طالما قد تمنعا
فلا تعذلنی لیس لی فیک مطمع	تخرقت حتی لم اجد لک مرقعا
فھبک یمینی استاکلت فقطعتھا	وصبرت قلبی بعدھا فتشجعا

پیدایش دعبل مذکور سے درمیان ۱۴۸ھ کی ہوئے اور ۲۴۶ھ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (رائی مولف) میری نزدیک یہہ شخص یعنے دعبل درباب ہجو کے مثل سو دا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہے اسی قبل کا ہاجے اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو عمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد الله تہا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علے بن عبد الله بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

تیسرے صدی کی شاعر

رہتی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنندہ مطالب و مضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا
تہا اوسکا شاعر ہے تہا اوسکے یہان رہتا تہا اول مین اوسکے باپ طاہر کے آگی ہی کار منشی
گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوس کے عبد اللہ مذکور کے
مدح مین ہین

یا من یحاول ان تکون صفاته　　کصفات عبد الله انصت واسمع
فلانصحنك في المشورة والذي　　حج الحجيج اليه فاسمع او دع
اصدق وعف وبر واصبر واحتمل　　واصفح وكاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد　　واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتك ان قبلت نصيحتي　　وهديت للنهج الاسد المهيع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوب لے پرہی سوار ازین اور بہی اشعار اوس کے
بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے
دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

ساترك هذا الباب ما دام اذنه　　على ما ارى حتى يلين قليلا
اذا لم اجد يوما الى الاذن سلما　　وجدت الى ترك اللقاء سبيلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوس کے آنی کا
دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ
بائیہ پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر
کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون
نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے —
اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کی ہین ازانجملہ ما اتفق لفظہ واختلف معناہ

۱۴۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہو گا — اور ایک کتاب النسابہ — اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اونسے تصنیف کے ہین ۲۴۰ھ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشئے انباری معروف بنام شہر سیر شاعر ہے وہ شعراء جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدائش اوسکے انبار کے ہی بغداد مین مدت تک بود و باش سے بعد ازان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم ہیں یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنے نحویون کی تعلیلین توڑ کر قواعد عروض پر چند شبہی کئے ہین یہہ خلیل کو ہے نہ نسوب جیسے تہی بسبب تیزی رای اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوسکے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور اشعار ہے بہت ہین اور درباب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوس سے تعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوسکے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر ہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے خالے جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوسکے وصف باز مین ہین

لما تفرى الليل عن انثباجه — وارتاح ضوء الصبح لانبلاجه

غدوت الغی الصید فی منہاجہ

البسہ الخالق من دیباجہ :	وشیًا احار الطرف فی انداجہ
فی نسق منہ و فی انعراجہ	وذانہ فی دیہ الی حجاجہ
بزینۃ کفتہ نظم تاجہ	منسرہ ینبی عن خلاجہ
بنظرۃ الحبی عن علاجہ	لی استضاء المیء فی ادلاجہ

بعینیہ کفتہ عن سراجہ

اور یہہ اشعار ایک لونڈی گانیوالی خوبصورت کی حقمین ہین

فلا یلن لوانہم انصفوک :	لو دّوا الغوا ظرعن ناظریک
تی قدین اعیننا عن سوا لک :	هل تنطق العینُ الا الیک
وہم جعلوک رقیبًا علینا	فمن ذا یکون رقیبًا علیک
الدیقوا وبحہم سایی و :	ن من وجہ حسنک فی وجنتیک

شعر اوس کے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے ۲۹۳ھ مین وفات پائی — ناشی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوسکے دس فرسنج کا فاصلہ ہے اوسجاے بہت عالم ہوئے ہین ہرایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکہا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

۱۴۲ تیز عقل اور بے سامان از او آدمے تمکین گفتار تہا طبیعت اچہی رکہتا تہا اوسکو لباد کی اسواسطے کہتی تہے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تہا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹہی ہوسئے تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوسئے سر پر عمامہ باندہی ہوسئے اور ایک سرخ چہڑے ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

این کان الامیر بہ اتنقفا ن : الی الشعرا فی کرما لضہاب

لقد اودتہ الایام حتی : لقد رام الغراب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بٹہلاکر حال اوسکا پوچہا خبرپرسی مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوسکے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ مجہسی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وہ مجہسے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اپنا وہ مجہپر کیا کرتا تہا کہ کبہی اوسکے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوسکے پاس گیا ہاتہہ بہرکے ہی آیا مینی بسبب حیا اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا بہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری بولانے کو بہیجا اوسنی مجہسی آکر یہہ کہا کہ امیر نے یہہ کہا ہے کہ تو نی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہسی تقصیر سرزد ہوئی ہو تو اوسکو معاف کرین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کرد ونگا مینی یہہ شعر اوسکے بہائی کے

ہمراہ لکھہ کر بہیج دیئے

هجرتك لم اهجرك كفران نعمة ... وهل يرتجى نيل الزيادة بالكفر
ولكنني لما اتيتك زائرا ... فافرطت في بري عجزت عن الشكر
فملآن لا آتيك الا مسلّما ... ازورك في الشهرين يوما او الشهر
فان زدتني برّا تزايدت جفوة ... فلا نلتقي طول الحياة الى الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکھے بہت تعریف کی وہ بہی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تہا بلکہ ابو دلف سے بہی علم مین زیادہ رتبہ رکہتا تہا اوسنے مجسی کہا کہ بہت اچہی اور جید تونے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکہی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکہہ کر بہیجا

الا رب ضيف طارق قد بسطته ... وآنسته قبل الضيافة بالبشر
اتاني يرجيني فما حال دونه ... ودون القرى والعرف من نائلي ستري
فلم اعد ان ادنيته وابتدأته ... ببشر واكرام وبرّ على برّ
وزودته مالا يقل بقاؤه ... وزودني مدحا يقيم على الدهر

اور ایک لونڈے بڑی پیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بہیجی اس باب مین اٹہاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکہا ہی — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی تحسین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہیں

كل من في الارض من عرب ... بين باديه الى حضره
مستعير منك مكرمة ... يكتسيها يوم مفتخره
انما الدنيا ابو دلف ... بين باديه ومحتضره

۱۴۴ فاذا ولی ابو دلف ... ولت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میر
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہین جانتی ہین ابو دلف ہی سے ساری دنیانے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکھہ کر اوسکو گرفتار کیا
جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے

کل من فی الارض من عرب (الخ) اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ مقولہ آپ کے
حقمین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہی
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچھہ تمہاری واسطے موجود ہے — مینی یہہ قول
ابو دلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظراء اور امراء کے حقمین کہا ہے
یہی کہا کیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ سبب اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسنے کہا کہ مین تمکو اسواسطی قتل نہین کرتا کہ تونے
تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تونے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملا کر شرک کیا اس شعر کے
مضمونکے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلها ... وتنقل الدهر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد ... الا قضیت بارزاق واجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی مین کو نکالکر مارڈالو

تیسری صدی کی شاعر

یہہ واقعہ درمیان سنہ ۲۱۳ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدایش اس شاعر کی سنہ ۱۶۰ ہجری مین
ہوئی تھی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میرے نزدیک
یہہ خوب ثابت کئی کتابون معتبر سے ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین
قتل کیا ـــ کہتے ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت
اشعار خوانی کی چاہی حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول رہی باقی رہ گیا ہی
جو ہمارے حقین آپ فرمائینگے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقین
یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف ـــ بین بادیہ و محتضرہ
فاذا ولی ابو دلف ـــ ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنے کہا کہ جو آپ کے حقین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی پڑہی جو ابو دلف کی حقین
کہی ہین اوسنے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید ـــ وایادیہ الجسام
فاذا ولی حمید ـــ فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچھہ نہ بولا متعجب ہوکے چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوسکے
بدیہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے
ابہی کہتے ہین حمید نے اوسکو اچھا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام
وخواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقین مشہور ہو گئے ـــ احمد بن مظفر کہتا ہی
کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا
یہہ سنا ہے کہ فرقور نامے ایک رہزن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ پرگنات
ابو دلف کے نواحی میں رہزنی بسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اس رتبہ کا تہا کہ کوئی شخص اوسکا مقابلہ نہ کرسکتا تہا ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ابودلف
کے پاس بعض نواحی سے مال جلیل آتا تہا ہمراہ اوسکی واسطے محافظت
کے چند سوار بہی ہتے اس رہزن مذکور نے وہ مال لوٹ لیا اور کئی سوارونکو
قتل کیا ابودلف نے اوسکے پکڑنے کی ہرچند سعی کی کسیکو اتنی جرأت
اور قدرت نہ ہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ رہزن مذکور
ایک مقام پر کبہی نہ ٹہرتا تہا دستور اوسکا یہہ تہا کہ ایک جاسی مال لوٹا دوسری
جاتی جا پڑا صبح کبہی جائی کی شام کہین کاٹی اسطرح پر لوٹتا پہرا کرتا تہا مدت
دراز تک یہی دستور اوسکا رہا کہتے ہین کہ وہ رہزن بسبب اپنی بہادری کے بہت
لوگون کے بہی ہمراہ رکہنے کی پرواہ نکرتا تہا بلکہ اپنی دو غلامون سے ہمراہ بہی اکثر
رہزنی کیا کرتا تہا ان دو غلامون سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی ہمراہ نہ ہوتے
تہے ایک روز ابودلف بارادہ شکار جنگل کو گیا سامنے سے ایک وحشی نظر
پڑا ابودلف گہوڑا اوٹہائی ہوئے اوس شکار کے پیچہے چلا گیا یہانتک کہ
تنہا ایک گہاٹی پہاڑ پر جا نکلا اور ہمراہی اوسکی سب پیچہے رہ گئے کیا دیکہتا ہی
کہ سامنے سے قرقور رہزن مذکور گہوڑی پر چلا آتا ہی اوسکی صورت دیکہتے ہی ابودلف
کے اوسان خطا ہوئے کیونکہ وہ تن تنہا تہا اور اوس رہزن کے سامنے
ابودلف جیسی سوار کبہی نہ ٹہرتے تہے مگر ابودلف نے اپنے دلمین
یہہ خیال کیا کہ اگر اب مین اسکا سامنا نہ کرونگا تو بیشک مارا جاونگا یہہ سوچ کر ابودلف
نے اوسپر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی پکار کر کہا کہ ای جوانو دہنے طرف سے
قرقور کو دہنی طرف سی آکر پکڑو قرقور کو یقین ہوگیا کہ اوسکے ہمراہ بہت سوار گہات لگائی
ہوئی بیٹہے ہین اس وقت مین اگر اولٹا بہاگا ابودلف نے اوسکا تعاقب کرکے

تیسری صدی کی شاعر

اوسکی پیٹھہ مین نیزہ مارا سینہ مین نکل آیا فوراً زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی گہوڑی پر سی
اوترکر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ مین پرو کر شہر کرج مین لاکر تمام کوچہ و بازار مین واسطے
عبرت رعایا کے پہروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جعفر نے
ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام سے لکہا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف
ہوگیا ہی اوسکی صلہ مین روپیہ بہی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو بکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی خلف کا
اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور ظریف
تہا ابو العباس بن شریح سی مناظرہ کیا کرتا تہا جب اوسکا باپ مرگیا بعد اوسکی
وفات کی اوسکی جا بی پر مسند نشین ہوا عہدہ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ ہی
کے مذہب پر تہا جب وہ مفتی ہوا لوگون نے اوسکو کم حقیقت تصور کرکے ایک آدمی کو
یہہ سکہلا کر اوسکی پاس بہیجا کہ تو جاکر اوسی یہہ پوچہہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے
آکر اوسی پوچہا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی
اوسنے کہا کہ جب سب ہموم اور رنج اوسکی جاتے رہین اور اپنی خوشی خاطر کو جو پوشیدہ
ہی ظاہر کری اوسوقت جانا چاہئی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت
خوش ہوئی اور سبکو معلوم ہوگیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان
شباب مین ایک کتاب علم ادب مین تصنیف کری اوسکا نام زہرہ رکہا ہی اس کتاب مین
عجیب و غریب اور نادرات اور بہت اچہی شعر جمع کئی ہین ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح
درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوتے دونونکا مناظرہ عطار اور احسان مین
ہونی لگا ابن شریح نے کہا کہ ایکا دہ قول جسکی یہہ معنی ہین کہ جو شخص بہت دیدہ بازی کرتا ہی

گویا وہ منفارت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب مین اب گفتگو نہ کیجئے ابو بکر نے
کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہین تو مین بہی یہہ کہتا ہون سہ

انزہ فی روض المحاسن مقلتی — وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الهوی ما لو انه — یصب علی الصخر الاصم تهدما
وینطق طرفی عن مترجم خاطری — فلولا اختلاسی ردہ لتکلما
رایت الهوی دعوی من الناس کلهم — فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر مین چاہون تو مین بہی یہہ کہون سہ

ومساهر بالغنج من لحظاته — قد بت امنعه لذیذ سناته
ضنا بحسن حدیثه وعتابه — واکرر اللحظات فی وجناته
حتی اذا ما الصبح لاح عموده — ولی بخاتم ربه وبراته

ابو بکر نے کہا کہ اے وزیر دو گواہ عادل اوسپر گواہی کرنے چاہئین جن سے اسی دو گواہ
برأت اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر مین دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم
ربه وبراته طلب کیجئے جب گواہی دے چکین اوسوقت اوسکو چھوڑئے ابو العباس نے
سنکر کہا کہ جو آپنے میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ بہی
کہہ چکے ہین کہ سہ

انزہ فی روض المحاسن مقلتی — وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بہی دعوی ہی اپنی برأت کے آپ بہی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر بہت ہنسا
اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور عالم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ مین
یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہین وہ یہہ ہین سہ

لکل امرء ضیف یسر بقربه — وما لی سوی الاحزان والهم ضیف

تیسری صدی کی شاعر

لہ مقلۃ ترمی القلوب باسہم ... اشد من الضرب المدارک بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا ... فقلت وہل صبر فاسال عن کیف

یہہ شخص علم فقہ خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجملہ ایک کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور ایک کتاب الانکار۔ اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یہہ کتاب محمد بن جریر اور عبد اللہ ابن شرشیر۔ اور عیسی ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکہی ہے بروز دوشنبہ نوین تاریخ ماہ رمضان ۲۹۷؁ دوسو ستانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برس کی ہوئی

ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد اللہ بن عمرو بن معویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یہہ شاعر مشہور ومعروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنیکے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوسی علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عشق کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی۔ اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اُس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

تیسری صدیکی شاعر

کرنے لگین تہین یعنے بعد ملاقات اور محبت کیے عداوت کی حالت مین جو انہون
نے اپنے عاشقون کے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النساء اللاتی
احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذبیح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین اور
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی	فاعرضن عنی بالخدود النواظر
وکن متی ابصرتنی وسمعن بی	سعین ورفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنی اعنہ اعلب	نظرن باحداق المها والجاذر
فانی من قوم کرام ثناؤهم	لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلایف فی الاسلام فی الشرک قادة	بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعراء متاخرین مین سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ھ دوسو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عُتبی بضم عین وسکون تاء فوقانی
اور بعد اوسکے یاء موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادۃ الولید بُحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین زردقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانو ہی نواح
منبج کی اوسی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جاکر ایک

تیسری صدیکی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنمین کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون سے
بیانمین بہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی سے نے اپنی کتاب مین جو ابو تمام طائیکے اخبار مین
اوسنے لکہے ہین یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتداء حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابو تمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائیے ابو تمام کا
دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظہ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
باندہکر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتی تہی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوسوقت ابو تمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرون سے بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان
کو لکہہ کر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کر دیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابو تمام کو اسی دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوسسے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابو سعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکے مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من هوی فاقیقا — ام خان عهد ام اطاع شفیقا

ابو العلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصون میں سے کونسا بڑا شاعر ہی

تیسری صدی کی شاعر

ابو تمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابو تمام اور متنبی دونو حکیم ہیں اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینو ںمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تھا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانے کو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت پڑکر پکتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تھا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ تیار کر ایک رئیس اوس شہر کا بھی اوسوقت حاضر تھا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تھا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچھا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچھا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتھ پکوا کر بھجوا دونگا بحتری نے کہا اچھا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گھر جاکر بھول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکھہ کر بھیجے

وجدت عهدك زورًا في مزورة	حلفت مجتهدا احكام طاهيها
فلاشفى الله من يرجوا الشفاء بها	ولاعلت كف ملق كفه فيها
فاحبس رسولك عني ان يجئ بها	فقد حبست رسولي عن تقاضيها

اخبار بحتری سکے اور نیکو ییان اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بھی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہیں کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کی ابو تمام کے شعر و نکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بہلی حماسہ ابو تمام

تیسری صدی کی شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر ہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۲۱۰ دوسو
ہجری کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دوسو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی
وفات میں ہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۹۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۹۵ بعضے سنہ ۲۶۳
بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکہا ہی

ابوالعباس عبداللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان
کہتا ہی کہ اس شخص نے ابوالعباس مبرد اور ابوالعباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور
سوا انکی اور بہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذہین قدرا ور قادر ہر قسم کی
سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علماء اور ادبا کی صحبت
میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہویں ربیع الاخر سنہ ۲۹۶ میں قتل کیا
اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر میں مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت
کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ نادر شعر اوسکا
یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے
ہیں واللہ اعلم

ومقرّطق يسعى الى الندماء	بعقيقة في دُرّة بيضاء
والبدر في افق السماء كدرهم	ملقى على ديباجة زرقاء
كم ليلة قد سرّني بمبيته	عندي بلا خوف من الرقباء
ومهفهف عقد الشراب لسانه	فحديثه بالرمز والايماء
حرّكته سحرا فقلت له انتبه	يا نزهة الجلساء والندماء
فاجابني والسكر يخفض صوته	بتلجلج كتلجلج الفاء فاء

چوتھی صدی کی شاعر

انی لا نعم ما تقول وانما غلبت علی سلاقة الصهباء

حصہ چوتھا

صدی چوتھی

جسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوئے

ابن السراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا۔ ابوالعباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہورہ مین سے ایک کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول۔ اور کتاب موجز صغیر۔ اور ایک کتاب الاشتقاق۔ اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ اور ایک کتاب الریاح والہواء والنار۔ اور ایک کتاب الجمل۔ اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین ازانجملہ تین شعر اوسکے ایک پر برادمعشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی حور وش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوسپر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقًا اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوئے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کرکے

چوتھی صدیکی شاعر

یہہ شعر بنا کر لوگونکے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے بہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہین — ابو القاسم بن عبد اللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پڑہکر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو — ابن زنجی نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بناوے اور عبید اللہ ابن عبد اللہ بن طاہر انعام پاوے وہ شعر یہہ ہین

میزتُ بین جمالها وفعالها — فاذا الملاحة بالخيانة لا تفي
والله لا كلمتها ولو انها — كالبدر او كالشمس او كالمكتفي
حلفت لنا ان لا تخون عهودنا — فكانما حلفت لنا ان لا تفي

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۶ ہجری اوسنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصاید مین سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح مین اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

هل من اعفة عالج يبرين — ام منهما بقر الحدوج العين
ولمن ليالي ما ذممنا عهدها — مذكن الا انهن شجون
المشرقات كانهن كواكب — والناعمات كانهن غُصُون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنیکے باعث مین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح مرا ایک روز شراب پیکر مست ہوکر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض مین پڑا

ہوا پایا اور اوسکے گلے مین اوسیکا ازار بند بندہا ہوا تہا شاید کسی نے پہانسی دیکر مار کر اوس حوض مین ڈال دیا ہوگا وہ بدہ کا روز ساتوین تاریخ رجب سنہ ۳۶۲ ہجری کے تہے عمر اوسکی چہتیس برسکی تہی بعضے بیالیس بیان کرتے ہین

ابو القاسم وزیر مغربی

وہ ابو القاسم حسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف بن بحر بن بہرام بن المرزبان بن ماہان بن باذان بن ساسان بن الحرون بن بلاش بن جاماس بن فیروز بن یزدگرد معروف بنام وزیر مغربی کے ہین ــــ ابن اثیر کہتا ہی کہ باپ اس شخص کا سیف الدولہ ابن حمدان کے مصاحبون مین سے تہا یہہ شاعر درمیان مصر کے سنہ ۳۷۰ ہجری مین پیدا ہوا اور اوسکے تمام شعر بہت اچہی مین یہہ ابیات اوسکے بہت اچہی ہین

وماظبیہ اذ مالحنو علی طلا   تری الانس وحشا وهی تانس بالوحش
غدت فارتعت ثم انثنت لرضاعہ   فلم تر شیئا من قوائمه الجمش
وطافت بذاك القاع ولہا فصادفت   سباع الفلا ینهشنه ایما نهش
باوجع منی یوم ظلت انامل   تودعنی بالله من شبك النعش
واجمالهم تحدی وقد خیل الهوی   كان مطایاهم علی ناظری تمشی
واعجب ما فی الامر ان عشت بعدهم   علی انهم ما خلفوا لی من بطش

ابن اثیر کہتا ہی کہ وہ میافارقین مین مرا اور جب مرنے لگا اپنی طرف سے تمام روسا اس شہر کو جنسے ملاقات تہی رقعہ لکہہ کر یہہ کہلا بہیجا کہ بعد میرے مرنے کے درمیان مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے مجکو دفن کرنا چنانچہ جب وفات پائی اوسکے دوستون نے اوٹہا کر مشہد مقدس مین دفن کیا وہ سال جس مین اوسنے وفات پائی سنہ ۴۱۸ ہجری تہی عمر اوسکی چہالیس برسکی تہی وہ صاحب تصنیفات اور نظم بدیع اور نثر فایق کا تہا

ابو علی

ابوعلی ہارون بن عبدالصمد اوارجی جسکی مدح ابوالطیب متنبی نے اوس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہی کی ہی

امن ازدیارك فی الدجی رقباء　　اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ ابوالقاسم مذکور کا ماموں تہا اوسکی تصنیفات سے کتاب الایناس درمیان انساب عرب کے ہی باوجودیکہ اوسکا حجم چہوٹا ہی لیکن بڑی فایدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تہی — اور کتاب اداب الخواص — اور کتاب الماثور فی ملح الخذور وغیرہ یہہ ہی اوسیکی تصنیف سے ہین ایک رسالہ منطق ہین بہت مختصر اوسنے لکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ بروقت مرنے کے اوسنے وصیت کی تہی کہ مجکو کوفہ مین درمیان مشہد مقدس کے دفن کرینگے یہہ اشعار میری قبر پر لکہہ دینا چنانچہ لکہے گئے وہ شعر یہہ ہین

کنت فی سفرۃ الغوایۃ والجہل　　مقیماً فحان منی قدوم

تبت من کل ماثم فعسی یمحی　　بہذا الحدیث ذاك القدیم

بعد خمس واربعین لقدما　　طلت الا ان الغریم کریم

وزیر مذکور بڑے داناؤن مین سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہہ لکہا ہی کہ جب حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیون اوسکی کو قتل کیا وزیر مذکور بہاگ کر رملہ مین گیا وہان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مفرج بن دغفل بن الجراح الطائی تہا اوسے ملکر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا پہر حجاز مین جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیار مصریہ اور وہان کے مملکت بہت خوب ہی تم چڑہائی کرو اور اسباب مین بہت کوشش کرکے اوسنے وہ تدبیرین کرین تہین جنکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت تہامنی مشکل ہوگئی تہی قصہ اسکا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا
ہے اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگون نے بلاکر اوسکی خلافت کی بیعت
کرکے لقب اوسکا رشید رکھہ دیا تہا یہہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے
عمل مین آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلون مین تہا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف
مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا اور وزیر مذکور حاکم
سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا
تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد
کرنے کے واسطے عراق مین آیا ہی اسکو وہان سے نکال دو پہر فخر الملک بغداد کی
طرف واسط گیا وہان جاکر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیون کے پکڑ کر واسط
مین ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتہہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول
ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی
شروع کی یہانتک کہ کچہہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے
وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند سے ٹہر کر موصل مین آیا اسیجائی
ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مرگیا تہا
اوسکی جانی عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ بویہی کے
سرکار مین عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو القاسم مذکور نے
موید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر
حاضر ہو وزارت ملی گی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت مین مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر
بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہین حاجت تطویل کی نہین

چوتھی صدی کی شاعر

بن خلیس السلامی

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن خلیس مخزومی سلامی شاعر تھوہی وہ شعرا مجیدین
مین شمار کیا جاتا ہی بیس برس کی عمر سے اوسکو شعر گوئی کا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے
مکتب مین کہے تھے یہہ ہین

بدایع الحسن فیه مفترقه — واعین الناس فیه منفقه
سهام الحاظه مفوقه — فکل من رام نظره رشقه
قد کتب الحسن فوق وجنته — هذا ملیح وحق من خلقه

بغداد مین ہوش سنبہالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اور جامع
اوسنے اکر ایک جماعت شعرا کی دیکہی جنمین یہہ لوگ تھے ابو عثمان خالوی
اور ابو الفرج اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعرا نے اوسکو دیکہا بسبب براعت اور
علمیت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلئے اونہون نے ہرگز یقین
نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین خالوی نے
کہا مین اوسکا امتحان کر لونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کر کے سلامی مذکور کو بلوایا
اور محفل مین شراب رکہی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے سے ہی
عرصہ مین مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالوی نے اگ اوٹھا کر اولون پر
ڈالی اور کہا اے یارو اس اگ ڈالنے کے بیانمین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی
نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

لله در الخالدی الاو — حد الندب الخطیر
اهدی لنار الزن عند — جموده نار السعیر
حتی اذا اصدا را لعنا — البه عن حر الصدور

بعثت الیہ ھدیۃ عن خاطری ابدی السرور
لا تعد لوہ فانہ اھدی الخدود الی الثغور

جب سب شعرا حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے
فضل کی تعریف کرنے لگے اور سب اسبات کے ہوئے کہ سلامی مذکور بڑا جیّد شاعر
اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر تلعفری اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار
ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر تلعفری کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی ونفس الکلب تکبر عن وصالہ
ینافی خلقہ خلقی وآتی فعالی ان تصاف الی فعالہ
فصنعتی التفیہ فی لسانی وصنعتہ الخسیسۃ فی قذالہ
فان اشعر فما ھو من رجالی وان یصفع فما انا من رجالہ

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا
شاید اکرحمدانی بیٹھا تھا اور اوسکے سامنے ایک زرہ رکھی ہوئی تہی اوسنے کہا
تعریف کر اوسنے جلد سے یہہ شعر پڑھے

یا رب سابغۃ حبتنی نعمۃ کافاتھا بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مھجتی وظللت ابذلھا لکل مھند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ
بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو وہان بھجوا دیا جب
پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کنجی مطلب کی اوسکو دی
اور اپنی خدمت مین بجای ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کرکے
رکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ بنا رین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا رین سے

شمار کیا گیا ہی — اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مین سلامی کو اپنی مجلس مین دیکہتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے اوترکر میری سامنے آبیٹہا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین بہی وہ جو[illegible]نی جو پہلے تہی نرہی اور مفلس ہوگیا اسی حال مین وفات پائی — سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چھٹی تاریخ رجب کو درمیان ۳۳۶ہ ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتھی جمادی الاول کو ۳۹۳ہ مین فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہی

ابوالحسن محمد

بن عبد اللہ معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتہہ اوسنے جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر مین یہہ شعر اوسکے کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تہنت علینا ولست فینا	ولی عہد ولا خلیفہ
فتاہ وردما علی حار	یقطع عنّی ولا وظیفہ
ولا تقل لیس فیّ عیب	قد یقذف الحرۃ العفیفہ
والشعر نار بلا دخان	وللقوافی رقًا لطیفہ

اوسنے بروز چہار شنبہ گیارہوین ربیع الآخر ۳۸۵ہ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف با بن القوطیہ اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید کہتا ماده سکین لاتا سریع البدیہہ تہا یعنے بدیہہ گو تھا — حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تہا اوسجائی ابو بکر ابن قوطیہ سامنے آتا ہوا مینے پایا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا مینے اوسسے از روئی ہنسی کے یہہ شعر کہا ؎

من این اقبلت یا من لاشبیه له	ومن هو الشمس والدنیا له فلك

اوسنے ہنسکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساك خلوته	وفیه ستر علی الفتاك ان فتکو

وہ راوی کہتا ہی کہ مجسی نہ رہا گیا مینے دوڑکر دونوں ہاتھہ اوسکے چوم لیے کیونکہ وہ میرا اوستاد بہی تہا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ۳۶۷ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسجائی مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تہا اوسکو شاب التائب یعنے [illegible] تائب کہا کرتے تہے اوسکے شعر بہت اچہے ہین از انجملہ یہہ دو شعر برائی نمونہ کافی ہین ؎

سبقت لمیدان الفؤاد بحبها	سفرا تجذب مهجتی بعنان
فتراکمت جمر الدموع وشبهها	مذ جالت الشعرا عرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان ۸۶۱ھ ہجری کے اوسنے وفات پائی

چوتھی صدی کی شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابو بکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق سب سے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین پہر کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا اوسکا باپ بڑے امیرون دولتمندون مین سے تہا بعد بڑے ہونے کی بغداد مین آکر قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن بن اخی اصمعی وغیرہ سے روایت کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اور اوسکے شعر بہت ہین — ابو سعید سیرافی اور ابو بکر ابن شاذان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ سب نے اوسی روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابو بکر ابن درید سب شعرا اور علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس — اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات — اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القرآن — اور کتاب المجتبی یہہ کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا پہر مین اوسکی پاس کبہی نہ گیا - ابو منصور فرا
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لدر ہردی نے یہہ کہا کہ
مینی سنا شاہین دہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابوبکر ابن درید لے پاس جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوئے برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ باتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کے یہہ نکرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ھ تین سو اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹہایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مر گیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو ورہبان بغداد کے معروف بنام مقبرہ خیزرانیہ ہی ہمنے دفن کیا ابن درید مذکور کے
شعر بہت اچہے اور نادر ہے اوسکے اچہے قصائد مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ؎

یا ظبیه اشبه شئ بالمها	رابعه بین السدر فاللوی
اما تری راسی حاکا لونه	طرہ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دوسو چہپن ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین ؎

غراء لوجلت الخدود شعاعها	للشمس عند طلوعها لم تشرق
غصن علی دعص تاود فوقه	قمر تالق تحت لیل مطبق

لو قیل للحسن احتکم لم یعدھا   او قیل خاطب غیرھا لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکھتا ہی
کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک
کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا - اور قاہر باللہ
کا درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر
گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹ گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹھنڈے پر
قلم بندہوا رکہا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور
زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفیین سے خط نسخ کا ہی اوسینے اس
خط کی بنا ڈالی ہے اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور
آراستہ کرکے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت
کی ہی کہ اوسینے سب سے اول ایجاد کیا اسماتہ پر سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے
ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچہلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبایش
اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا
تہا کہ مین بادشاہون سکے خدمت اس ہاتہہ سے مینی کی تہی اور دومرتبہ اس ہاتہہ سے
مینی قران شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹ گیا تہا جیسا کہ چورونکا کاٹا جاتا ہی
اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

اذا مامات بعضک فابک بعضا   فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر اوسینے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے مین کہی ہین ؎

ماسئمت الحیوۃ لکن توثقت   بایمانھم فبانت یمینی

بعت دینی لہم بدنیای حتی	حرمونی دنیاہم بعد دینی
ولقد حطت ما استطعت بجہدی	حفظ ارواحہم فما حفظونی
لیس بعد الیمین لذۃ عیش	یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر مین دفن کیا گیا پہر اوسکے اہل و عیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکھاڑ کر اوسکو دیا گیا ابو الحسین نے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر مین لاکر اوسکو گاڑا پہر اوسکی جورو مسماۃ دیناریہ نے وہان سے بہی اکھڑوا کر اپنی گہر مین گڑوایا عجائبات سے ہے کہ تین دفعہ یہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل مین دو دفعہ شیراز مین اور تین ہی دفعہ تین جا ئی گاڑا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ اور نظم بدیع کا وہ منشی پادشاہی تہا بغداد مین پہر عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ ابن بویہ دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پہر سنہ ۳۴۹ ہجری مین میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس خطوط مؤلمہ بہی کرتا تہا یعنی جنسے رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تہا جب عز الدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کر لیا اوسکو درمیان سنہ ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلواو سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ سنہ ۳۷۱ مین چہوڑ کر کہا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسینے عضد الدولہ کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کر رہا تہا اوسی اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہین اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہون اور جہوٹی

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تھا پھر بھڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار قوی تھا اپنی مذہب کا تشدد بہت رکھتا تھا عزالدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہو جاوے ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکھتا تھا قران شریف حفظ کرتا تھا اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تھا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط اور رسایل مین کرتا تھا۔ ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تھا اوسکو وہ چاہتا تھا اوسکے حقین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین لکھے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی	ببیاضہ استعلی علو الخائن
ما فخر وجھك بالبیاض وھل تری	ان قد افدت بہ مزید محاسن
ولو ان منی فیہ خالا زانہ	ولو ان منہ فی خالا شانی

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بار ہوین تاریخ ماہ شوال کو ۳۸۴ھ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خدیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبدالرحمن بن معویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تھا اوسنے کتاب عقد تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہی یہہ شعر اوسکے ہین ؎

چوتہی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خطّ العذار بوجهه　　خطّین هاجا لوعة وبلابلا
ما صحّ عندي ان لحظك صارم　　حتّی لبست بعارضیك حمائلا

ولہ ایضاً

ودعتنی بزفرة واعتناق　　ثم قالت متی یکون التلاقی
وبدت لی فاشرق الصبح منها　　بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم　　بین عینیك مصرع العشاق
ان یوم الفراق اقطع یوم　　لیتنی مت قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بہی اوسکے لوگون سے لکہے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دو سو چہالیس ہجری کے ہوئے اور ہفتہ کے روز تہا اور دہین جمادی الاولی ۳۲۰ھ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرۂ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تہی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہو کر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازي لغوي کئی علمون مین امام تہا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تہا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچہہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیة الفقہاء ہی سوا ازین اور رسایل ابقہ اور رسایل علم لغت مین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ و فقہیہ سے حریري نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

ایک سو وضع کئی ہین یہہ شخص ہمدان مین رہا کرتا تھا اسی شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقامات بدیع نے علم پڑھا اوسکے اشعار بہت جید ہین از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہین

مرّت بنا ھیفاء مجدولة ترکیة تنمی لترکی
ترنو ابطرف فاتر فاتن اضعف من حجة نحوی

وله ایضا

اسمع مقالة ناصح جمع النصیحة والمقه
ایاک واحذر ان تبیت من الثقات علی ثقه

وله ایضا

اذا کنت فی حاجة مرسلا وانت بها کلف مغرم
فارسل حکیما ولا توصه وذاك الحکیم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچھے ہین وہ درمیان سنہ ۳۹۸ ہجری کے ہری مین فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہین کہ ماہ صفر سنہ ۳۹۵ ہجری مین درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہرون سے مشہور و معروف ہی اوسمین زاہد ہی

متنبی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ وہ بیٹا احمد بیٹا حسین بن مرّہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کان کوفہ سے ہی لڑکپن مین درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام مین بہت سفر کیا علم ادب پڑھا اور خوب اوسمین ماہر ہوا یہہ شخص لغت خوب جانتا تھا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجیبہ کی اطلاع رہتے تہے جو بات اوسی پوچہتے تہے جلد بتا دیا کرتا تہا کلام عرب مین یعنے نظم و نثر دونون مین مہارت رکہتا تہا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ ابو علی فارسی صاحب کتاب الایضاح اور تکملہ نے اوسسے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے کلام عرب مین آتی ہین متنبی نے فی الفور جواب مین کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بہی سوا ان دو کے پاؤن مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اسس شخص کے حقمین یہہ کہتا ہو بس اور کسکے کہنے کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہین اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی سے روایت کئے ہین وہ دونو اوسکے دیوان مین نہین پائے جاتے اور روایت باسناد صحیحہ متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر مین لکہتا ہون وہ یہہ ہین ؎

ابعین مفتقر الیک نظرتنی فاھنتنی وقذفتنی من حالق

لست الملوم انا الملوم لانني انزلت امالي بغیر الخالق

متنبی کے اشعار مین لوگونکی کئی مذہب ہین بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہین اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہین ــ ابو العباس احمد بن ... نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی مین ایک کونا باقی رہ گیا تہا اوسمین متنبی گہسا اور وہ راہ متنبی کے ہاتہہ آتی مین جاتا تہا کہ اوسنے اون دو مضمونون سے سبقت کیا اون سے اوسنے یہہ کہے ہین ؎

رمانی الدهر بالارزاء حتی فوادي في غشاء من نبال

فصرت اذا اصابتنی سهام تکسرت النصال علی النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

فی جحفل ستر العیون غباره فکانما یبصرن بالاذان

لیکن یہہ دو مضمون بہی اوسنے نہ چہوڑے سب علمانے اوسکے دیوان سے کیے بہت خدمت کی ہی
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کے ہو چکیں ہیں اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان مین بہی ہمارے زمانہ یعنے سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین داخل درس ہو کر
مدرسو نمین لوگون کو پڑہایا گیا اور طلبا رسکے بہت اوسکے حل اور مطالب فہمی کیطرف اس زمانہ مین
بہت مائل ہیں — ایک شخص مشائخ مین سے نقل کرتا ہی کہ مینے چالیس شرحین مطول اور مختصر دیکہی
ہین ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہین ہوئی اور سچ ہی بی شک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کے نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ مین ایک عکبری کی کلکتہ مین درمیان زبان عربی کے چہپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی بحبی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد ابراہیم
بن مولوی محمد مدین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردائی ثنا و
البہاری وطنا فی دار الامارت کلکتہ مین اپنی تصنیف سے فارسی مین درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین چہپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب مسمی لؤلؤ امیر حمص نایب اخشیدی نے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اوسکے متبعین جو امت مین اوسکے داخل ہوئی تہے بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کروا کر چہوڑ دیا سوا اسکے اور تاویلین
بہی اوسکے وجہہ تسمیہ مین کی گئی ہین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی مین
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ مین شعر کہنے مین نبی ہون
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

چوتہی صدی کی شاعر

ہجری سے مصر مین داخل ہوا وہان جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہین کہ کافور کے سامنے متنبی اس ہیئت سے جاکر کہڑا ہوا تہا اوسکے دونو پیر وزنین موزے
ستہے اور کمر مین تلوار لٹکتی تہی اور سر کا بند باندہا ہوا تہا اور دو اوسکے غلام بہی ٹیکے باندہے ہوئے تلوارین لٹکائے
ہوئے کہڑے تہے جب دربار مین اوسکے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اوسنے
اوسکی ہجو اوسکی کی اور بروز عید الضحی درمیان ۳۵۰ سنہ ہجری کے وہان سے بہاگ گیا ہرچند کہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا بیان یہہ ہی کہ کافور
نے اوس سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کے حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
مین یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئین دور کہینچتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہین کہ سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات کو علما حاضر ہوکر آپہس
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی مین کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا اوسکے ہاتہہ مین کنجی تہی وہ
متنبی کے موہنہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی خفا ہو کر مصر کیطرف نکل گیا وہان جاکر
کافور کے مدح کئے پہر وہان سے کوچ کرکے بلاد فارس مین گیا
وہان عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کرکے اچہا انعام
پایا پہر وہان سے مراجعت کرکے بغداد مین آیا پہر درمیان کوفہ
کے اٹہوین تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثنائ راہ مین فاتک بن ابوجہل
اسدی جمعیت سپاہ اوس سے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اور یارون کے تہے

دونو بیٹون لڑائی اس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا مفلح قریب ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیرعاقول کے واقع ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی - ابن رشیق نے ایک کتاب بنام عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکھا ہی کہ متنبی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکہا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین ہمیشہ مثال دینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین

فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والسیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈہارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوس حملہ مین مارا گیا اسی معلوم ہوا کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد دلاتا نہ مارا جاتا جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چھٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ رمضان سنہ ۳۵۴ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹھوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان تین سو تین کے کوفہ مین درمیان اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی قبیلہ کا ہی - کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسیواسطی ابو الطیب نے یہہ درشتی پائی چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر یہہ ہین سہ

اَیُّ فضلٍ لشاعرٍ یطلبُ الفضلَ ۔ من النّاسِ بکرۃً وعشیّا
عاشَ حیناً یبیعُ فی الکوفۃِ الماءَ ۔ وحیناً یبیعُ ماءَ المحیّا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علو ہمت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم وفتح حاء مہملہ اور شین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر مشہور یہہ شاعر شعرا نامور اور اپنی زمانہ کے جنیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مینسے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین رہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف بعالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے مکتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکہے ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین سے یہہ ہین

امیر العلی انّ العوالی کواسب ۔ علائک فی الدّنیا وفی جنّۃ الخلد
یمرّ علیک الحول سیفک فی الطّلی ۔ وطرفک ما بین الشکیمۃ واللبد
ویمضی علیک الدھر فعلک للعلی ۔ وقولک للتقوی وکفک للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتہہ بہت معارضہ اور جواب وسوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہو گیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا ہی تہا مینے اوس سے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سفید لگنے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مینہ اوسی بہت خوش ہوں چنانچہ مینی اسکے ضمن مین شعر بہی کہے ہین میںنے کہا کہ مجکو بہی سناؤ اوسنے یہہ شعر پڑہے

رایت فی الراس شعرۃ بقیت — سواد تهوی العیون رویتها
فقلت للبیض اذ تروعها — بالله الا رحمت غربتها
فقل لبث السوداء فی وطن — یکون فیه البیضاء ضرتها

یہہ شعر پڑھکر اوسنے کہا کہ ای ابوالخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید و نمین ہوا وسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان سنہ ۳۹۹ ہجری کے یا سنہ ہجری کے درمیان حلب کے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات عربیہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسکا اور قدم بقدم اسکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابوالحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنے تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم ملیح اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ مین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا — لوکان طلق المحیا یمطر الذهبا

چوتہی صدی کی شاعر

الدھر لو لم یخن والشمس لو نطقت — واللیث لو لم یصل والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم میں بہی ہیں مگر یہہ مثنے وہی شعر ابو العلا محمد بن حسول ہمدانی سکے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہیں سے

ھمذان لی بلد اقول بفضلہ — لکنّہ من اقبح البلدان

صبیانہ فی القبح مثل شیوخہ — وشیوخہ فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہیں کیا نظم اور کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۵ھ ہجری میں زہر دیکر مار ڈالا تہا بروز جمعہ گیارہویں جمادی الاخر ۳۹۵ھ ہجری میں اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سننے میں آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری میں مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلد ہی دفن کر دیا قبر میں اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان میں اوسکی آواز سنی گئی صبح کو اوسکی قبر کہود دی گئی دیکہا کہ داڑہی ہاتہہ میں پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول میں آکر اوسنے جان دی

الشریف الحُسینی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رستی مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہانکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ میں بہت ہیں ابو منصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر میں اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین ازانجملہ ایک یہہ قطعہ ہی

خلیلیّ انّی للثریّا لحاسد — وانی علی ریب الزمان لواجد

ایبقی جمیعًا شملها وھی ستۃ ۔ وافقد من احببتہ وھو واحدٌ

سوا اسکی اور بھی او سکے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر او سنے کہے ہین ؎

کأن نجوم اللیل سارت نہارھا ۔ فوافت عشاء وھی انضاء اسفار

وقد خیّمت کی یستریح رکابھا ۔ فلا فلک جارٍ ولا کوکب سارٍ

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان ۳۴۵ ہجری کے فوت ہوا اور سوا او سکے اورون نے بھی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اور چہوارٹے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر او سکی چونسٹھ برس کی تھی

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر او رعجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بھی اون لوگون مین سے جنہون نے ہزلی اور بڑی اداء اشعار مین کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچہے مداحین مین سے ایک یہہ بھی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے ایسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعر او سکے بہت نادر ہین انہین ابو الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معز عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقالہ واعتذارہ ۔ واقلناہ ذنبہ وعثارہ

والمعانی لمن عنیت ولکن ۔ بک عرّضت فاسمعی یا جارۃ

من تراہ یہ انہ ابد الدھر ۔ تراہ محلّلاً ازرارہ

عالم انّہ عذاب من اللہ ۔ متاح لاعین النظارۃ

ھتک اللہ سترہ فلکم ۔ ھتک من ذی تستّر استارہ

چوتھی صدی کی شاعر

سحرتنی الحاظه وکذا — کل ملیح لحاظه سحارة
ما علی موثر التباعد والاعراض — لو اثر الرضا والزیارة
وبلی اننی وان کان قد عذب — بالهجر موثر ایثارة
لم ازل لا عدمته من حبیب — اشتهی قربه وابی نفارة

اسی جائی سے مدح شروع کی

ولم یدع للعزیز فی سائر الارض — عدواً الا واخمد نارة
کل یوم له علی نوب الدهر — وکر الخطوب بالبذل غارة
ذو ید شانها الفرار من البخل — وفی حومة الندی کرارة

چنیہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہیں اوسکے سب شعر بہت جید ہیں اس شاعر کا طریق صریع الدلالہ فصاحت بصری کے اسلوب پر ہی مصر میں مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہوں اور روساء میں ہیں — معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کے مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹی عزیز اور حاکم بن عزیز اور سپاہ الاسمی جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روساء مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار مسبحی نے درمیان تاریخ مصر کے یوں کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۶ ہجری میں فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹھہرایا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر تبلاتے ہیں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر میں مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب میں بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور ماہر لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہیں نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسکے باپ کے

والی ہوا — عزیز کی بھی بہت اچھے اشعار ہین ابومنصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکے شعر اور قطعے لکھے ہین — تتمہ مذکور سے کے یہہ شعر ہین

همّت تقبّله عقارب صدغه | فاستل ناظره علیها خنجرا
والله لولا ان یقال تغیرا | وصبا وان کان التصابی اجدرا
لاعدت تفاح الخدود بنفسجا | لثما وکافور الترائب عنبرا

وله

اما والذی لا یملک الامر غیره | ومن هو بالسر المکتم اعلم
لئن کان کتمان المصائب مولما | لا علانها عندی اشد والم
ولی کل ما یبکی العیون اقله | وان کنت منه دائما اتبسم

یہہ شعر بھی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وکما یمل الدهر من اعطائه | فکذا ملالته من الحرمان

شعر اوسکے سب اچھے ہین اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۶۵ ہجری مین وفات درمیان مصر کے پائی

ابوفراس

حارث بن ابوالعلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچازاد بھائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہین تھا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف مین یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ مین یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعرگوئی کے تھا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور بہتر مضمون ہونے مین شہرت رکہتے ہین اسطرح کی خصلتین بجز اوسکے شعرون کے قبل اوسکے کسیکے شعر و نمین نہین مجتمع ہوئین مگر عبداللہ بن معتز کے اشعار مین بھی یہہ صفات پائی جاتی ہین لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابوفراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی — اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتہی صدی کی شاعر

ایک بادشاہ سی شروع ہوا یعنے امرالقیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنے ابو فراس پر — متنبی بہی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعر اور یکتائی کا قایل تہا اور اوسکی مدح متنبی سے بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہیں ہوسکی یعنے اوسنے کسر نفسی کی سبب سے اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تہے اونکی مدح کی — اور سیف الدولہ ممدوح متنبی کا ابو فراس کے خوبیون اور خوش گفتاری پہ بہت بہت تعجب کیا کرتا تہا اور اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تہا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکہتا اور ہر کہات پر اپنا خلیفہ اوسکو کردیا کرتا تہا — رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو اس حالت مین کہ وہ مجروح تہا قید کیا تہا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تہا کہ پہال اوسکی ران مین بیٹہہ گئی تہی — پہلے خرشنہ مین گیا پہر قسطنطنیہ مین مقید رکہا یہہ واقعہ سنہ ۳۴۸ مین گذرا یہہ حال ابوالحسن زراد دیلمی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگون نے بغلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان سنہ ۳۴۸ ہجری کے مغازۃ الکحل مین قید ہوا تہا خرشنہ مین قید نہیں ہوا خرشنہ ایک قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچی جاری ہی — اور دوسری دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال سنہ ۳۵۱ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکہے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر مین تہا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہے

قد کنت عدتی التی اسطو بہا	ویدی اذا اشتد الزمان وساعد
فرمیت منک بضد ما املتہ	والمرء یشرق بالزلال البارد

ولہ ایضاً

اساء فزادته الاساءة حظوة	حبیب علی ما کان منه حبیب
یعد علی الواشیان ذنوبه	ومن این للوجه الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لامن مدامته	ومال بالنوم عن عینی تمایله
فما السلاف دهتنی بل سوالفه	ولا الشمول ازدهتنی بل شمائله
الوی بعزمی اصداغ لوین له	وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو درمیان ۳۵۷ھ ہجری کے غلامون نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکھے ہوئے پایے ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑھی

ابنیتی لا تجزعی	کل الانام الی ذہاب
نوحی علی بحسرة	من خلف سترک والحجاب
قولی اذا کلمتنی	فعییت عن رد جواب
زین الشباب ابوفراس	لم یمتع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلا کر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ مین قتل کیا — اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہارشنبہ اٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷ھ ہجری کو بیچ ایک گانون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس سے ہوئی تہے مارا گیا بعد مقتول

ہونیکے اوسکا سر کاٹ کر ابو المعالی اپنی ساتھہ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسجا ئی
جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا ۔ ابوفراس
ابو المعالی مذکور کا ماموں تہا کہتے ہین کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اوسکے
مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم مین ایسی کی اپنے مونہہ پر مارے
کہ ایک آنکہ اوسکی نکل پڑی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعوبہ غلام سیف نے جب ابوفراس
کو قتل کر لیا اوسوقت ابو المعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور ندامت
اوٹہائی کہتے ہین کہ پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۰ ہجری کے ہونی تہے
واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود دنمازی المعلا ابو الحسن بن کامل حنفی ہی وہ بکنیت ابن شحنہ مشہور
ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچہے شعار اوسکے
بہتیجے نے میری سامنے پڑہی تہے ایک بلّی کی حقیقت یہہ شعر اوسنے ہنسی
کے طور پہ کہے ہین ؎

وقطکلیث کامل الحسن صائد	وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا
یفوق علی قط الزباد تفضلا	ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہ کر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کر کہ وصیت کی
تہی کہ میری قبر مین لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہین ؎

الٰہی قد نزلت بضیق لحد	باوزار ثقال مع عیوب
وعفوک واسع وحماک حصن	وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۸۰۳ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

پڑھتا بڑاتا تھا اوسپر بہی غلطی زبان مین نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہوجاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کہلایا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان ۳۱۳ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عباده

یہہ وہ شخص ہی جسکی خوارزمی رافضی کی دو شعروںمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تہا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تہا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ اور نظم فصیح اوسکی فضیلت اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تہا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چارسو اونٹ کی اوسکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تہی اور فضلا اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تہا اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ صبح کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بہائی علما کا مثل ادیبائیون کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹھنے سے کچھہ تکلف نہ کرتا تہا اوسکی تصنیفات سے ایک رسالہ سخریہ بین ہی جسمین بعض بہائیون نے ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والراقصات الی منی — بان مودات العدی لیس تنفع
ولو انني داریت دهری حیة — اذا استمکنت یوما من اللسع تلسع

ولہ ایضا

عیشا لنا بالابرقین فابدت | ایامہ وتجددت ذکراہ
والعیش ما فارقتہ فذکرتہ | لہفا ولیس العیش ما تنساہ

خاندان دیلمیہ سے یہہ بہت اچھا موتی بی بہا گذرا ہی یہ روز جمعہ نزدیک غروب شمس کے
چھٹے تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۳۵ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان
ابن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل
اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین
اوسکے حقمین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تہا
اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکہتا تہا اوسکے وقت مین
کوئی اوس سے رتبہ زیادہ نرکہتا تہا اوسکے شعر بہت نادر ہین تمام شعرا اوسکے
ذہن اور ذکاء ذہن کے مقابلہ مین مثل غلاموں اور تابعداروں کے تھے اوسکا
دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سے ہی
جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف
رکہا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بہی تہی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تہے
یہہ اوسکے شعر بہت نادر ہین سو

سلا عن حبک القلب المشرق | فما یصبو الیک ولا یتوق
جفاؤک کان عنک لنا عزاء | وقد یسلی علی الولد العقوق

ولہ ایضا

لئن کان قد بعد اللقاء فودنا | باق ونحن علی النوی احباب

چوتهی صدیکی شاعر

مکر قاطع للوصل یؤمن ودّه　　و موصل یو دّه مرتاب

واله ایضاً

لقد شمت بقلبی　　لا فرج الله عنه
لو ملته فی هوای　　فقال لا بد منه

ابو بکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف انکہو نسی اندہا رہنیوالا نہروان کا شاعر مشہور وہ شعرا مجیدین سی ہی ابو عمرو دوری مقری — اور عبید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل حسانی سے اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور ابو الحسن خراجی قاضی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہ سنے اوسسے روایت کی ہی امام مقتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی بہت کہے ہین اور ایک بلا اس شاعر کا پلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ بلا ہمسایون کے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینے اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسلئے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلی کیطرف اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تہا — اور صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ مجہسی ابو الحسن مرزبانی نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابو بکر بن علاف مذکور کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہو گئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اونکے تہڑوں مین بہس بہر وایا تہا اسلیے ابو بکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلی کی طرف منسوب کیا واقع مین وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت نادر ہی پینسٹہہ شعر او سکے ہین بسبب طویل ہونے کے سب نہین لکہہ سکتا نہین تو تمام لکہنا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہین ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا هرُّ فارقتنا ولم تعد	وكنت عندي بمنزل الولد
فكيف ننفك عن هواك وقد	كنت لنا عدة من العدد
تطرد عنا الاذي وتحرسنا	بالغيب من حية ومن جرد
وتخرج الفار من مكامنها	ما بين مفتوحها الى السد د
يلقاك في البيت منهم مدد	وانت تلقاهم بلا مد د

اوسنے درمیان ۳۱۸ یا ۳۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرة الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ جمادی الاولی ۳۳۹ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا — وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل و عیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو بہت تنگی اور مفلسی مین تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو سفر مین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جاکر گوشت کہانے کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

چوتھی صدی کی شاعر

بہت تنگ اور مفلس تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے ؎

الا موت یباع فاشتریہ | فھذا عیش مالا خیر فیہ
الا موت لذیذ الطعم یاتی | یخلصنی من العیش الکریہ
اذا ابصرت قبرا من بعید | وددت لو اننی مما یلیہ
الا رحم المھیمن نفس حر | تصدق بالوفاۃ علی اخیہ

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بہی مسافر تہا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تہا بہر کیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسری مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کرا وسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت او رنصیب نے پہر ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکہہ کر اوسکے پاس بہجوا دیئے ؎

الا قل للوزیر فدتہ نفسی | مقالۃ مذکر ما قد نسیہ
اتذکر اذ تقول لضنک عیش | الا موت یباع فاشتریہ

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فوراً وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکہہ بہیجی

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا | مثل ایک دانہ جسمین سے
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشا
اگین سات بالین ہر بال مین ایک سو دانہ ہین اور اللہ دوچند کرتا ہی جسکی واسطی چاہتا ہے

پھر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہین کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنائے ؎

رق الزمان لفاقتی ورثا لطول تحرقی
فانالنی ما ارتجیه وحاد عما اتقی
فلاصفحن عما اتاه من الذنوب السبق
حتی جنایته بما صنع المشیب بمفرقی

ولہ ایضاً

قال لی من احب والبین قد جد وفی مہجتی لہیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی قلت ابکی علیک طول الطریق

فضیلتین وزیر مہلبی کی بہت ہین پیدا ایش اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو سنہ ۲۹۱ ہجری مین درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان سنہ ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھا کر بدہ کی رات کو پانچوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچا یا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابو عبد اللہ

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب وشاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تہا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تہا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لیگیا تہا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شرین اور بے تکلف اوسکے اشعار مین ہوتے تہے — اوسنے خلیفہ مامون — اور امرا — اور وزرا — ورؤسا ذکی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

چوتھی صدی کی شاعر

اور بی ہودگی پائی جاتی ہی مگر چند شعروں میں خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی — وہ محتسب بغداد کا
تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جائی ابو سعید اصطخری فقیہ
شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے میں شعر جو اوسنے کہے ہیں مشہور ہیں اور انکے
لکہنے کی اسجائی کچہہ ضرورت نہیں کہتے ہیں کہ وہ شعر گوئی میں مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا
مثل اون دونوں کے درمیان زمانہ ان دونوں کے کوئی نہیں گذرا کیونکہ ہر ایک ان
دونوں میں سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعروں میں سے
یہہ شعر ہیں ؎

یا صاحبيّ استيقظا من رقدة — تزري على عقل اللبيب الأكيس
هذي المجرّة والنجوم كأنّها — نهر تدفق في حديقة نرجس
وأرى الصبا قد غسلت بنسيمها — فعلام شرب الراح غير مغلّس
قوما اسقياني قهوة رومية — من عهد قيصر دنّها لم يمسس
صرفاً تضيف إذا تسلط حكمها — موت العقول إلى حياة الأنفس

یہہ شاعر بروز سہ شنبہ ستائیسویں جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ میں شہر نیل میں فوت ہوا نیل
ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ میں سے بہت
علما اور فضلا نکلے ہیں اصل میں بات یہہ ہی کہ اس شہر میں ایک نہر حجاج بن یوسف نے
کہدوائی ہی اوسمیں پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر
رکہا اوسپر بہت گانو بستے ہیں ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ میں یہہ شاعر
فوت ہوا جنازہ اوسکا وہانسے لاکر بغداد میں نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض
کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤں کیطرف
دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعرا شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان لکہتا ہی کہ بعد اوسکی مرنیکے اوسکے یار دوستونے خواب مین دیکہا چنانچہ اوسیسے پوچہا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسنے یہہ شعر پڑہے ؎

افسد سوء مذهبي	في الشعر حسن مذهبي
لم يرض مولاي علي	سبي لاصحاب النبي

ابو سلمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی ادیب ہی وہ فقیہہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین ازانجملہ ایک کتاب غریب الحدیث ـــ ایک معالم السنن شرح سنن ابو داؤد کی ـــ اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی ـــ اور ایک کتاب الشجاج ـــ اور ایک کتاب شان الدعا ـــ اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار ـــ اور ابو جعفر رزاز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسسے روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال معہ ان اشعار کے لکہا ہی ؎

وما غمة الانسان في شقة النوى	ولكنها والله في عدم الشكل
واني غريب بين بست واهلها	وان كان فيها اسرتي وبها اهلي

ولہ ایضاً

شر السباع العوادي دونه وزر	والناس شرهم ما دونه وزر
كم معشر سلموا لم يوذهم سبع	وما ترى بشرا لم يوذه بشر

ولہ ایضاً

چوتھی صدی کی شاعر

نسامح ولا تستوف حقك كله وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل في شيء من الامر واقتصد كلا طرفي قصد الامور ذميم

سوا اسکے اور بھی شعر صاحب یتیمۃ الدہر نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام کے علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تھا اور تدریس اور تالیف میں بھی مثل اوسکے تھا۔ اوسنے درمیان ماہ ربیع الاول ۳۸۳ کی شہر بست میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو بکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکھا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسمیں پیدا ہوا اوسیمیں بلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب کا شیخ تھا ابو قاسم جنید کی صحبت میں بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت میں صلحا رہتے اونکے پاس رہتا تہا ابتدا حال میں دنیا وند کا حاکم تہا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے حکومت سے توبہ کرکے فقیر ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکھوں میں نمک کی سلائیاں ڈالیں تاکہ عادت بیداری کی پڑجاوے یہہ شخص شرع شریف کی بہت تعظیم کرتا تہا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے میں کرتا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بھی ضرور ہی کہ میں اسکی تعظیم کروں آخر عمر میں یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تہا

وكم من موضع لو مت فيه لكنت به نكالا في العشيرة

ایک روز اپنی پیر شیخ جنید کی خدمت میں جاکر یہہ شعر ہاتہہ کی تالیاں بجاکر سنائے سو

عودوني الوصل والوصل عذب ورموني بالصد والصد صعب
زعموا حين ازمعوا ان ذنبي فرط حبي لهم وما ذاك ذنب

چوتھی صدی کی شاعر

لا وحق الخضوع عند التلاقی ما جزا من یحب الا یحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ہے

وتمنیت ان اراک فلما غلبت دہشۃ السرور فلم املک البکا

خطیب اپنی تاریخ میں لکہتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجہے یہہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کی پاس اوسکی گہر میں گیا تہا وہ شوق میں آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تہا ہے

علی بعدک لا یصبر من عادتہ القرب

ولا یقوی علی ہجرک من تیمہ الحب

وان لم ترک العین فقد یبصرک القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسمٰعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اونہے کہا کہ مجہے ابو سعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجہسے طاہر خشعمی نے بیان کیا اونہنے کہا نہ کہ سامنے میری شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائیے ہے

مضت الشبیبۃ والحبیبۃ فانبری دمعان فی الاجفان یزد حمان

ما انصفتک الحادثات رمیننی بمودعین ولیس لی قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوا عمر اوسکی ستاشی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدایش اوسکی سرمن رائی میں ہوئی ہے شبلی بکسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ما ورا النہر اور دنیاوند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری کندی رفا موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن میں درمیان شہر موصل کے ایک دوکان میں رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتہی صدی کی شاعر

شایق تہا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسیلئی اوسکی شعر بہت اچہے ہونے لگے
اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین
آیا وہان آکر اوسکی مدح کی تا عین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی مقیم رہا بعد اوسکی وفات پانے
کے بغداد مین چلا گیا اس شہر مین جاکر وزیر مہلبی کی اور رؤسا اوس شہر کی مدح کی اس سبب سے
شعر اوسکا رایج اور مشہور ہو گیا درمیان اوسکی اور درمیان ابوبکر محمد اور ابو عثمان سعید کی بہت
جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دو شخص بہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونو پر سرقہ
ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور استادون کے اوسنے
لیکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسیلئی اون دونو نسے نہ بنتی تہی
— اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری
اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور
دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جائی پر جو کہ ثابت کی ہی اسلئی صفحات
اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور یعنی سری
شیرین گفتار نمکین گفتگو شاعر و پسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا
اسکی سوا اوسکو اور طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —
قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئے تہے بعد اوسکی مرنے کے
جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہ آئی اوسوقت کسی ادیب و لبیب نے جو متاخرین
مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وكانت الإبرة فيما مضى — صائنة وجهي وأشعاري
فأصبح الرزق بها ضيقا — كأنه من ثقبها جاري

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ؎

یلقی الندی برفیق وجہ مسفر | فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا
رحب المنازل ما اقام فان سری | فی جحفل ترک الفضاء مضیقا

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کئی ہین ؎

البستنی نعما رایت بہا الدجی | صبحا وکنت اری الصباح بہیما
فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا | قد کان یلقانی العدو رحیما

اس شاعر کا دیوان تمامہ بہت اچھا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی ـ اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچھہ اوپر تین سو سانہہ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی اوسی ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اور اوسی مین نے اسکو ترجمہ کیا ـ بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۶۱ ہجری کی مرا ـ اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۶۴ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۳۶۶ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہوگیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسپر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعرا اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیۃ انتظام وبندوبست رعایا مین اور ایک انشا جسمین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

کو نہیں سے لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعۃ والفصاحۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک
تقاصد تہا شعر بنانا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

واحربا من فراق قوم هم المصابیح والحصون
والأسد والمزن والرواسی والأمن والخفض والسکون
لم تتنکر لنا اللیالی حتی توفتهم المنون
فکل نار لنا قلوب وکل ماء لنا عیون

ولہ ایضاً

ان الامیر هو الذی یضحی امیرا یوم عزله
ان نال سلطان الولایۃ لم یزل سلطان فضله

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۲ سنہ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات ہونا
تاریخ ماہ شوال ۳۸۴ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا
— سبب جب چلنے تیسری صدی کی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا
کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزبیدی

وہ ابو بکر محمد بن حسن ابن عبد اللہ بن مدحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص
اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر
بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ
مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی
علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی
— اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب مین اون نحویون اور لغویون کا

حال ہی جو شرق کی جانب اور اندلس میں ابو اسود دولی کے زمانہ سے اوسکی اوستاذ ابو
عبد اللہ نحوی رباحی تک گذری ہیں سب لکھے ہیں — اور ایک کتاب اوسنے ابن
مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تھے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا
نام ہتک ستور الملحدین رکھا ہی ... اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ میں اوسکی تصنیف سے
ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو میں اوسنے تصنیف کی ہی
ایسی کتاب کسینے نہیں بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد
ہشام موید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تھی اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو
پڑھائی اوسی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے بہہ اوسکی تعلیم کی سبب
بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطی وہ واقعی ہوا زبیدی مذکور بڑا
شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق میں اوسنے یہہ شعر لکھے ہیں —

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ	ومقولہ لا بالمراکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامۃ	اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی	ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت
کہ جو اشبیلیہ میں تہی بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی
رخصت وہاں جانے کی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسینے یہہ شعر لکھے
اور اوس لونڈی کے پاس بھیجے —

ویحک یا سلم لا تراعی	لا بد للبین من زماع
لا تحسبینی صبوت الا	کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب	اشد من فرقۃ الوداع

ابہیا

ما بینہا والحمام فرق	لولا المناجات والنواع
ان یفترق شملنا وشیکا	من بعد ما کان واجتماع
فکل شمل الی افتراق	وکل شعب الی انصداع
وکل قرب الی بعاد	وکل وصل الی انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر ۳۷۹ھ تین سو اناسی میں وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی سنہ ... برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخزی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور ماں اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطی دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخزی رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب سکے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈہوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون وہ میری پاس آوے ورنہ کچھ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

اقا سے پوچھا کہ اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف سے یا دھوں یا مردوں کی تصنیف سے
دربان پھر گیا جواوسنے کہا تھا امیر کی خدمت میں عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص بیشک
ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابوبکر
مذکور کا ایک دیوان شعر کا بھی ہی اور چند رسالے بھی اوسکی تصنیف سے ہیں اوسکا ذکر
ثعالبی نے یتیمۃ الدہر میں کیا ہی اوسکے یہہ شعر ہیں ؎

یا من یحاول شرب الّتی یشربها ۔۔۔ ولا یفک لما یلقاہ قرطاسا
الکاس والکیس لم یقض امتلاءهما ۔۔۔ ففرّغ الکیس حتی تملاء الکاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہیں جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور میں اقامت
کی پھر کہیں نہیں گیا اوسیجا ئی جان بحق درمیان نصف ماہ رمضان شریف ۳۸۳ ہجری کی ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالفرح معالی بن ذکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داؤد مشہور
بنام ابن طرارى کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی
وہ ہر فن جانتا تھا — ابن جبیر کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سی روایت
کرتا ہی اور اوسی بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرح
مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس میں حاضر ہوا تھا اوسجا ئی علما اور ادبا کا اکھاڑہ
ہو رہا تھا سب نے اوسے پوچھا کہ کونسے علم میں ہم تجھسے بحث اور تذکرہ کریں ابوالفرح
مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے کتب خانہ میں سیکڑوں قسم
و نوع کی کتابیں ہیں ایک شخص کو اندر اوسکے بھیجئے وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر
اوسکا ہاتھہ جا پڑے اوٹھا لاوے اور ہمکو دیوے ہم دیکھیں کہ کس علم میں وہ کتاب
ہی اوسی علم میں ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے گی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتہی صدیکی شاعر

یون کہتاہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتاہی کہ ابوالفرج مذکور کو تمام علوم مین دست قدرت تہے لیکن اس بندہ کرم الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتاہی کہ شاید ابن روح نے تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تہے اور اوسنے یہہ دعوی کیاتہا دیکہا ہوگا مگر ابن خلکان نے نہین لکہا والا نہ ابن روح سے یہہ بعید تہا کہ فقط ابوالفرج کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

الا قل لمن كان لي حاسدا | اتدري على من اساءت الادب
اساءت على الله في حكمه | لانك لم ترض لي ما وهب
فجازاك عنه بان زادني | وسدت عليك وجوه الطلب

ابوالفرج مذکور کی چند تصانیف علم ادب مین ہین پیدایش اوسکی بصرہ مین سے روز ساتوین تاریخ ماہ رجب ۳۱۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹہارہوین تاریخ ذی الحجہ ۳۹۰ مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتاہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی یعنی نان بائی کے مشہور تہا یہہ شخص امی محض تہا اوسنے حروف ہجا بہی نہ پڑہی تہے درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تہا اور اپنی دل سے شعر بنا کر لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تہے اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہوکر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تہے اور سب تعجب کرتے ابوالحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین گذارا کرتا تہا

چوتہی صدی کی شاعر

اوسینے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی ۔ نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا ۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا ۔ اور مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا حزیری ۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری سینے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون سینے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی سینے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین ازانجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی هل ابصرتها او سمعتها ✻ باکرم من مولی تمشی الی العبد

اتی زائرا من غیر وعد وقال لي ✻ اعیدك عن تعلیق قلبك بالوعد

فما زال نجم الوصل بیني وبینه ✻ یدور بافلاك السعادة والسعد

فطورا علی تقبیل نرجس ناظر ✻ وطورا علی تعضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۳۵۰ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دی گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابوالفرج اور نام عبدالواحد بیٹا نصر ابن محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی سینے درمیان یتیمة الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندہ کان نصیبین سیے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجری جو اوسمیں اور اسحاق صابی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرسینے سیے خوف طوالت ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اكتست وجناته ✻ خلع الملاحة طرزت بعذاره

لما انتصرت علی الیم جفاءیه ✻ فالقلب كان القلب من انصاره

کملت محاسن وجهه فکانما | اقتبس الهلال النور من انواره
واذا الح القلب فی هجرانه | قال الهوی لا بد منه فداره

اکثر شعر ابو الفرج مذکور کیے جید ہین اوسکا قصدا وسکی اچھی ہین سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۱ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابو الحسن

علی ابن عبد العزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا - شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہار کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ دیوان شعر کا ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یکانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد تک علم شہسوار لشکر شعر کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم سنہ و فقہ اور ادب اتنا کچہہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بے بدل ہوگیا اوسکے قطعے بہت ہین سب تحفہ ہین یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

قد برح الحب بمشتاقك | فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه واربع له حقه | فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہو اسمین متنبی کے مخاصمون کا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب الوساطة بین المتنبی وخصومه ہی اس کتاب کے دیکہنے سے شخص کا فضل اور علم ادب معلوم ہوتا ہی اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی - حاکم ابن عبد اللہ نے درمیان تاریخ نیشاپوری کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶ ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا - اور بعضے سنہ ۳۹۲ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بیچ [illegible] تہا جب فوت ہوا اوسکا تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لاکر دفن کیا

چوتھی صدی کے شاعر

البسامی

ابو الحسن علی بن محمد بن منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و
معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی
یہہ شخص بہت شوخ طبع منہ پہٹ اور ہاجی تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چہوٹا بڑا مطلق
نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کیے بہی اوسنے ہجو کی ہی
اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر
ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہین ؎

هبك عمرت عمر عشرين نسرا	اتري انني امرت وتبقي
فلان عشت بعد موتك يوما	لاشقن جيب مالك شقا

وله

اقصرت عن طلب البطالة والصبا	لما علاني للمشيب قناع
لله ايام الشباب ولهوه	لوان ايام الشباب تباع
فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوى	ما فيك بعد مشيبك استمتاع
وانظر الى الدنيا بعين مودع	فلقد دنا سفر وحان وداع
والحادثات موكلات بالفتى	والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر ۳۰۲ یا ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچھ اوپر
ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلاّ شاعر مشہور وہ اچہی عروض و نحو جانتا
ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال مین بہت قصیدے
لکہے

چوتھی صدی کی شاعر

لکھے ہیں وہ علم کلام بہت جانتا تھا اوسنے علم کلام یعنے عقاید ابوسہل اسماعیل
ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑھا تھا سائت متکلم بڑی جلیل القدر جو گذری ہیں ایک
اونمین سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابیں بہی بہت ہیں وادا اوسکا ایک
غلام مملوک تھا حلاّ اوسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ وہ زیور بنایا کرتا تھا ہندی اسکی
سُنار ہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان مین درمیان حلب کے
وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکھہ کر دئیے اوسنے اوسکی ساتھہ
بہت کیا تھا ؎

اودع لا انی اودع طایعا — واعطیت الدہر ما کنت مانعا
وارجع لا الفی سواد الوجہ صاحبا — لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا — فنستودع اللہ العلا والصنایعا
رعاک الذی یرعی بسیفک دمہ — ولقاک روض العیش اخضر یانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہیں درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کے اوسنے وفات
پائی پیدایش اوسکی درمیان ۲۷۱ سنہ دوسو اکہتر کے ہوئی تھی

الراہی

ابوالقاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام زاہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر
مداح بہت خوب ہی اوسکے نادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے
یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا
اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعۃ الربیع کے تھے — اور عبید الدولہ ابو سعد
عبدالرحیم نے طبقات شعرا مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ
ماہ صفر ۳۱۸ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الآخر ۳۵۲ سنہ ہجری کو

پانچوین صدیکی شاعر

فوت ہوا درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا چار بیت اوسکی بہت مشہور ہین کثر اوسکی اشعار اہلبیت کے متعلق ہین ۔ اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ روساء کے بہی مدح مین ہین یہہ شعر اوسکی ہین ۔

وعاونہ البکاءُ علی اشتہاری ۔ صبا ورلک للهوی هتك استتاری
لما عاینت من حسن العذاری ۔ ولم اخلع عذاری فیك الا
علیك لشقونی وقع اختیاری ۔ وکم ابصرت من حسن ولکن

وله ایضا

نور علی فلك الاصابع بازغ ۔ ومدامة اصبابها فی کاسها
فکانما الابریق منها فارغ ۔ رقت وغاب عن الزجاجة لطفها

وله ایضا

هززن سیوفا واستللن خناجر ۔ وبیض الحاظ والجفون کانما
فغادرن قلبی بالتصبر غادرا ۔ تصدین لی یوما بمنعرج اللوی
ومسن غصونا والتفتن جاذرا ۔ سفرن بدورا وانتقبن اهلة
جعلن حبات القلوب ضرائرا ۔ واطلعن فی الاجیاد بالدر انجما

یہہ مضمون بہت عجیب ہے ہر چند سوا اوسکی اور شعرا نے بہی اوسکو باندہا ہی لیکن یہہ صورت اور آبتک کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی ۔ رآہ ایک گانو دیبات نیشاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے رازی کہتے ہین اور لوگ بہی اوسکی طرف بہت منسوب ہین تمام ہوا صدی چوتہی کے شعرا کا بیان تا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

اصحبین

پانچوین صدیکی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدی مین وفات پائی ہی یا اگر اس صدی مین
زندہ تھے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابوالوفاء الفرّوخی

باخرزی درمیان اپنے تذکرہ دمیۃ القصر کی کہتا ہی کہ وشتاسف اصفہانی نے میری
سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر مسمی بہرام
طبّاخ کے حقمین پڑہ کر سنائی تہے درمیان سنہ ۴۲۵ ہجری کے وہ یہہ ہین ع

اقلّ عن صلف لم توت عن سلف　　　والق الانام علی قدر ومعرفۃ
فان والدک الطبّاخ اعرفہ　　　فاذکر حدیثک عن قدر ومعرفۃ

واضح ہو کہ دمیۃ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی
جسکا ذکر اگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی
بہی دیکہا اور اوسسے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہے میری اوستاد خبا
مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گو
خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالمین یہہ لکہا ہی کہ باب
ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور حقائق
شعرکی اوسکی لئے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مینسے ہی
اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان سنہ ۴۶۳
ہجری کے یہہ مدح کی تہے ع

یمینک ابدی العارضین سحابا　　　وعزمک امضی الصارمین ذبابا

وانت اعم الناس طولاً وسوددا — واطیبهم جرثومة ونصابا
واسرعهم فی النائبات اغاثة — واسرعهم یوم العطاء جوابا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی اسنے بہی نظام الملک کی مدح اشنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ ۴۶۲ سنہ ہجری مین اسس قصیدہ سے کی تہے یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی - اوسکا قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین سہ

اِذَا عَامَ خَضْرَاءُ الوَغیٰ لِطَرِیدۃٍ — تقاطر منہا للنصل والحین والردی
وَاِنْ ظَمِئَتْ لِلّٰہِ خیلٌ اخاضہا — لیسقی ظماہا فی نجیع من العدی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ درمیان ملک شام کے تہا ماہ صفر ۴۶۲ سنہ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنے اوسنے پڑہا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی سہ

الشوق فوق بین الجفن والوسن — والسقم اثر فی روحی وبدنی

نظامی تبریزی

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ہی اسشخص کی حاکم رحبہ سینے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سبب نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا گیا پہر تنگ اور مفلس ہوگیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشاپور مین بنایا تہا درس وہی اطفال پر مامور کیا گیا اوس وہانی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صدیکی شاعر

باخرزي کہتاہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجکو یہہ اپنی شعر پڑہکر سنائی تہے وہ یہہ ہین ؎

ان من ایقن ان لم تجدہ ... زخرف الدنیا سوی الذکر الحسن
کان سبط الکف طلقاہ ... کالاجل الصاحب القرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہی تہے

احن الی ارضی وغیر عجیب ... فکم حن للاوطان قلب غریب
دحبت لي تباشیر الصباح کانہا ... لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفق

باخرزي کہتاہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسي کی مدح کرتا ہی یہہ شاعر باخرزي کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

دعتني وعلمي والتقی ومناسکی ... نما انا فی دھري انیس العوائك
وان تشتھي عن فاوقصفا ولذة ... فنبیبي الی غیري فلست ھنالك
ولست اروم الروم والریم والدمی ... واورامھا غیري فلست کذلك
الی اللہ لی الا التمسك بالتقی ... ومدح نظام الملك صدر الممالك

احمد بن محمد

باخرزي کہتاہی کہ احمد بن محمد موري ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیاہی اوسکا قصیدہ رائیہ دیکہنے مین آیا اچہاہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

اطلع الناس وجہہ قمرا ... بطرفہ قلب ذي التقی قمرا
لبستان حسن ارلست منبسمہ ... لبسر فی صحن حدہ الزھرا

ماخلق الله مثله لبشرا　　　یبشره ظل تعین البشرا

ناصر بن سلمه

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکہا تہا اوسمین کے یہہ تین شعر مینے لکہہ لیے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالمین نہ نسب اور نہ اونکا حال اور نہ پیدائش یا وفات کچہہ نہین باخرزی لکہتا ہے اسطور کا تذکرہ کبہی مفید نہین ہوتا ہے

فلاقطعن الیک کل تنوفة　　　زوراء ذات سهولة وحزون

تشکر النعام بها حفی اظلافها　　　والعین جدب مسارح وعیون

بوصف مامون الکلاله شملة　　　موسومة یلظی الهجیر امون

فناخسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فناخسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدوله — میرے سامنے ابوالفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہی سیف الدوله ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان ۴۴۲ سنہ ہجری کی ہے تہے اوسکی شعر یہہ ہین

ما علنی والشباب لیعد لی　　　ان لااکون المقنع البطلا

احی تقبل الاعراب سنتنا　　　وکن کشافور فی الذی فعلا

ولا تخف فالنساء لو علمت　　　اناعضاب لامطرت نصلا

فخلها والفجاج خابطة　　　براکبیها الوهاد والقللا

حتی تنال العلی فتغبطها　　　بوخدها او تصادف احلا

وکل من بات دون بغیته　　　مشمر انحوها فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجہی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہے وہ یہہ ہین ؎

یا علی بن عبد اللہ بالله العظیم ۔ وضعت فی الکون اخلافک من درّ النسام
تکونت ابا الطیب من ماء النعیم ۔ فلهذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی — باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکہا تہا سنہ ۴۵۰ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجہکو مستعار دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروادی اوسنے جو آپ اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین ؎

قالوا المشیب فقلت صبح ۔ قد تنفس فی غیاهب
اذ کان کافور الغیار ۔ ب دری مسك الذوائب
واللیل احسن ما یکون ۔ اذا ترصع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سوابی بغدادی وہ درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کے بیچ زورن کے تہا بیس ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نقطاء الملك بانسامد بر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسینے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی ؎

نعوی الا له ذ حبیبه للمؤمل	والسعد غیر مطیة المتعمل
ولقد خلعت خلاعتی وفتها	وعقال لهوي مطلق لم یعقل
وهجرت خلان الصبابة والصبي	وهوي مغازلة الغزال الاکحل

ابو طالب

حمزه بن عمارة الاسدی باخرزی یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سفر کرتا ہوا بوشنج پر پہونچا وہان جاکر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسہ موافق اوسکی خواہش کی طیار ہوا اطراف ونواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسہ مین اوسکی پاس اگر حاضر ہوئے جو آیا سو فاضل ہو گیا جسنے اوسسے پڑہا کمال کو پہونچا مقولہ باخرزی کا یہہ ہی کہ بوشنج پر درمیان سنہ ۴۳۳ ہجری کے میری سامنے یہہ شعر پڑہکر سنائی تہے سہ

اضعت الشباب وخنت المشیب	برفض الوقار وخلع الرسن
ولم ترع سمعا الی واعظ	نحتی متی ذا اما آن ان

ابو سعید

باخرزی نے دمیتة القصر مین لکہا ہی کہ نام اوس شاعر کا محمد بن حمزة الموصلی ہی مسافرت اختیار کر کے خراسان مین گیا اوسجائی رہنے لگا پیدایش اوسکی موصل کے ہی باخرزی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست اور یار اہی دو برس ہی مجلس اور اوسمین ربط پیدا تہا ہر طرح کے علوم اور فنون وہ جانتا تہا مثل اوسکے مینے کوئی ذوفنون نہین دیکہا اسپر تحفہ تر یہہ ہی کہ فلک ناہنجار نے اوس ناتجربہ کار پر ظلم کر کے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگایا یہہ قصیدہ نظامیہ جو نظام الملک کی مدح مین اوسنے تصنیف کیا تہا میری پاس اوسنے بہیجا مینے بعینہ مندرج کتاب دمیتة القصر کیا کیونکہ یہی

بمازیے اور اوسکے شعر یہہ تہے وہ یہہ ہیں

وهل ترکت فی الحوادث منّة　　بها استمیل الخل و استزیده

والبیر خطب عاق عزمی عن الصبی　　مشیب تداعت فی العذار وفوده

اذا لم یکن عقل الفتی داء اله　　فکل ید من کل جو تقوده

اذا عدم المرء الکمال فانه　　سواء علینا فقده و وجوده

اذا المرء لم تسنانف المجد نفسه　　فلا خیر فیما اورثته جدوده

اذا رنق العذب الفرات فانه　　عزیز علی نفس الکریم وروده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلاء کہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے تہا گذرا ہی باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تہا اور صحبت علماء اور فضلاء کی صحبت اوسکو بہاتی تہی اتفاق سے میں بہی درمیان ری کے اوسکے گہر میں جاکر اوسی ملا تہا اسمیں ان کی کہاٹی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو شعر ہیں ؎

یا هادی العیر رفقا بالقواریر　　وقف فلیس بها روقة العیر

واطلب ماء فی عین طالما قصرت　　حمر الدموع علی بیض المقاصیر

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر پیر سے گہٹنو نہیں سنتے ہوئی البتہ میں بسبب فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن پیری کہٹنی سکے بیمار بیکا طبیب نہیں ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب میں لکہا ہی اوسمیں حرارت کو برودت پر فضیلت دی ہی ــ باخرزی کہتا ہی کہ میں نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچوین صدیکی شاعر

وسیاین بہ و دت ابوفضیلت حرارت پروی کتب خانہ رتی ہین درمیان ۵۴۳ھ ہجری کے اوسنے میری سامنے یہہ شعر پڑہی ہتے

دخلت علی الشیخ فیمن دخل　　فمر بل عصعصة وانتحل
واظهر من نخوة الکبریاء　　مالمراقد ومالمراحل
فقلت له موثرا نصحه　　وقد یقبل النصح ممن نخل
اذا کنت سیدنا اسد تنا　　وان کنت للخال فاذهب فخل

ابن البدیع الاصفہانی

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابومحمد حمدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مینے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے

نسیم الصبا کیف السبیل الی نجد　　وکیف هم بعدی تری وسدوا رحله
تری حفظوا العهد الذی کان بیننا　　فانی الی یوم المعاد علی العهد
سلام علیکم سلام مودع　　ولکن سلام لا یبال علی البعد

ابونصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت مین درمیان نیشاپور کی آیا اور مجہپر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر ہے میرے سامنے اوسنے پڑہے

یا نظام الملک یا ذا طلعة　　من جبین الشمس ابهی مشرفه
الموالی کلهم فی نعمة　　ما اتی منك علیهم فعد له
لا تذر عبدك من جملتهم　　خارجا کالحمة المسرفه

اسماعیل

باخرزی کہتا ہی کہ وہ استاذ مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علی العبدلی سہروردی ہی میری اوسکی ملاقات ایام صاحب ابوعبداللہ حسین بن میکال غزنوی مین ہوئی اون ایام مین دربار کا مین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش من معز الدولہ کا وزیر کا تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور ثریا دونو ملجاوینگے اوسجائی میری اور اوسکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جائی نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مہیبا فی القراب کذا ... وفی الرقاب عذاری بجتلی القصر
لابد ان انتضی نالدہر ذو غیر ... یحتاج فیہ الی الصمصامۃ الذکر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان ۳۹۴ ہجری کے مسلمان ہوگیا اور شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ ای مہیار تو آگ سے بچ کر امن جبن مین ہوگیا گویا ایک کونہ سے دوسری کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح پہ اول مین تو مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور مورخین متاخرین نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گزرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جو ضمن مذمت خندکان عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم سکے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین ~

ھا بحث منظلمۃ دنیا کسر ... حتی اضاء کوکب فی ہاشم

پانچوین صدی کی شاعر

نسبلت به وکنتم من قبله — سریعوت فی ضلوع کاتم

ثم قضی مسلماً فی ربه — فلم یکن من عذر کم سالم

نقضتموا عهوده فی اهله — وجزتم عن سنن المراسم

وقد شهد ثم مقتل ابن عمه — خیر مصلٍ بعده وصائم

وما استحل باغیاً اما مکم — یزید بالطف من ابن فاطم

وما الی الیوم الظبا خاضبة — من دمهم مناسر القشاعم

اشعار اوسکی بہت مشہور ہین ابوالفدا کہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ھ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج النسیم مین لکہا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبدالمحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعرا جیدین اور محسنین مین سے ہی شعر اوسکی بہت اچھی الفاظ کا در معانی بہت خوب کلام عجیب و نمکین و شیرین گٹہاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی سو

رهینة احجار ببیداء دکدک — تولت تخلت عروة المتمسک

وقد کنت ابکی ان تسکت وانما — انا الیوم ابکی انها لیس تسکت

صوری مذکور سنہ درمیان ۴۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسی برس کی ہوے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اس غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اس غلام کے حقین بہت ہین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا ازانجملہ یہہ شعر ہین اسی غلام کی حقین

اوسنے کہے ہیں ع

اسلمنی فی هواه — اسلو هذی الرشاء
غزال له مقلة — يصيب بها من يشاء
وشاية حاسد — سيسأل عما وشاء
ولوشاء ان يرتشي — على الوصل روحي ارتشاء

اس غلام کی محبت میں رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان ۴۲۲ سنہ ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے ہیں مشہور ہیں جن ایام میں بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ع

سلام على بغداد في كل موطن — وحق له مني سلام مضاعف
فوالله ما فارقتها عن قلى لها — واني لشطي جانبيها لعارف
ولكنها ضاقت علي باسرها — ولم تكن الارزاق فيها تساعف
وكانت كخل كنت اهوى دنوه — واخلاقه تنأى به وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ میں یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہ گویا اصحاب ع اس کی زبان تہا اسکی شعر میں نہایت سی خوبیاں پائی ہیں کہ اوسکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہیں وہ درمیان ۳۶۲ سنہ ہجری کے پیدا ہوا اور ۴۲۲ سنہ ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی ع

قابوس

شمس المعالی ابو الحسن قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و نثر

گذرا ہی اوسکی رسائی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھے ہین ایک دفعہ جب اوسکے رعایا باہر کئے تہے اور وہ گہر مین اپنے محصور ہوا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنائے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا ... هل عاند الدهر الا من له خطر

اما ترى البحر يطفو فوقه جيف ... وتستقر باقصى قعره الدرر

فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا ... ونالنا من تمادي بؤسه ضرر

ففي السماء نجوم ما لها عدد ... وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ مائوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو تہی جو کوئی جرم خفیف بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ ایا اور سب نے خفا ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ خفا جو کو مار ڈالنا چاہیے جب بادشاہ نے دیکہا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہی بہاگ کر گہر مین جا چہپا اور گہر مین بیٹہا رہا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا سنوجہر تخت پر بیٹہا لیکن لشکریون نے سنوجہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا جب لشکریون سے نے دیکہا کہ سنوجہر نے کچہہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یلغار اوسکے گہر پہ جا چڑہی محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا چہین لیا یعنے کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لئے باین خیال کہ مارے جاڑے کے آپ ہی مر رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان سنہ چار سو تین ہجری کے فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعر اوسیکے ہین سے

كتبت لها اشكو عاشق على موقع اللثم بالناظر
فردت الى جواب الهوى باجود في ماية حاير
منعمة نطقت بالجفون فدلت على رقة الخاطر
كان فوادي اذا اعرضت تعلق في مخلبي طاير

یہہ شعر ماہ جمادی الاول ۴۶۲ھ چارسو باسٹھ میں فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین ہبۃ اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم وفاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہیں یہہ شعر اوسکے ہیں رات کے وصف کرتا ہی سو

يا ليلة سلك الزمان بطيبها في كل مسلك
اذ لم تتقي درف المسرة مدركا ما ليس يدرك
والليل قد فضح الظلام فستره عنه تهتك
وكانما زهر النجوم بلمعها شعل تحرك

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی ارج شمسیم میں لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان ۴۳۸ھ ہجری میں درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب ماہر یگانۂ آفاق تہا اس نے امام شافعی کی مدح میں بہت قصیدے لکھے ہیں اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہیں نثر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده ارغم حاسده ومن اطاع غضبه اضاع ادبه
عادات السادات سادات العادات

اور نظم اسکی نہین بہہ شعر بطور نمونہ لکھتا ہوں سے

وقد يلبس المرء خز الثياب ... ومن دونها حالة مضنية

كمن يكتسي خده حمرة ... وعلتها ورم في الرئة

وله

زيادة المرء في دنياه نقصان ... وربحه غير محض الخير خسران

یہہ سارا شعر کا قصیدہ بڑا ہی اور سین حکمتین اور نصایح بہری ہین ــ اسنوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکھا ہی که یہہ شاعر سنہ ... مین فوت ہوا ایسا ہی ذہبی نے درمیان کتاب عبر کے لکھا ہی اور کہا ہی که بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونو کی سے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی که سنہ ... مین فوت ہوا ــ اور مصنف تاریخ بغداد کا یہہ کہتا ہی که درمیان سنہ ... ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین سه

تحمل اخاك على ما به ... فما في استقامته مطمع

واني له خلق واحد ... وفيه طبائعه الاربع

رافع ابن الحسين

ابن معن ــ ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکھتا ہی که یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا شہر تکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی جعبس ابن تغلب اوسکی چچا کا بیٹا مالک ہوا اور اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے تہے ــ اور ملک اسمعیل ابو الفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین کہتا ہی که یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچھی ہین یہہ اوسکی شعر ہین سه

لها ريقة استغفر الله انها ... الذ واشهى في النفوس من الخمر

وصارم طرف لا يزايل جفنه ... ولو ارسيا قط في جفنه يفر

فقلت

فقلت لها والعیش تخدع بالمنی | اعدی لفقری ما استطعت من الصبر
سانفق ریعان الشبیبة انفا | علی طلب العلیا او طلب الاجر
الیس من الخسران ان لیالیا | تمر بلا وصل وتحسب من عمر

ان شعار کو ابن اثیر — اور ابو الفداء نے بھی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کئی ہیں — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہیں واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتھ کٹنے کے حال میں یہہ لکھا ہی کہ اوسکی چچا کی کسیی غلام نے دہنا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تھا اثنا شراب نوشی میں درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہو پڑا اوسنے تلوار کھینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کھڑا ہو گیا غلام نے اوسکے ہاتھ پر تلوار ماری مغالطہ میں اوسکا ہاتھ کٹ گیا — درمیان ۴۲۰ھ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تھا اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

قوض خیامک عن ارض تہان بہا | وجانب الذل ان الذل یجتنب
وارحل اذا کان فی الاوطان منقصة | فالمندل الرطب فی اوطانہ حطب

ماہ رمضان ۴۵۳ھ ہجری میں فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو طیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر ہوا ہی — اسنوی نے طبقات میں لکھا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تھا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑھا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور ... اوسپر غالب ہو گیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیة القصر تصنیف کیا ہی ...

پانچویں صدی کی شاعر

اپنی معاصرین کی شعر لکھی ہین مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن تعیش پر اکاہی نہین کی اور نہ حال
اچھا لکھا ہی اکثر شاعرونکا نام لکھکر اونکی شعر لکھہ دیتی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید
نہین اوسنے دیباچہ مین یہہ دعوی کیا ہی کہ یتیمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالمین لکھا ہی
مین زندونکا ایک تذکرہ بناتا ہون اسیواسطے اوسکو ذیل یتیمۃ الدہر کہتے ہین اس
کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہی
وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سی ایک دیوان شعر کا بہی بہت
ٹرا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہین ــ

یا فالق الصبح من لألاء غرته — وجاعل اللیل من اصداغه سکنا
بصورة الوثن استعبدتني وبها — فتنتني وقديما هجت لي شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوى كبدي — فالنار حق على من يعبد الوثنا

وله

واني لاشكو لسع اصداغك التي — عقاربها في وجنتيك تحوم
وابكي لدر الثغر منك ولي اب — يديم على الضحاك وهو يتيم

وله

عراني زكام وابتلاني مكرها — بهجر مليح في ملاحته فرد
ركمت لشمي ورد خديه لاثما — وقد يعتري داء الزكام من الورد

یہہ اوسکی شعر بیان شدت جاڑی مین ہین ــ

كم مؤمن لسبته اصفار الشتا — فغدا لسكان الجحيم حسودا
وترى طيور الماء في وكناتها — تختار حر النار والسفودا
واذا رميت بفضل كاسك في الهوا — عادت اليك من العقيق عقودا

یا صاحب العودین لا تهملهما حرّك لنا عوداً وحرّق عوداً

درمیان باخرز کے شہر قتیل میں بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۶۷ ہجری میں مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنے ایسی ہی خطا کی تہی یہہ امام السنوي نے اپنی کتاب طبقات میں لکہا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزي مظلوم ہوکر مقتول ہوا ــ باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابو الرضي

ابو الرضي فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمي تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار میں سے اوسکی یہہ ہیں ــ ۵

ومعطف الخصر مطبوع علی صلف	عشقته ودواعي العين تعشقه
وكيف اطمع منه في مواصلة	وكلّ يوم لنا شمل يفرقه
وقد تسامح قلبي في مواصلتي	علی التسلّو ولكن من يصدقه
اهابه وهو طلق الوجه مبتسم	وكيف يطمعني في السيف رونقه

درمیان سنہ ۴۳۰ چار سو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین میں سے اوسکی برابری کتابت میں نہیں کرسکتا ــ گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد میں وہ اوسسے بیشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہی ــ بروز جمعرات دوسري جمادی الثانی سنہ ۴۲۳ ہجری میں درمیان بغداد کے فوت ہوا ــ امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب نے ان دو شعرون سے مرثیہ کیسا کہا ہی وہ یہہ ہین ــــ

استشعر الكتاب ذكرك سابقا — وقضت بصحة ذلك الايام
فلذلك سودت الدواة كآبة — اسفا عليك وشقت الاقلام

ابن مہران

استاد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اوسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصول گذرا ہی ــــ حاکم ابو عبد اللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑھا ہی ــــ اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی مقر ہین اوسکے تصنیفات سے بہت ہی بڑی کتابین ہین از انجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدونمین مینے دیکھا ہی ــــ اسی شخص سے قاضی ابو الطیب طبری نے اصول فقہ سیکھے تھے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تھا ــــ اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مستجمع ہونے تمام شرایط امامۃ کی رکھتا تھا ــــ اور اوسکا یہہ مقولہ تھا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا ۴۱۸ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجاکر مشہد مین دفن کیا ــــ جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

پانچوین صدیکی شاعر

کہ آپ مدرسی اس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنی ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نہ مانا تو
نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شاملی کو تہوڑی دنون کے واسطے
مدرس مقرر کیا بہر اوسنی مان لیا او سوقت وہ مدرسی سے الگ ہوا اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا
کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اس سال مین شیخ ابو نصر کی حال مین ابن خلکان نی بہت کچھ لکہا ہی
جسکو منظور ہو اوسکے بیان مین دیکھ لے - اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین بابرکت
اور مفید مین از انجملہ - کتاب مہذب مذہب ہی - اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی - اور کتاب
اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی - اور کتاب النکت علم خلاف مین - اور کتاب
التبصرہ - اور معونہ - اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اسکی اور بہی تصنیف سی
ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نی وہ کتابین پڑہی ہین
شعر بہی اس شخص کے بہت اچہی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ؎

سالت الناس عن خل وفی — فقالوا ما الی ہذا سبیل
تمسک ان ظفرت بذیل حر — فان الحر فی الدنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی
اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی - یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراہ من الذکاء نحیف جسم — علیہ من توقدہ دلیل
اذا کان الفتی ضخم المعانی — فلیس یضرہ الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعداد سی خارج ہین پیدائش
اوسنے درمیان سنہ ۳۹۳ ہجری کے فیروزآباد مین پائی بروز یکشنبہ اکیسوین جمادی الآخر
کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نی کتاب الذیل مین کیا ہی - اور بعضی کہتے ہین درمیان

پانچوین صدیکی شاع

جمادالاول سنہ ۴۷۶ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا — اور محب الدین ابن نجار سنے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکہا ہی کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرون مین مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علماء اوس وقت کے اسکی شاگرد ہوئین — یہہ فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا ہوا اور پرورش پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابوعبد اللہ بیضاوی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑہا — بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال سنہ ۴۱۵ ہجری کے بغداد مین گیا وہان ابوطیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۹۳ ہجری کی ہوئی — اور ابو عبد اللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوس سے پوچہا تہا کہ اپکا سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کیے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ سنہ ۳۹۶ مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کرنی درمیان سنہ ۴۱۰ ہجری کی کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی سنہ ۳۹۵ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون سنے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا ماتم کیا جب ماتم ہوچکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوسوقت موید الملک بن نظام سنے ابوسعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹے کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تو سنے کچہہ ماتم داری نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس فاضل کی ماتم مین غمگین رہو — اور ابوسعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابو نصر عبد السید بن صباغ کو مدرس بنایا اور برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچوین صدیکی شاعر

الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان
شعر کا بہی ہی ــــ اور کتاب زہر الآداب ــــ اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین
اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسینی جمع کی ہی اور ایک
کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین
لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین ــــ
ابن رشیق نے اپنی کتاب الانموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان
کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی
لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور
ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگی اسطرح پر اسنی نام نہایت پیدا
کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انی احبک حبا لیس یبلغہ	فہم ولا ینتہی وصفی الی صفتہ
اقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی	بالعجز منی عن ادراک معرفتہ

ولہ

اورد قلبی الردی	لام عذار بہ بدا
اسود کالکفر فی	ابیض مثل الہدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی سنہ ۴۱۳ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جو کہ ابو الحسن
حصری کی خالہ کا بیٹا ہی وہ بیان زخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ سنہ ۴۵۳
ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی ــــ قاضی رشید بن زبیر نے درمیان
کتاب الجنان کے جزو اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الآداب در

پانچوین صدیکی شاعر

میان سنہ ۵۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن ہشام کی دلالت کرتی ہے

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی بن عطفان بن عمر بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرۃ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب سب سے اچھا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سے معرہ مین اوسنی تحصیل کیا پہر علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم ما لا یلزم تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچہی نافع ہی پانچ جزء اوسکی ہین — اور سقط الزند بہی اوسکی تصنیف سے ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والردف مشہور ہوگیا ہی اسکی سو جزء ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سے ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نے علم پڑہا ہی پیدائش اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہوگیا درمیان سنہ ۳۶۷ ہجری کی اوسکی دہنی آنکہ کی سفیدی بسبب پہلی کی ڈہنک گئی تہی اور بائین آنکہ بالکل جاتی رہی تہی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نے یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلّی پر بیٹہی ہوئی مینے پایا وہ بڈہا تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرایا اون دنون مین

بچہ تہا

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی آنکھون کی طرف دیکہا آنکہہ بعدوم تہے اور ایک اندر گہس گئی تہی بدن اوسکا دُبلا تہا — جب ابو العلاء مذکور نے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان متنبی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت ابو العلاء نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی آنکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذي نظر الاعمى الى ادبي — واسمعت كلماتي من به صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کرکی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی — اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کر کی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ کرکی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون سے کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کر دیا ہی بغداد مین درمیان ۳۹۸ہجری کے آیا اور دوسری دفعہ ۳۹۹سنہ مین آکر ایک برس سات مہینی قیام کر کے پہر معرہ کی طرف مراجعت کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون نے علم سیکہا اور دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء اور اہل اقتدار یعنے ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتیب کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت اسواسطے نہ کہاتے تہے تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے کی نہو جاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر بہی استعمال مین لاتے ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

دربابِ لزوم اوسکے ہین سے

لا تطلبن بآلة لك رتبة　　قلم البليغ بغير جد مغزل

سكن السماك كلاهما　　هذا له رمح وهذا اعزل

یہہ روز جمعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرہوین تاریخ کو درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری اوسنے وفات پائی مگر مرتی وقت اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا سے

هذا جناه ابي علي　　وما جنيت على احد

یہہ مضمون بہی حکما رمتقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے یعنے اوسے جارہ کرکے حمل رکہوانا اور پہر پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج والم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا اپنی رشتہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامہنے لیکر آؤ جو مین تبلاؤن وہ لکہو پہ اوس پر بڑبڑاٹ مین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا ابوالحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ یعنے جانوروں کے ایذا دینی بیان کے پہر اور اخلاق ذکر کیے — قبر اوسکے پیچہے اہل ولبنی کے لوگوں کے ہاتہ تیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد وضاح بن رزاح کی

کی سے ہی جو بروز سرج رابطہ ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن بسام نے اوسکا تذکرہ
میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور وقایع اور
رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور
علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو حزم ظاہری کے بہت ظرافت
اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین ازانجملہ کتاب
کشف الدک و ایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانوت عطار
وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب بین بہت
حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعر و نین سے یہہ شعر ہین ؎

اذا القیت صید الکماۃ سباع	وندی سباع الطیران کماتہ
ظباۃ الی الاوکار وھی شباع	تطیر جیاعا فوقہ وتردھا

کرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعراء جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ
چکی ہین اکثر شعر اوسکے بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۲ ہجری مین
ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ ہجری کی درمیان قرطبہ کے
فوت ہوا دوسری روز مقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر
اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعری پر
مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعراء جید بن سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو
منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حقمین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین
ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالی جودت سے

ہوتی تہے — ابوالحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان
رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن
ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس حکمی نے جو خصیب بن عبد
الحمید حاکم مصر کی مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی سہ

اجارة بيتينا ابوك غيور   وميسور ما يرجى لديك عسير

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی سہ

الم تعلمي ان الثواء هو التوي   وان بيوت العاجزين قبور
تخوفني طول السفار وانه   لتقبيل كف العامري سفير
دعيني ارد ماء المفاوز اجنا   الى حيث ماء المكرمات نمير
فان خطيرات المهالك ضمن   لراكبها ان الجزاء خطير

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنیکی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ
محرم سنہ ٣٤٧ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر سنہ ٤٢١ مین
فوت ہوا

ابوالولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی
— ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابوالولید پر نظم
اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر مین سبہی
سے سبقت لیگیا اوسکے دریاء علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت
تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کرسکا اور نہ اوسکی نجوم کو
اقتران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

پانچوین صدی کی شاعر

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا حاصل کیا ہی اوسکی مدح مورخون نے بہت
کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مداح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے
پاس درمیان سنه ۴۸۰ ہجری کی گیا اور اوسنے اپنے خواصون مین اوسکو بہرتی کیا اوسکی
پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تھا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور راز و نیز
ایسی ہی باتین ہوا کرتین بہت رسالے اوسکی واسطے اپنے تحریر کئے اور نظم بہت
اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین از انجملہ یہہ اشعار ہین —

بيني وبينك ما لو شئت لم يضع　　سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بايعاً حظّه منّي ولو بذلت　　لي الحيوة بحظّي منه لم ابع
يكفيك انّك ان حمّلت قلبي　　ما لا يستطيع قلوب الناس يستطع
ته احتمل واستطل اصبر وعزّ اهن　　وول اقبل وقل اسمع ومر اطع

شروع ماه رجب سنه ۴۶۳ ہجری مین درمیان شہر اشبیلہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین
مدفون ہوا — اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ
اوسکی کنیت ابو بکر تھی اور وہ بیرہ مین درمیان سنه ۴۰۵ ہجری چار سو پانچ ہجری کے فوت
ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹی ماہ ربیع الآخر سنه مذکور کو دفن کیا
پیدایش اوسکی درمیان سنه ۳۶۳ ہجری کی ہوئی تھی

ابو جعفر

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی معتضد
عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل
اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

لو لم تدر ما خلت عيناك في خلدي　　من الغرام ولا ما كابدت كبدي

افدیه من زائر رام الدنو فلم | یسطعه من غرق فی الدمع متقد
خاف العیون فوافانی علی عجل | معطلا جیده الا من الجید
عاطیته الکاس فاستحیت مدامتها | من ذلک الشنب المعسول والبرد
حتی اذا غازلت اجفانه سنة | وصیرته ید الصهباء طوع یدی
اردت توسیده خدی وقل له | فقال کفک عندی افضل الوسد
فبات فی حرم لا غدر یذعره | وبت ظمآن لم اصدر ولم ارد
بدر الم وبدر التم ممتحق | والافق محلولک الارجاء من حسد
تحیر اللیل منه این مطلعه | اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفه بہت ہین ایک دیوان بہی اسکی تصنیف سے ہی ابن بسام ذخیرہ مین کہتاہی کہ وہ درمیان ۴۳۰ ہجری کی فوت ہوا

ابو نصر

ابو نصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعراؤ مین سے ایک فاضل وشاعر گذرا ہی — ابو نصر احمد بن مروان کردی حاکم میافارقین ودیار بکر کے سرکار مین عہدہ وزارت پر ماسور تہا وہ فاضل جید اور شاعر کامل تہا ایک دفعہ قسطنطنیہ مین اوسنے جاکر بہت کتابین جمع کر کے خریدکین جب بہت بڑا کتب خانہ ہو گیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانہ بناکر وہ کتابین وہان رکہہ کر وقف کردین وہ کتابین آج کی دن تک موجود ہین دونو کتب خانونیز جنکو کتب منازی کہتے ہین — ابو العلا معری سے درمیان معرہ کی یہ فاضل ملاقی ہوا ابو العلا نے اپنا حال اوس سے بہت بیان کیا کہ لوگ مجکو بہت ستاتی ہین باوجودیکہ مینے اون سے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اوسنے جواب مین کہا کہ لوگون کو

خبط ہوگیا ہی جسنے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلا کو آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا دمبدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت ہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سر نیچی کر لیا اور اوسسے کلام نہ کئے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان مین جب یہہ شاعر گیا وہان سکے حسن اور رنگ وروپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اوسوقت یہہ شعر بنایے

وقانا لفحة الرمضاء واد	وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا	حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظماء زلالا	الذ من المدامة للنديم
يراعي الشمس انى قابلته	فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذاري	فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہین اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بعض دانا کو جو سیاح آدمی تہے یہہ وصیت کر دی تہے کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ اونہون نے بہت شہرون مین تلاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۳۳ ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب ونسب شاعر جید گذرا ہی کسی وقت مین ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جوب مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اورحال اوس بزرگوار کا میری ہاتہہ نہین آیا ارج نسیم مین یہہ شعر اوسکے پائے تہے وہ یہہ ہین —

وقرأت الذي كتبت فما زا	ل يجيي وموانسي وسميري

وعد اللیالی بامتزاج السطور شاهدًا بامتزاجنا فی الضمیر
واقتران الکلام لفظا وخطا حاکما باقتران ود الصدور
وتیقنت باجتماع الکلامین رجا اجتماعنا فی السرور
وتعانق بالظهور علی الواشیه نصارت اجابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۲۱۶ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو بیسوی میں

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن جرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسا بخس اوسکے خطوط ومکاتبات بہت اچھی ہیں اور شعر بھی اچھی ہیں ازانجملہ نمونہ یہہ ہیں ؎

اودعکم وانی ذو اکتئاب وارحل منکم والقلب ابی
وان فراقکم فی کل حال لاوجع من مفارقة الشبابی
اسرو ماد ممت لکم جوار ولاملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت دارا لیالینا القصار بلا اجتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب فیذکرنی عزارات التصابی
لکم منی المودة فی اغترابی وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑ کر قید کیا تہا جیسا کہ ابو الفدا میں اسکا حال لکہہ چکا ہوں ماہ رمضان میں وہ قتل کیا گیا — بعضے کہتے ہیں کہ قیدخانہ میں لوگوں کو بہیج کر قتل کروا دیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ ۴۴۱ہجری میں مقتول ہوا

ابو الخطاب الجبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل میں لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب جبلی شام میں جاکر معری سے

ملا کر جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی تہے اندہا ہو گیا تہا اوسکے شعر بہت اچہے ہین درمیان ۴۴۹ سنہ ہجری مین اوسینے وفات پائی تہے اوسکے یہہ دو شعر ارج الشمیم سے نقل کئے جاتے ہین سے

ما حکم الحب فہو ممتثل   وما جناح الحبیب محتمل
تہوی ولشکوی الطباء وکل ہوی   لا یحل الجسم فہو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچہے اور بری شعر کے سمجہنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالی بہت ہین اور نظم بہت اچہے ہے ابن البسام سے نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر ہو نچی کہ یہہ شخص درمیان سنہ کے پیدا ہوا اوسیجا ئی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہ انسی قیروان مین درمیان سنہ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اور لوگون سے نے یہہ بیان کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان ازد سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف سے نے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ مین سنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ نے اوسکو علم ادب اور پیشہ اہل علم کا سکہلا یا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین آیا وہان آکر اوسینے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسلیئے اوسکی خدمت مین مشرف ہوا اور وہین رہا گیا یہان تک کہ عربون سینے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان

آئی اور اونہونے وہان کے باشندون کو قتل کرکے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازر مین جا بسا وہین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

احب اخی وان اعرضت عنہ ۔ وقل علی مسامعہ کلامی
ولی فی وجہہ تقطیب راض ۔ کما قطبت فی وجہ المدام
ورب تقطب من غیر بغض ۔ وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن لسام نے ذخیرہ مین اوسکے لکہے ہین کیا اچہی شعر ہین سہ

اسلمنی حب سلیمانکم ۔ الی ہوی ایسرہ القتل
قالت لنا جند ملاحاتہ ۔ لما بدا ما قالت النمل
قوموا ادخلوا مسکنکم ۔ قبل ان یحطمکم اعینہ النجل

اوسکی تصنیفات سے قراضۃ الذہب ایک کتاب کہ جو چہوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ بہی اوسکی تصنیف سے علم لغت مین ہی اس کتاب مین ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شخباء عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اوسکی تصنیف سے رسالی بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین اوستاد کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر اوسکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے — عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنیکی طاقت تہی — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین مین ابن لسام نے بہی درمیان ذخیرہ کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے نقل کئے ہین سہ

ما زال یجتاب الزمان ملوکه ... حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساس الوری وتقدموا ... قدما هلموا شاهدوا المتاخرا
تجدوه او سع فی السیاسة منکر ... صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان باغی شلوہ دوه لحتفا ... ان کان باس نازلوه عنترا
فقد صام والحسنات مل کتابه ... وعلی مثال صیامه قد افطرا
ولقد تحوقك العدو بجهده ... لو کان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکھے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان غرانة النبود کے جو کہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنا یا ہوا معز کا سنہ ۴۸۳ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوایز

ابو الجوایز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جو کہ فاضلون مین سے گذرا مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور شعار اور خطوط اور مسودات ابن سکرة ہاشم کی پاس دیکہے تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہے کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم ... اذا کنت فی اخلاقهم لا تسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر نقله ... صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض ... درهم حلال وخل فی الحقیقة ناصح

ابو الجوایز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہي کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکہے ہین مگر دیوان اوسکا کوئي نہین دیکہا اور یہہ بہي معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہي تدوین ہوئي ہین یا نہین اوسینے درمیان سنہ ہجري کے وفات پائي

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہي یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف	اذا رایت اعتناق اللام للالف
وما اظنهما طال اعتناقهما	الا لما لقیا من شدة الشغف

وله

افدی الذی زرته بالسیف مشتملا	ولحظ عینیه امضی من مضاربه
فما خلعت نجادی فی العناق له	حتی لبست نجادا من ذوائبه
فکان اسعدنا فی نیل بغیته	من کان فی الحب اشقانا باصحابه

اوسکے شعر بہت اچھي ہین درمیان سنہ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدي حاکم تہا یہہ بہي اوسکی پاس گیا تہا اوسینے شہر سکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کردیا تہا یہہ شہر معہ مضافات ماہ رجب سنہ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبریکا قاضی اور فقیہہ شافعی ثقہ آدمي تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

پانچوین صدی کی شاعر

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر ابو العلا معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اوترا ہوا تہا لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وما ذات در لا یحل لحالب — تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا — ومن رام شرب الدر فهو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب — واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة — فما لحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز — علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السوال کلاهما — صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب — ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی — هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة — تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا — هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها — جدیرا ولکن من یودك مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دو برس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑتا اور خطائیں نکالتا بعد اوسکا قاضی تھا سب فقہا اوسکی زیر رہتے تھے
یہانتک کہ اوسنے وفات پائی پیدایش آمل میں درمیان سنہ ۳۴۸ ہجری کے ہوئی
ماہ ربیع الاول میں بروز ہفتہ دسویں تاریخ سنہ ۴۵۰ ہجری میں وفات پائی صبح کے
وقت مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوا — جامع منصور میں اوسکے جنازہ کی
نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابو زید عبد اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحاب اصحاب
ابو حنیفہ میں سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در
باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابو زید کہا کرتا ہی
— یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد و بنا میں ڈالکی پردہ
خفا سے ظاہر کیا — اوسکی تصنیف سے کتاب الاسرار و التقویم للادلہ
ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابیں اوسنے تصنیف کی ہیں — کہتے
ہیں کہ ایک دفعہ ابو زید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتھ مناظرہ ہوا جب ابو زید
اوس فقیہ کو الزام دیتا تھا وہ ہنس پڑتا تھا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی
ہوئی ابو زید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالی اذا الزمتہ حجة ۔۔۔ قابلنی بالضحک والقہقہہ
ان کان ضحک المرء من فقہہ ۔۔۔ فالدب فی الصحراء ما افقہہ

شہر بخارا میں درمیان سنہ ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم السہروردی مشہور بنام مرتضی

پانچوین صدیکی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہی تقریر اور خوبی کے ساتہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہے بعد ازان موصل کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از آنجملہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صوفیہ پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا پر ضروری لہذا بتمامہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی سے کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے

لمعت نارهم وقد عسعس الليل	ومل الحادي وحار الدليل
فتاملتها وفكري من البين	عليل ولحظ عيني كليل
وفوادي ذاك الفواد المعنّى	وغرامي ذاك الغرام الدخيل
ثم قابلتها وقلت لصحبي	هذه النار نار ليلى فميلوا
فرموا نحوها لحاظاً صحيحاً	فعادت خواسئاً وهي حول
ثم مالوا الى الملام وقالوا	خلب ما رايت ام تخييل
فتجنبتهم وملت اليها	والهوى مركبي وشوقي الزميل
ومعي صاحب اتى تقتفي الآثار	والحب شرطه التطفيل
وهي تعلو ونحن ندنو الى	ان حجزت دونها طلول محول
فدنونا من الطلول فحالت	زفرات من دونها وغليل
قلت من الديار قالوا جريح	واسير مكبّل وقتيل
ما الذي جئت تبتغي قلت ضيف	جاء يبغي القرى فاين النزول
فاشارت بالرحب دونك فاعقر	ها فما عندنا لضيف رحيل

پانچویں صدی کے شاعر

من اتانا الفتی عصی الستر عنه — قلت من لی بها و این السبیل
فخططنا الی منازل قوم — صرعتهم قبل المذاق الشمول
درس الوجد منهم کل رسم — فهو رسم والقوم فیه حلول
منهم من عفی و لم یبق للشکوی — و لا للدموع منه مقیل
لیس الا الانفاس تخبر عنه — وهو عنها مبرأ معزول
ومن القوم من یشیر الی وجد — تبقی علیه منه القلیل
ولکل منهم رایت مقاما — شرحه فی الکتاب مما یطول
قلت اهل الهوی سلام علیکم — لی فؤاد عنکم بکم مشغول
وجفون قد اقرحتها من الدمع — حثیثا الی لقاکم سیول
لم یزل حافزی من الشوق یحدو — الیکم والحادثات تحول
واعتذاری ذنب فهل عند من — یعلم عذری فی ترک عذری قبول
جئت کی اصطلی فهل لی الی — نارکم هذه الغداة سبیل
فاجابت شواهد الحال عنهم — کل حد من دونها مفلول
لا یروقنک الریاض الانیقات — فمن دونها ربا و حقول
کم اتاها قوم علی غرة منها — وراموا امرا فعز الوصول
وقفوا شاخصین حتی اذا — ما لاح للوصل غرة و حجول
وبدت رایة الوفا بید الوجد — ونادی اهل الحقایق جولوا
این من کان یدعینا فهذا الیوم — فیه صبغ الدعاوی یحول
حملوا حملة الفحول ولا یصرع — یوم اللقاء الا الفحول
بذلوا انفسا سخت حین شحت — بوصال واستصغر المبذول

توغا بوا من بعد ما اقتحموها — بين امواجها وجاءت سيول
فذفتهم الى الرسوم فكل — دمنة في طلولها مطلول
نارها هذه تضئ لمن يسري — بليل لكنها لا تنيل
منتهى الحظ ما تزود منه — اللحظ والمدركون ذالك قليل
جاءها من عرفت يبغي اقتباسا — وله البسط والمنى والسئول
فتعالت عن المنال وعزت — عن دنو اليه وهو رسول
فوقفنا كما عهدت حيارى — كل عزم من دونها مخذول
ندفع الوقت بالرجاء وناهيك — بقلب غذاؤه التعليل
كلما ذاق كاس ياس مرير — جاء كاس من الرجاء معسول
واذا سولت له النفس امرا — حيد عنه وقيل صبر جميل
هذه حالنا وما وصل العلم — اليه وكل حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین یہہ قول رست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو سیتیاب ہوسکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہرچند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اوسکے لکہنے کی نہین — اکثر شعر اوسکی اسی اسلوب پر ہین — پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان ۵۴۶ھ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول ۶۲۱ھ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہم آج کی دن تک اس شہر مین مشہور ہی

پانچوین صدیکی شاعر
ابو الولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تہے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا — اوسکی تصنیفات سے تاریخ علماء اندلس جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کر کے اوسکا نام صلہ رکہکر اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی — اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور مؤتلف حدیث کی بیانمین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ھ ہجری کے اندلس سے طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے او سنے علم تحصیل کیا اور اوسنے بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے یہہ اوسکے شعر مین سے

اسیر الخطایا عند بابک واقف	علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک عیبہا	ویرجوک فیہا وھو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو سواک ویتقی	ومالک فی فصل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی	اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسی فی ظلمۃ القبر عندما	یصدّ ذوو القربی ویجفو المؤالف
لئن ضاق عنی عفوک الواسع الذی	ارجی لاسرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون سے لکہے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کئی گئی پیدا ہو اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۵۱ھ ہجری مین ہوئی شہر بلنسیہ کا حاکم ہو گیا تہا جب بربریون نے قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چہٹی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳ھ ہجری کی تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد اللہ العبادو سے باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر بہت میری پاس آئی ہین اونمین سے مینے یہہ انتخاب کرلئی ہین وہ نظام الملک کی مادحین مین سے ہی ؎

قد مرّ نفسہ ایادیہ بکل ید ۔۔۔ وللّہ نشر معالیہ بکل فم

یمضی اوامرہ فی کل محتشم ۔۔۔ ویتبع الحق فیہم غیر محتشم

یذل کل عزیز عند سطوتہ ۔۔۔ ویکتفی منہ نیل الکلو بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیۃ القصر مین لکہے ہین اور حال کچھہ نہین لکہا مگر اتنا معلوم ہی کہ نظام الملک کی وقت مین وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

انا لنبنی علی ما شیّدتہ لنا ۔۔۔ ابا ؤنا العز من مجد ومن کرم

لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا ۔۔۔ الا الی ضاحک منا ومبتسم

انی وانکان قومی فی الوری علما ۔۔۔ فاننی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ قصیدہ جسکا اول لکہتا ہون دروازہ حلب پر درمیان ۴۶۳ ہجری کی لکہہ کرلایا تہا وہ یہہ ہین ؎

اتما علاک فدونہا الجوزاء ۔۔۔ قد رامنا زا بنظم الشعراء

یرتد عنہا الفکر وہو مہند ۔۔۔ ویضیق فیہا القول وہو قضاء

شرف اناف علی السماک وہمۃ ۔۔۔ ضاقت بیسرح عزمہا الدہناء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علی

یہہ شاعر بھی نظام الملک کی مداحوںمین سے ہی ـــ دروازہ شہر قلل الثور پر یہہ قصیدہ اوسنے پڑہا تہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ــ

الی القصر قلب بین جنبي قلب   وعزم من الشهب الثواقب اثقب

وکلفني خوض الدجي طلب العلي   ولولا المعالي ما اطباني مرکب

فما لي ولاجي يطيل ملا متي   کاني لغير الجد اسعی وادأب

ويوم کانفاس المشوق قطعته   وانفاسه من حسرة تتلهب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزي نے سب لکہا ہی مینے یہہ فوائد الدہر مین اوسکی نقل کی ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذي المناقب ابو محمد بن علي زين العابدين ابو الحسن ابن علي ابن ابیطالب رضی معروف موسوي ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعرگوئي کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذري ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوي پر اوسکی اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ــ

عطفا امیر المؤمنين فاننا   في دوحة العلياء لا نتفرق

ما بيننا يوم الفخار تفاوت   ابدا کلانا في المعالي معرق

الا المخلافة میّتك فانّني   اناعاطل منها وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکہا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلئے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہین بہت تیز ذہن اور دانا شخص تہا پیدائش اوسکے ۴۵۹ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار کی نیچی مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذو الوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونو اپنے اس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون شعر وسخن اور علم بیان کی یگانۂ آفاق تہے - بادشاہان اندلس - اس شخص ابن عمار سی بہت ڈرتی رہا کرتے تہے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصًا جبکہ معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت و قصہ خوان بنا کر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس سی کہلا ملا و مہر حکومت بہی بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بنا کر شہیر اوسکی وہ زمانہ بہی اوپر ایسا چین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین گہوڑی اور اونٹ لشکر و جین جہنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تہے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جا بیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بدانتظامی اور بی تدبیری کی نشان تہے - بعد ازان رقہ مین جا کر بنایا اور یہہ سبکو سزا دی بہت غدر مچائی جو نزدیک مین آیا اسکو کیا یہہ پیشہ دولت کا چہایا - سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ حال دیکہا کہ اسکو سمانی نہین [illegible] اوسکی فریب اور دغا سے بچ کر پکڑ لیا بہت ظلم و حیلہ اوسنے اپنی چہوڑ دانی سے [illegible] لیا کہ کوئی صورت [illegible] نہ نکلی اخر [illegible]

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی گاڑ داب کی برابر کردیا یہہ واقعہ ۔۔۔ ہجری مین درمیان سنہ ۔۔۔ شہر اشبیلیہ کے ہوا پیدایش اوسکی ۔۔۔ ہجری مین ہوئی تہے قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابوالفدا اپنے بہی اوسکا ذکر کیا ہی ۔ باوجود ان بد ذاتیون کے پہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا ۔ صاحب تذکرہ قلاید عقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاوٴ ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت اوستاد کامل تہا یہہ غزل اوسکی ایک رومی لڑکی کے عشق مین ہی جو زرہ پہن رہا تہا ۔

واعید من ظباء الروم عاط	لیا لفتیہ من دمعی فرید
قساقلبا وسن علیه درعا	فظاهره وباطنه حدید
بکیت وقد دنا ونای رضاه	وقد یبکی من الطرب الجلید
وان فتی تملکه بنقد	واحرز رقه لفتی سعید

ابن حیوس

ابوالفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہثیم ابن غدری غنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ نیام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو میر کہہ کر پکارتے تہے ملک شام کے شاعرون مین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جسی ملاقات کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنے حاکمون حلب کے خاندان کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطے اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ مسمی محمود جسنے کہ اس شاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

پانچویں صدی کی شاعر

دینار روئی تھے جب بجائی اپنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیّوس نے ایک قصیدہ
ابن نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم ہے
کرتا جاتا ہی

کفی الدّین عزّا ما قضاه لک الدّهر   فمن کان ذا نذر فقد وجب النّذر
ثمانیة لم تفترق مذ جمعتها   فلا افترقت ما ذبّ عن ناظر شفر
یقینک والتّقوی وجودک والغنی   ولفظک والمعنی وعزمک والنّصر

اور ان شعروں مین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ع

صبرنا علی حکم الزمان الذی سطا   علی انّه لولاک لم یکن الصّبر
عزانا ببوسی لا یماثلها الاسی   یقارب نعمی لا یقابلها الشکر

یہہ شعر بہی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنکم حرفة لا زهادة   وسرت الیکم حین مسّنی الضّرّ
فلاقیت ظلّ الامن ما عنه حاجز   یصدّ وباب العزّ ما دونه ستر
وطال مقامی فی اسیر جمیلکم   فلا مت معانیکم ودام لی الاسر
وانجزلی ربّ السّموات وعده   الکریم بانّ العسر یتبعه الیسر
فجاد ابن نصر لی بالف تصرّمت   وانّی علیم ان سیخلفها نصر

جب تمام قصیدہ پڑھ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچی لکھا ہوا
ہی سیضعفها کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین دو چند عطا کرنیکو
موجود ہون — ایک چاندی کے طبق مین رکھکر ہزار دینار دیئے اشعار اس
قصیدہ کے بہت ہین سب نادر ہین — پیدایش ابن حیّوس مذکور کے درمیان ۳۹۴ سنہ
ہجری کے دمشق مین ہوئی تھی اور ۴۷۳ سنہ مین فوت ہوا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسواسطی شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جماعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقمین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل و کمال اور خوش نویسی اور جودت شعر مین اوسکی شہرت تہے ابو المعالی خطیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور چند قطعی بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

کل رزق ترجوہ من مرزوق	یعتریہ ضرب من التعویق
وانا قائل واستغفر اللہ	مقالی العبار لا التحقیق
لست ارضی من فعل ابلیس شیئا	غیر ترک السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمۃ الود مالی عنکم عوض	لانی لیس لی فی غیرکم غرض
اشتاقکم ولودی ان یواصلنی	لکم خیال ولکن لیس اغتمض
وقد شرطت علی قوم صحبتہم	بان قلبی لکم من دونکم ورضوا
ومن حدیثی بکم قالوا بہ مرض	فقلت لا زال لا زال المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۹۸ ہجری مین درمیان واسط کی پیدا کیا پایا ابن خلکان نے تاریخ وفات اوسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطی ترک کی گئی

المغتمد علی اللہ

پانچوین صدی کی شاعر

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابوعمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلیہ کا
ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش - بن عباد - بن عمرو - بن اسلم - بن عمر - بن عطاف
- بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے ہے جو کہ پہلا بادشاہ سلاطین ملک حیرت
مین سے گذرا ہی - معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند
شہرون جزیرہ اندلس کا تہا - علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے
حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیواسطے
ہر چہار طرف کی آدمیونکا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تہا اور شعراء زمانہ کے اور چند
اوسکی پاس پڑی رہتے تہے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجالس مین ہوتے تہے
کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تہے - اور ابن بسام درمیان
ذخیرہ کی لکہتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ــــ

اکثرت ہجرک غیر انک ربما — عطفتک احیانا علی امور
فکانما زمن التہاجر بیننا — لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابونصر خاقان مصنف قلائد عقیان نے
بہت شعر لکہے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکہا ہی اسی سے ابن خلکان نے
اپنی تاریخ مین نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسجگہ
دیکھہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مین بہی کچہہ کچہہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک
بادشاہ جلیل الشان تہا - پیدائش اوسکی ماہ ربیع الاول ۴۳۱ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک
شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی - گیارہوین شوال ۴۸۸ ہجری کو قیدخانہ باغمات قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر مسعود البیاضی

پانچوین صدی کی شاعر

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی وہ شعرا و مجیدین مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ سکی یہہ شعر ہین سہ

ان غاض دمعك والركاب تساق	مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه	لك يا لديغ هواهم درياق
واحذر مصاحبة العذول فانه	مغر وظاهر عذله اشفاق
لا يبعدن زمن مضت ايامه	وعلى متون غصونها اوراق
ايام يحبسنا العيون وودنا	الغض للحدود وحزنا الارياق
ولنا بزوراء العراق مواسم	كانت لقام لطيبها الاشواق
فلئن بكت عيني دما شوقا الي	ذالك الزمان ومثله ليشتاق

بیاضی مذکور بروز سنگل سولوین ذیقعدہ ۴۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا اب ابرو زکی مقبرہ مین مدفون ہوا۔ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اوسی دن سے پڑ گیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہو گئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ محمد الحمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا۔ اوسنے شعر و سخن مین

پانچوین صدی کی شاعر

وہ راہ اختیار کی تہے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب گندہ مین شعر و سخن نے فروغ پایا — پہر حمید نے چند وتابع اور کئی قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین —

في اي جارحة يصون معذبي — سلمت من التعذيب والتنكيل
ان قلت في بصري فثم مدامعي — او قلت في كبدي فثم غليلي

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین —

لا الراء يطمع في الوصال اتنا — الهجر يجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت كتبتها في راحتي — وبكيت منتحبا انا والراء

ابن حیان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۴۰۳ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعر وبہی خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہر وبہی پہرا سلاطین اور وزرا امرا اور روسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی مین ایک دفعہ اوسنے ایک گہوڑا سبزہ چکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے

يا ايها الملك الذي اخلاقه — من خلقه وزواره من رائه
قد جاءنا الطرف الذي اهديته — هاديه يعقد ارضه بسمائه
اولاية وليتنا فبعثته — رمحا سبيب العرف عقد لوائه
نختال منه على اغر محجل — ماء الدياجي قطرة من مائه

فکانما لطم الصباح جبینه … فاقتص منه فخاض فی احشائه

متھلل والبرق من اسمائه … متبرقعا والحسن من اکفائه

ما کانت النیران یکمن حرها … لو کان للنیران بعض ذکائه

لا تعلق الالحاظ فی اعطافه … الا اذا کفکفت من غلوائه

لا یکمل الطرف المحاسن کلها … حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان ٣٢١ ہجری کے
ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال ٣٩١ ہجری میں درمیان بغداد کی
فوت ہوا مقبرہ خیزران میں جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابک شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعراء مجیدین بزرگوں میں سی تہا
ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدوں میں میں نے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے
کا خوب ہی بہت شہروں میں پہرا اسر داروں سی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام
بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن بابک ہی
اوسنے جواب میں کہا کہ نہیں میں ابن بابک ہوں پہر کہا کہ میں ابن بابک ہوں مکرر
اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہہ شعر ہیں سه

واغید معسول الشمائل زارنی … علی فرق والنجم حیران طالع

فلما جلی صبغ الدجا قلت حاجب … من الصبح او قرن من الشمس لامع

الی ان دنا والسحر رائد طرفه … کما ریع ظبی بالصریمة راتع

فنازعته الصهباء واللیل دامس … رقیق حواشی البرد والنسر واقع

عقارا علیها من دم الصب نقطة … ومن عبرات المستهام فواقع

ندیا ذا اسمعت غیرنا کانّھا   عیون العدا دی شف عنھا البراقع

وہ درمیان ۴۴۰ھ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحسن علے بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان کے اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعر او سکے بہت اچھی لطیف ہین سہ

قل لخلی وثغور الربی   مبتسمات وثغور الملاح

ایّھما احلی تری منظرا   فقال لا اعلم کلّ اقاحہ

اوسکا چہوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا او سکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی ازانجملہ یہہ دو شعر ہین

انی لارحم حاسدی لحرّ ما   ضمت صدورھم من الاوغار

نظروا صنیع اللہ فیّ فعیونھم   فی جنۃ وقلوبھم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین سہ

طبعت علی کدر وانت تریدھا   صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضدّ طباعھا   متطلب فی الماء جذوۃ نار

واذا رجوت المستحیل فانّما   تبنی الرجاء علی شفیر ھار

تلھب الاحشاء شیب مفرقی   ومنھا هذا الشعاع شواظ تلک النّار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتہی ربیع الآخر ۴۱۶ھ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب و شاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی پر سرکار ظاہر حاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعر ونکا بہت چہوٹا ہی

اوسکی اشعار مین کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہین ؎

سعی الیک بی الواشی فلو ترنی	اهلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکری	طیف الخیال لبعت النوم بالسهر

ماہ رمضان ۴۱۳ ہجری مین فوت ہوا

ابوالحسن علی

بن عبد الواحد فقیہہ بغدادی معروف بصریع الدلا — کتاب الجنان مین لکہا ہی کی یہہ شخص بہت اچہی اسلوب پر شعر کہتا تہا ابوالرقعمق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلین مشہور ہین — یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی ؎

من فاته الحظ واخطاه الغنی	فذاک والکلب فی حال سواء

درمیان ۴۱۲ ہجری کی مصر مین گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی مین فوت ہوا وفات اوسکے ساتوین رجب ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانی ہوئی

الصردر

رئیس ابومنصور علی ابن الحسن بن علی بن الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے تہے چہوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر مین ؎

لم ابک ان رحل الشباب وانما	ابکی لان یتقارب المیعاد
شعر الفتی اوراقه فاذا ذوی	جفت علی آثاره الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

علقتها سوداء مصقولة	سواد قلبی صفة فیها

ما انکسف البدر علی تمہ ونوده الا لیکسیها
لاجلها الازمان اوتما تہا مورخات بلیالیها

اسکو صردر اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر لسبب بخل اور خست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا بہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعرا کی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقمین یہہ کہا ہی سہ

لان لقب الناس قدما اباکا وسموه من شحه صربعرا
فانک تنثر ما صره عقوقا له وتسمیه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ یہی چاہیے — شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر سنہ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک کرہا شیر کی پکڑنے کے واسطی کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ بردہانے رکہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا اکر ستے ہی فوراً مرگیا پیدایش اوسکی قبل سنہ ہجری کی ہوئی تہے اسجاہی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالے

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذری ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی مشہور ہین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقیہ شافعی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی سنہ ہجری مین درمیان موصل کے

ہوئی اوسکی شعر بہت اچہی ہین اوسینے بروز جمعرات چہٹے محرم الحرام ۳۰۶ہجری مین دریان دمشق کی موافق بیان مصنف اریج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہین سے

ولقد اتیناك والنجوم رواکد | والفجر ولهم فی ضمیر المشرق
ورکبت ملاهواك کل عظیمة | شوقا الیك لعلنا ان نلتقی

ابن الدہان

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص بہی کہتے ہین وہ فقیہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہ اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈہالنا مضمون کا اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچہی طرح پر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان چہوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہوکر مفلس ہوگیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہہ لیجانی سے طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب حلو مین کے پاس موصل مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین سے

وذات شجو اسال البین عبرتها | کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما راتنی لا اصیخ لها | بکت فاقرح قلبی جفنها الباکی
قالت وقد راءت الاجمال محدجة | والبین قد جمع المشکوه والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا المحل قلت لها | الله وابن عبید الله مولاك
لا تجزعی بانحباس الغیث عنك فقد | سالت نوء الثریا جود مغناك

جبکہ یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جوروکی خرچ اور محتاج کی خبر لوجب تک کہ

خاتہ وہ یہی خبر کہیں یا میں کرونکا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی معذور ہوگیا وان صالح بن رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سے

اماکفالک تلافی فی تلافیکا ولست تنقم الا فرط حبیکا

اوسنی اچھا انعام دیا بعد ازان پہر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اوسکا بھی اقامت کی اسیواسطی اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نی شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری پاس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو بھی سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجاکر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن رزیک کی حق مین یہہ شعر کہتا ہی سے

امدح الترک ابغی الفضل عندهم والشعر ما زال عند الترک متروکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا — بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ میں مدح کی جسکی یہہ شعر ہیں سے

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استبحت دمی ولم تتورع

وعدت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص ہی میں درمیان ماہ شعبان ۵۹۲ ہجری کی فوت ہوا ساتھ برسکا ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصائل تھا اونسنا ذکر عماد الدین کاتب نے درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ مینی بغداد میں چند ابیات شعر کی سنی تہی وہ شعر اس شریف عبد اللہ کی طرف لوگ منسوب کرتے ہیں از انجملہ یہہ شعر ہی

یا بانة الوادی التی سفکت دمی بلحاظها بل یا فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاہ من | الوالھوی وعلیک ان لا تشتھی
کیف السبیل الی تناول حاجۃ | قصرت یدی عنہا ککف الاقطع

درمیان ستہ شوال کی ۵۹۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر مشہور ہی وہ اچھی جید شعرا مین سے ہی — ایک لڑکا تھوک انکھون کے لگاکر رو دینے شکل اپنی بناکر اوسکی سامنے تشورا کرتا تہا اور واقع مین روتا کبھی نہ تہا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے سہ

غدیری من خذلان یبکی کآبۃ | واضلعہ مما یجاولہ صفر
یبل ماقی زھرتیہ بریقہ | ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزھر
ویوھم ان الدمع بل جفونہ | وھل عصرت یوما من النرجس الخمر

یہہ شعر بہی اوسکی ہین سہ

ومھفھف کالغصن الا انہ | تحیر الباب عند لقائہ
اضحی ینام وقد تکلل خدہ | عرقا فقلت الورد رش بمائہ

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا — رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چہوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی معروف بکنیت ابن الخیاط شاعر دمشقی وہ منشی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچھی ہوتے تہے بہت شہرونمین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان اکثر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ مار تہا اسوقت تنگسی تہی کہ پاس اوسکی نہین لاہ ارسوکہ ابن حیوس مذکور کی پاس بہہ دو شعر لکہکر بہیجی

چہٹی صدیکی شاعر

لو بق عندي ما يباع بحبّة ... وكفاك عنّي منظري عن مخبري
الا بقية ما حبه صنتها ... عن ان تباع وابن اين المشتري

ابن دیوسس نی دیکہکر کہاکہ اگر کہتا وانت نعم المشتري تو اچہا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتري کی دیے اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدا ہوا اوسکی درمیان ۴۹۳ ہجری کی دمشق مین ہو ئی گیا رہوین تاریخ رمضان ۵۴۸ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ ستروین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملک

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا بغیہ ناجی تہا خلفا کی اسنے بہت مدح کی ہی بہت سے شہر و نمین پہرا ہی بڑے بڑے سردارونسی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعر نجابی ہجو مین ہین سے

استغفر الله من نظم القريض فقد ... اقلعت عنه فما لي فيه من ارب
اذ لست انفك من نظم اذا فرغ ... اما ينغض عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم ... وان مدحت خشيت الله من كذب

درمیان ۵۳۳ یا ۵۳۴ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصری

اسد الله بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصري اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعجات اسماعیلیہ کا تہا - ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب او متفنن او عالم علم فلسفہ کا

چہٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر اور شیطان انسانو مین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی ہین قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۴۶ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنے ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حق مین لکہے تہے یہہ ہین سہ

ما للرجال لامر هال مفضعه ... ما مر قط على قلبي توقعه
يا ذا الذي يفراع السيف هددنا ... لا قام مصرع جنبي حين تصرعه
قام الحمام الى البازي يهددة ... واستصرخت باسود البر اصبعه
ومن لبسد فم الافعا باصبعه ... فهو العليم بما يلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی بہی سماعت کی ہی بہت لطیف و ظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی وحیۃ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اوسنے ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخر کو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی سہ

لئن سميت ابراما وثقلا ... زيارته رفعت بهن قدري
فما ابرمت الا حبل ودي ... ولا ثقلت الا ظهر شكري

کسی مہینے ۵۶۰ ہجری مین فوت ہوا

الآبلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور مین دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاء کی باعتبار عکس مقولہ کی کہ عکس نہند نام زنگی کافور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف الحال فی وصف الحال مین

شیخ صلاح الدین صفدی نی کہا ہی کہ ابہ اوسکو بسبب ظرف و ذکا و عقلمندی کی کہا کرتے
تہے - ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ
پر یہہ شعر لکہہ آیا ؎

دارك يا بدر الدجى جنة — بغيرها نفسي ما تلهوا
وقد روي في خبر انه — اكثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جمادی الاخر سنہ ۶۷۹ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر و علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصبہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز
ذہبی کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۵۱۹ کی اصفہان مین پیدا ہوا بعد ادین علم فقہ ابن رزار سے
پڑہا علم فقہ اور علم خلاف - اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی ... اور علی بن الصباغ
سی حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کر کے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے
مین استعداد معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ
مین اوسسے لگا نہ کہاتا تہا بعد سنہ ۵۶۲ ہجری کی دمشق مین آیا بہ منشی مقرر ہوا اوسکی
نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کر کے
صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتب ادبیہ تصنیف کین
اول تاریخ ماہ رمضان سنہ ۵۹۷ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیوں مین مدفون ہوا اوسکی
تصنیف سی خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی - اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک
عادل ہمارے سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب سنہ ۵۷۰ ہجری مین قصیدہ لکہی ہین اوسمین
کی یہہ شعر ہین ؎

لو لم يجد بالروح قال حبيبه — ساءت المحب من السماح نصيبه

ماشح ذو کلف علی احبابه　　بالروح الا فانه مطلوبه
انتم عدد تم من ذنوبی هکذ　　ما کان اسعد من بعد ذنوبه

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العار شکبوری یی معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نے ضوء مین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

اقول لظبیة ملکت فوادی　　طوال الدهر وهی به مقیمه
قتلت الصب بالهجران قالت　　انقتل بالجفا وانا سلیمه

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان ۸۹۶ ہجری ہین ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجه اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے درمیان ذخیرہ کر کی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

وعشیّ أنس اضجعتنی نشوة　　فیه تمهّد مضجعی وتدمّث
خلعت علیّ به الاراکة ظلّها　　والغصن یصغی والحمام یحدّث
والشمس تجنح للغروب مریضة　　والرعد یرقی والغمامة ینفث

ولہ

افوی بحلّ من شبابک اهل　　فوقفت اندب منه رسمًا عافیا
مثل العذار هناک نؤیًا داثرًا　　واسودّت الخیلان فیه اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

چہٹی صدیکی شاعر

واقع ہی درمیان سنہ ۴۴۱ ہجری کی پیدایش اوسکی ہی اوسمین درمیان سنہ ۵۲۴ ہجری کے
چوتہی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی ہی ابن نجار فی تاریخ بغداد
مین لکہا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی — حافظ ابن عساکر نے بہی تاریخ دمشق
مین اوسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر
مقدسی سے سنہ ۴۸۱ مین سیکہا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس
اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی — پہر خراسان مین آیا
وہان کی سردارون کی مدح کی اس سبب سے بہت جاتی ہرا اوسکا شعر پہیل گیا جنید قطبی
اوسکی لکہکر اور تعریف کی کلام تمام کی — شاعر مذکور کا ایک دیوان شعر کا ہی آپ
اوسنے جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی — اور عماد
کاتب اوسکی حال مین یہہ لکہتا ہی کہ اوسنے بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے
پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان
کی مدح قصیدہ بائیہ سے کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایّام ما لا نطیقہ　　　کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چہوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدبّ عذاره　　　فما اختطّ حتی صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین از انجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کے
بہت خوب ہین ؎

اشارتہ منک تغنینی واحسن ما　　　ردّ السلام غداة البین بالعنم

حتی اذا طاح عنها المرط من دہش | والحلی بالنظم عقد السلک فی الظلم
تبسمت فاضاء اللیل فالتقطت | حبات منتثر فی ضوء منتظم

غزی جو مذکور ہوا میان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے واقع ہی اور جہین ہاشم جد نبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا سنہ ۴۴۱ھ مین اوسکی پیدائش ہوئی اور سنہ ۵۲۴ھ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خداسی امیدوار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین پیرانا اور بڈہا استاد ہون تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر بیفایدہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر خوب ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اوسے مقامات کی بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون سکے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کرکی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر ہین از انجملہ یہہ شعر ہین —

من لیستقم یحرم مناہ ومن یزغ | یختص بالاسعاف والتمکین
انظر الی الالف استقام ففاتہ | عجم وفاز بہ اعوجاج النون

ولہ ایضاً

من لی باسمر یجتبوہ بمثلہ | فی لونہ والقد والعسلان
من رامہ فلیدرع صبرا | علی طرف السنان وطرفۃ الوسنان

راح الصبی تثنیہ لا یجی الصبا — سکران بی من حبہ سکران
طرف کطرف جامح مرج منی — ارسلت فضل عنانہ عنانی

شعر اوسکی مضامین نیک سی پر ہین اوسنے ماہ صفر ۵۰۲ھ ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی سینتالیس برس کی تھی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۰۲ھ ہجری مین وہ فوت ہوا

ابو بکر احمد

ابو بکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تھا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تھے عماد کاتب اصبہانی نے اپنی کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے فقہا مین تھا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۵۰۴ھ یا تھا اور اوپر ہون آخر عہد نظام الملک تک یعنی ۵۴۰ھ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے مامور تھا وہ خود بھی نیک بخت اور بڑا شریف تھا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا دسواں حصہ بھی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی — پیدایش اوسکی ارجان مین ہوئی — مقام اوسکی بود و باش کا تستر ہی — یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہی جو لکھے جاتی ہین سہ

من النوائب انّنی — فی مثل ھذا الشغل نائب
ومن العجائب انّ لی — صبراً علی ھذی العجائب

چونکہ وہ فقیہہ تھا اور شعر بھی کہتا تھا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی سہ

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع — فی العصر او انا افقہ الشعراء

شعر اذا ما قلت دونه الوری | بالطبع لا بتکلف الالقاء
کالصوت فی ظلل الجبال اذا علا | للسمع هاج تجاوب الاصداء

وله ایضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبة | یوماً وان کنت من اهل المشورات
فالعین تنظر منها ما دنا ونأی | ولا تری نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان بھی ہی پیدایش اوسکی درمیان ۴۶۲ھ ہجری کی ہے اور وفات ماہ ربیع ۵۱۹ھ درمیان شہر تستر کی بالشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص اکثر زمانہ کے اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی اوسکا باپ غزلیں بازار مین طرابلس کے گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قرآن حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اوسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا تہا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندہ ہی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نی اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات جیسی کہ برابر کی یار ومین ہوا کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین ہے

واذا الکریم رأی الخمول نزیله | فی منزل فالحزم ان یترحلا
کالبدر لما ان تضاءل جد | فی طلب الکمال فحازه متنقلا

سهوا

سفہا لحلمك ان رضیت بشرب	رنق ورزق اللہ قد ملأ البلاد
ساہمت علیك مرعیشك قاعدًا	افلا فلیت بہن ناصیة الفلاد

ولہ ایضا

انکرت مقلتہ سفك دمی	وعلا وجنتہ فاعترفت
لا تخالوا خالہ فی خدہ	قطرة من دم جفنی نطفت
ذاك من نار فواد یحبذ وتہ	فیہ ساخت وانطفت ثم طفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سی بہتر ہین پیدایش اوسکی سنہ ٤٧٣ ہجری مین درمیان طرابلس کی ہوئی — وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر سنہ ٥٤٨ ہجری مین ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہی اوسکی مشہد مین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی قبر پہ یہ شعر لکہی ہوئی دیکہے ہین —

من زار قبری فلیکن موقنا	ان الذی القاہ یلقاہ
فیرحم اللہ من زارنی	وقال لی یرحمك اللہ

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل اور عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہی — ایک دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی سنہ ٥٦٢ ہجری ماہ رجب مین فوت ہوا اوسکی بدن کا چمڑہ سیاہ تہا اپنی زمانہ مین علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ مین اور ادب اور شعر گوئی مین اپنا نظیر نہ رکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین —

جلت لدی الرزایا بل جلت ہمتی	وہل یضر جلاء الصارم الذکر

غیری بغیرہ عن حسن شیمتہ | صرف الزمان وما یاتی من الغیر
لو کانت النار للیاقوت محرقہ | لکان یشتبہ الیاقوت بالحجر
لا تغررن باطاری وقیمتہا | فانما ہی اصداف علی درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر | فالذنب فی ذاک محمول علی البصر

ابو الصلت

امیہ بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیہ اور عربیہ کا گذرا ہی اوسینے ایک کتاب مسمی حدیقہ اسلوب یتیمہ الدہر پر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکہ بہت جانتا تہا اسلئی اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تہے علوم متقدمین جانتا تہا اندلس سی نقل کرکی ثغر الاسکندریہ مین جا بسا تہا اوسکی شعر مین سے

اذا کان اصلی من تراب فکلہا | بلادی وکل العالمین اقارلی
ولا بد لی ان اسال العیش حاجۃ | تشق علی شم الذری والغوارب

ولہ

ومہفہف ترکت محاسن وجہہ | ما مجہ فی الکاس من ابریقہ
ففعالہا من مقلتیہ ولونہا | من وجنتیہ وطعمہا من ریقہ

شعر اوسکی بہت اچہی ہین آخر وقت زندگی مین درمیان شہر مہدیہ کی جا کر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبہ شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماہ محرم کو فوت ہوا

تقیہ

یہہ عورت والدہ علی کی مسماۃ تقیہ بنتی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا واجداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہہ عورت بڑی فاضلہ تہے اسکی شعر او رقصاید او رقطعی بہت اچہی ہین — وہ حافظ ابو طاہر

چہٹی صدیکی شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت مین مدت تک ثغر اسکندریہ مین ہی اوسینے اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات مین لکہا ہی کہ ایک روز میری گہر مین وہ آئی میری اونگلی چاکو سی کٹ گئی تہی اوسمین سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے نے جلدیسی اپنی اوڑہنی مین سی ایک ٹکڑا کپڑا یکا جلدیسی پہاڑ کر مجکو دیا اوسپر وہ کپڑا مینے باندہا مسماۃ تقیہ بہی دیکہہ رہی تہے اوسینے یہہ شعر بناکر فی البدیہہ پڑہی ؎

لوجدت السّبیل جدت بخدّ ی | عوضا عن خمار تلک الولیدہ
کیف لی ان اقبل الیوم رجلا | سلکت دہرہا الطریق الحمیدہ

سوا اوسکی اوربہی اوسکی شعار بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ ہجری مین درمیان دمشق کی ہوئی — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور مین پیدا ہوئی آوایل ماہ شوال ۵۷۹ ہجری مین فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن متقلہ بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امرا مین سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعۂ شیزر مین درمیان ۵۲۶ ہجری کی پیدایش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہین ؎

ومعشر یستحل النّاس قتلہم | کما استحلوا دم الحجّاج فی الحرم
اذا سفکت دما منہم فما سفکت | بذای مذرمہ المسفوک غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکنیت ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن منظر کا غلام تہا اوسکا نام تشلکین تہا اوسکے باپ سینے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار مین شیرین الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوش الفاظی بہت ہی تمام جہان مین اوسکی نظم مشہور ہوئی

چھٹی صدی کی شاعر

اور سب عراق پر اوسنے نوقیت حاصل کی اوایل چھٹے قرن مین درمیان عراق کی پیدا ہوا سنہ ۴۹۶ ہجری مین
پینسٹھ ۶۵ کا ہو کر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین —

لم یبق فیك لمشتاق اذا وقفا	الا اذكار زمان یبعث الاسفا
ونظرة ربما ابسلیت راسدها	والطرف ینکر من معناك ما عرفا
یا منزلا باللوى انوت معالمه	لم یعف شوقی الی سكانه وعفا
لولاك ما هاجنی نوح الحمام ولا	هفا بی الشوق علویا اذا خطفا

نعاویذی اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ تعویذ بہت لکہا کرتا تہا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا
کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچہا کہ تو کب پیدا ہوا تہا اوسنے کہا کہ درمیان
سنہ ۴۷۶ ہجری کی کرج میں پیدا ہوا تہا

ابن المعلم

یکانہ روزگار ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا محمد بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب نجم
الدین وہ بہت نیک بخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعرا مین سے جنکا شعر مشہور ہو کر پہیل گیا ہی
تمام عمر اوسنے نظم شعر مین ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے
مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہین وہ گر ز لگایا کرتے ہین یاد تہین چنانچہ یہہ حالت تہی کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہی جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے — درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن نعاویذی کی ہنسی و چہل اور کبہی اور ہجو ہوا کرتی تہی سنہ ۵۹۲ ہجری مین شاعر مذکور فوت
ہوا نوے برس سے زیادہ عمر پائی پیدایش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر سنہ ۵۰۱ ہجری مین
ہوئی تہی — ہرات بضم ہا ایک گانو ہی اعمال نہر جعفر سے درمیان اوسکی اور درمیان
واسط کی دس فرسخ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسجای مذکور مین سنہ

چھٹی صدی کے شاعر

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہیں

مایرید العذال واللوام | اقلنا فی العوراد لامقام
مل الی رامۃ فلا الاجزع الاجرع | حسنا ولا البشام المشام
کیف یحی معالم الحب والآثار | فیہا کانہا اعلام
فلان کانت المعانی کما قیل | فاین الھوی واین الخیام
ولعمری ان الوقوف علی غیر | دیار بہا الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چہوڑکر موصل میں آرہا تہا بغداد میں بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا ۔ عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیا ہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہیں اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ سے کہ جسمیں کی یہہ شعر ہیں ؎

ادی النصر معقود ابرایتک الصفر | فسر وافتح الدنیا فانت بہا اجری

از آنجملہ

یمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری | فبشری لمن یرجو الندی منہما بشری

ہیں اسیطرح اوسکی درمیان سنہ ۵۷۰ ہجری کی ہوئی ۱ شعبان سنہ ۵۹۹ ہجری میں درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم

چہٹی صدیکی شاعر

بن عبید اللہ بن سلیمان بن وہب وزیر حارثی - اولاد حرث بن کعب بن عمر الدیاسے مدری مشہور بنام بارع شاعر مشہور اور ادیب بغدادی ہی وہ نحوی اور لغوی اور سفری ادیب بہت لوگون کو اوسکی ذات سی فایدہ ہوا خصوصًا قران شریف پڑہانی سی وہ خاندان وزارت سی تہا کیونکہ دادا اوسکا قاسم سے نے وزارت خلیفہ معتضد اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی یہہ وہی شخص ہے جسنے اپنا نام ابن رومی شاعر رکہا تہا اور عبید اللہ بہی معتضد کا وزیر تہا - اور سلیمان ابن وہب ہے وزیر تہا اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکہنے سے مخبر ہی اور بارع مذکور بہی فضلا مین سے گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچہی ہین اور تالیفات بہت نادر ہین ایک دیوان شعر کا بہی بہت تحفہ ہی - درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی بہاریکی نوک جوک رہا کرتی تہے کیونکہ وہ دونو رفیق اور ہمصحبت تہے ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ بارع مذکور کسی امیر کی سرکار مین ملازم ہوکر حج کرنے گیا جب حج کر کی مراجعت کی کئی دفع شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک بڑا قصیدہ خفگی امیز اوسکی پاس لکہہ کر بہیجا اوس قصیدہ مین اگر فحش نہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن صرف ایک شعر اوسکا لکہا جاتا ہی وہ یہہ ہی ع

یا ابن ودیع ابن منی وابن ودی   غیّرت طرفہ الرّیاسة بعدی

جب بارع نے وہ قصیدہ پڑہا اوسکا جواب لکہا اوس جواب مین بہی فحش ہی لیکن اول یہہ شعر ہیں ع

وصلت رقعة الشریف ابی یعلی   فحلّت محل لقیاہ عندی

فتلقّیتہا باھلًا وسھلًا   ثم الصقتہا بطرفی وخدّی

نفقضت الخیام عنہا فما   ظنک بالصّاب اذ یشاب بشہد

ہین

بين حلو من العتاب ومر | هو اولى به وهزل وجد
وتجنٍّ على من غير جرم | علام يكاد يخرق جد
يدعى انني حجبت وقد زار | مرارا احاشاه من قبيح رد
ثم دع ذا اما للرياسة والمجد | اين لي من حل انف وعقد
فماذا اعلمت بالله اني | قد تنكرت اوتغير عهدي
من ترالي ام عامل ام وزير | لامير ام عارض للجيش

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی دسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۴۱۳ ہجری مین ہوئی بغداد مین پیدا ہوا - بروز سہ شنبہ ستروین تاریخ جمادی الآخر یا پہلی کو سنہ ۴۹۵ ہجری مین فوت ہوا آخر عمر مین اندہا ہوگیا تہا

العمید طغرائی

عمید فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ملقب بہ مؤید الدین اصفہانی منشی معروف بنام طغرائی تہا یہہ شخص بہت فضل اور علم اور لطافت طبع رکہتا تہا اپنی ہم عصرون پر نظم نیانی مین فوقیت لیگیا تہا اور نثر بہی خوب لکہتا تہا - سمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب مین کیا ہی بہت تعریف اوسکی لکہی ہی اور ایک قطعہ بہی اوسکی شعرونکا لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر سنہ ۵۱۴ ہجری مین مقتول ہوا طغرائی مذکور کا دیوان بہت اچہا ہی اچہی اشعار ہین سبب اوسکی ایک قصیدہ اوسکا لامیۃ العجم مشہور ہی یہہ قصیدہ درمیان بغداد کی سنہ ۵۰۵ ہجری مین بنایا تہا اپنی حال کو اوسمین بیان کرتا ہی اور زمانہ کا شکوہ بہت کیا ہی اوسکا اول یہہ ہی

اصالة الرای صانتنی عن الخطل | وحلية الفضل زانتنی لدی العطل

یہہ بہت بڑا قصیدہ ہی سا٠ ٦ شعر اسمین ہین ہر ایک شعر مین بہت عجیب کیفیت ہی اگر بڑا نہوتا تو اوسکا ذکر کیا جاتا مگر لوگون کی پاس بہت موجود ہین بارکیب شعر اوسکی یہہ ہین —

یا قلب مالك والهوي من بعدما طاب السلوّ واقصر العشّاق
اوما بدا لك في الافاقة والالي نازعتهم كاس الغرام افاقوا
مرض النسيم وصحّ والداء الذي تشكوه لا يرجى له افراق
وهدا خفوق البرق والقلب الذي تطوي عليه اضالعي خفّاق

و له ايضًا

اجمّا البكا يا مقلتيّ فانني على موعد للبين لا شك واقع
اذا جمع العشّاق موعدهم غدًا فوا خجلتا ان لم تعني المدامع

عماد کاتب نے درمیان کتاب نصرة الفترة اور عصرة الفطرة کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی بیان میں ہے یہہ ذکر کیا ہے کہ طغرائی مذکور بنام استاذ مشہور ہوگیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل میں وزیر تہا — جبکہ درمیان مسعود اور اوسکے بہائی سلطان محمود کی قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نے فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاذ ابو اسماعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تہا اسمی شہاب اسعد نے جو کہ اوس وقت میں بطور نیابت منشی نصیر کی کار طغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد یعنی وزیر مذکور کافر ہے — محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو فوراً مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کے کچھ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ بہت ہی ظالم تہا یہہ واقعہ سنہ ۵۱۳ھ ہجری میں ہوا بعضے سنہ ۵۱۴ھ بیان کرتے ہیں بعضے سنہ ۵۱۵ھ ہجری کہتے ہیں بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹہہ برس کی تہی اور ایک شعر سے اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکے بچہ پیدا ہوا تہا جب اوسنے یہہ شعر کہا تہا

هذا الصغير الذي وافي على كبري اقرّ عيني ولكن زاد في فكري

ہیج

چہھی صدی ع

سبع وخمسون لو مرت علی حجر		لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز تک برس زندہ رہا — طغرائی اوسکو کہتے ہین جو طغرا لکہنے پر مامور ہو — کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر ۵۱۶ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروا یا تہا اوسکا بدلا لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف بین بہی اوسنے کلام کئی مین الاعلم ادب اور نظم بنانا اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمین بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب بنا تہا تہا اوکی رسایل بہت فصیح اور بلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسیے لوگون نے بہت روایتین سُنے ہین دیوان اوسکا پڑہا ہی اور رسایل بہی لکہے ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا ابنی تئین کہنچتا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ ۵۷۴ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی طرز وروش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کم تبادی وکم تطول طرطر		رک مافیک شعرۃ من تمیم
فکل الضب واقرط الحنظل الیابس		واشرب ماشئت بول الظلیم
لیس ذا وجہ من یضیف ولا		یقری ولا یدفع الاذی عن حریم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اونکی جواب مین یہہ شعر بنا ئے

لا تنصح من عظیم قدر وان | کنت مشارا الیہ بالتعظیم
فالشریف الکریم ینقص قدرا | بالتعدی علی الشریف الکریم
ولع الخمر بالعقول رمی الخمر | بتنجیسها وبالتحریم

شیخ نصر اللہ بن مجلی مشارف الصناعۃ جو کہ ایک ثقہ او معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت مین سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو مینی خواب مین دیکہا مینی کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابو سفیان کی گہر مین امن لیگا او جاگہی گا اوسکو امن ہوگی تمنے اونکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نی آپ کی بیٹی امام حسین کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی ارشاد کیا کہ کیا تو نی ابن صیفی کے شعر نہین سُنے جو اوسینے اسی معاملہ مین بنائی ہین مینی کہا کہ مین ضرور سنونگا اس حال مین میری آنکہ کہل گئی مین اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہان تک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور قسم کہا کر مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ مینی بنائی ہین کسیکو اطلاع ان پر نہین ہوئی وہ یہہ ہین ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیہ | فلما ملکتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساری وطالما | غدونا علی اسری نعف ونصفح
فحسبکم ہذا التفاوت بیننا | وکل اناء بالذی فیہ ینضح

حیص وبیص اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ ایک روز اوسینے لوگون کو اضطراب مین دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص بیص مین پہنس رہین تہی لقب اوسکا ہو گیا معنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط ہین عرب بولا کرتے ہین کہ آدمی حیص وبیص مین پڑی ہوتی ہین یہی محاورہ اردو مین مستعمل ہی بروز چہارشنبہ چہٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ مین درمیان بغداد کی صبح کی وقت

فوت ہوا قریش کی قبرستان میں جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق خطیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہیں ازانجملہ ایک کتاب زینة الدہر اور عصرة اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیتہ القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال معہ اشعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سی مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادب میں تہی یہہ اوسکی شعر ہیں سے

ومعذّد فی خدّہ	وردٌ وفی فمّہ مدام
مالان لی حتّی تغشّی	صبح سالفہ ظلام
کالمہر یجمح تحت راکبہ	ویعطفہ اللجام

وله ایضا

احدقت ظلمة العذار بخدیہ	فزادت فی حبّہ حسراتی
قلت ماء الحیوة فی فمہ العذب	دعونی اخوض فی الظلمات

وله

شکرت ھویٰ من شفّ قلبی بعدہ	توقد نار لیس یطفی سعیرہا
فقال تعادی عنک اکثر راحة	ولولا بعاد الشمس احرق نورہا

اوسکی سب شعر اچہی ہیں بروز دوشنبہ پچیسوین یا پندروین ماہ صفر ۵۰۰ ہجری کو درمیان بغداد کے فوت ہوا مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چہٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ منیہ بنی
خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تہا — جبکہ ظافر اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون
نے صالح سے مدد طلب کرنے کی یہہ کہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے
قتل پر تہے سزا دو اسلئی صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ
بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مع متعلقین کے
بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اس قتل مین شریک تہا
اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہوکر
تدبیر بند وبست دولت کا کرنے لگا وہ انیسوین ماہ ربیع الاول ۵۴۹ سنہ ہجری مین وزیر ہوا
تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا اسخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور نہتی بشاشی سی
ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی
دو حصو مین ہی اوسکی یہہ شعر مین ؎

کم ذا یرینا الدهر فی احداثه || عبرا وفینا الصد والاعراض
ننسی الممات ولیس یجری ذکره || فینا فتذکرنا به الامراض

وله

مشیبک قد نضا صبغ الشباب || وحل الباز فی وکر الغراب
تنام ومقلة الحدثان یقظی || وما ناب النوائب عنک ناب
وکیف بقاء عمرک وهو کنز || وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے
وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہاں تک

صالح کا

صالح کا اقتدار بڑہا کہ عاضد اوسکی قید اور قبضہ مین ہو گیا آخر عاضد نے تنگ آکر یہہ تجویز کی کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ اسلئے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آوے یا گہر سے باہر جاوے فورًا اوسکو قتل کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین گہات لگا کر بیٹھے تہے رات کو چاہتے تہے کہ اوسپر حملہ کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیے اوس حال سی اطلاع اوسکو نہ تہی اور نہ ان لوگونکو غرض صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون نے چاروطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی زخم شدید آئی ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہو کر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آئی دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون نے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو اوٹہا کر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ رمضان سنہ ۵۵۶ ہجری کی تہے پیدایش سنہ ۴۹۵ ہجری مین ہوئی بعد اوسکی مرنیکے اوسکا بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنی دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جانی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجاکر دفن کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور طاہر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین

لو کان بالصبر الجمیل ملاذہ ۔۔۔ ما سح وابل دمعہ ورذاذہ

ما زال جیش الحب یغزو قلبہ ۔۔۔ حتی وهی وتقطعت افلاذہ

لم یبق فیہ مع الغرام بقیة ... الا رسیس یحتویہ جذاذہ

من کان یرغب فی السلامة فلیکن ... ابدا من الحدق المراض عیاذہ

لا تخدعنک بالفتور فانہ ... نظر یضر بقلبک استلذاذہ

یا ایہا الرشا الذی من طرفہ ... سہم الی حب القلوب نفاذہ

در یلوح بفیک من نظامہ ... خمر یجول علیہ من نباذہ

وقناة ذاک القد کیف تقومت ... وسنان ذاک اللحظ ما فولاذہ

رفقا بجسمک لا یذوب فاننی ... اخشی بان یجفو علیہ لاذہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے درمیان مصر کی ماہ محرم ۲۹ سنہ ہجری مین وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن حارثہ کا بکر اندلسی ششتری شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ماہر ناظم و ناثر تہا مگر بدنصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلائد عقیان اور ابن بسام نی ذخیرہ مین کرکی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل چیزین بیچا کیا کرتا تہا بعد مشقت و محنت کی کسی عالم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اسی حال مین یہہ کہتا ہی سہ

اما الوراقة فہی انکد حرفة ... اوراقہا وثمارہا حرمان

شبہت صاحبہا بصاحب ابرة ... تکسو العراة وجسمہا عریان

وله

ومعذر رقت حواشی حسنہ ... وقلوبنا وجدا علیہ رقاق

لم یکس عارضہ السواد وانما ... نفضت علیہ سوادہا الاحداق

کسی نی انکہ والی اثر کی تضمین یہہ کہی ہی

ومہفہف ابصرت فی اطواقہ ... قمرا باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المھجات منہ صعدۃ متالق فیھا سناق اذ رق

ولہ

وصاحب لی کداء البطن صحبتہ یو دنی کوداد الذیب للراعی

یثنی علی جزاہ اللہ صالحۃ ثناء ھند علی روح بن زنباع

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری بصری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا — اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمین اچھی شعر ہین اوسنے درمیان [illegible] ہجری کی شہر مریہ مین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علمون مین بہت خوب تہا — شہر بلنسیہ مین رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تہے علم پڑہتے تہے وہ بہی اچھی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابین بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف کی ہین از انجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد وںمین یہہ کتاب بہت اچھی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتین اوسمین لکہی ہوئی ہین اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہی اسمین مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا صاحب دیوان سے جسکا نام ضوء السقط ہی کہا ہی بہت اچھی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان مین اوسنے تصنیف کی ہی — یعنی سین — اور صاد — اور ضاد اور ظا — اور دال اکی باتین لکہی ہی اس کتاب مین عجیب اور غریب باتین لکہی ہین اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی — اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبۃ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے سنا ہی کہ دیوان متنبی

چهٹی صدی کی شاعر

ہی اوسنے شرح کی ہی مگر دیکہنے مین نہین آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچہہ اوسنے تصنیف کیا ہی
بالکلام کوئی مین خالی جودت سے نہین اوسکی نظم بہت اچہی ہی از انجملہ یہہ قول ہی ــ

اخو العلم حیّ خالد بعد موته ... واوصاله تحت التراب رمیم
وذو الجهل میت وهو ماش علی الثری ... یظن من الاحیاء وهو عدیم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

تری لیلنا شابت نواصیه کبرة ... کما شبت ام فی الجو روض بهار
کان اللیالی السبع فی الجو جمعت ... ولا فصل فیما بینها لنهار

پیدایش اوسکی ۴۴۴ سنہ ہجری مین درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی مہینے ۵۲۱ سنہ ہجری مین
درمیان شہر بلنسیہ کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید الله بن مظفر بن عبد الله بن محمد باہلی حکیم واعظ معروف
مغربی اصل اوسکی شہر مریہ کی جو ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوپر بیان ہوا اور پیدایش اور نشو و نما اوسنے
بلاد یمن مین پائی ــ ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے
درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب
اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلۃ
عارف ادب وحکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش
طبعی بہری ہوئی ہی ــ اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو الحکم مذکور
طبیب دار الشفای لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دوائی بنانے اور
کچہہ سامان رکہنے کے واسطے چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیماروں کو
دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب نہج الوضاعہ

چھٹی صدی کی شاعر

لا اول الملاعتہ ہی یہہ ابو حکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور باجری
ظریفہ اوسمین ذکر کیگئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکھا ہی
کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امرا بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک
شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین بہت مودت و الفت
و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرون
اسلئی ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکہہ
دو ابو الحکم نے یہہ شعر لکہہ دیئے ؎

ابا الحسین استمع مقال فتی	عوجل فیما یقول فانجلا
هذا ابو الوحش جاء ممتدحا	القوم فنوه به اذا وصلا
واتل علیهم بحسن شرحك ما	اتلوه من شرح حاله جملا
وخبّر القوم انه رجل	ما ابصر الناس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله	لا یبتغی عاقل به بدلا
وهو على خفه به ابدا	معترف انه من الثقلا
یمت بالثلب والرقاعة والسخف	واما بسواه فلا
ان انت فاتحته لتخبر ما	یصدر عنه فتحت منه خلا
فسمه ان حل خطه الخسف	والهون ورحب به اذا رحلا
وسقه السم ان ظفرت به	وامزج له من لسانك العسلا

پیدایش اوسکی سنہ ۴۸۶ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن دحیہ نے اپنی ذیل مین
بیان کیا ہی اور بروز چہارشنبہ چوتہی ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چھٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبد اللہ بن قسم بن نضر بن
قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب
مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ
تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وپند خوب جانتا تہا
چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار جلد
یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کین ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف
سے بہت ہین — علم تاریخ مین کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصوں مین
ہی اس کتاب مین ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب
اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی
تصنیف سے بہت کتابین ہین اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابین لکہی ہین — کہتے ہین کہ
اوسنے اون قلمون کے بہونسڑ ہی جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے
اون بہونسڑ ونکا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس برادہ
قلم سے میری غسل کا پانی گرم کر کے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت
لطیف ہین اہل بغداد کو ان شعروں مین خطاب کرتا ہی ؎

عذیری من فتیۃ بالعراق — قلوبهم بالجفا قلّب
یرون العجیب کلام الغریب — وقول الغریب فلا یعجب
میازیبهم ان تندّت بخیر — الی غیر جیرانهم تقلب
وعذرهم عند توبیخهم — مغنّیۃ الحیّ لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز وبر گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ مین بہت نادر

ہوتی تھے کہتے ہین کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تھا بغداد مین درمیان شیعون اور سنیون کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل ہے حضرت علیؑ سی یا حضرت علیؑ شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علی افضل ہے اور سنی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر افضل ہے غرض کہ دونو فرقون کی آدمیون نے یہہ تجویز کی کہ جو ابوالفرج کہیگا وہ مانی گی دونو جانب نے تسلیم کرکے عین حالت وعظ مین کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا درس کہہ رہا تھا اور صدہا آدمی سن رہی تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتی ہین آیا حضرت ابوبکر افضل ہے یا حضرت علی ابوالفرج نی یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیی تاکہ دونو فرقی خوش رہین یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل اون دونو مین سے وہ جسکی بیٹی تھی اور یہہ کہتے ہی منبر سی اوتر کہڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نہ پاوین کہ اس سے مراد کون شخص ہی کیونکہ سنیون نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہ رض جو ابوبکر کی بیٹی تھی پیغمبر خدا کی تھی سو وہ افضل ہوی حضرت علی رض سے اور شیعون نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی یعنی حضرت فاطمہ تھی تھے حضرت علی رض کی اسواسطی وہ افضل ہوئی ابوبکر سے یہہ معنی اس کلام کی ہین غرضکہ دونون نے اپنی اپنی نزدیک سمجھہ لیا فیصلہ کچہہ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی مجمل دیا جسکی دونو معنی ہوسکتے ہین ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی مشہور ہین وہ بہت اچھا آدمی تھا اوسکی خوبیان بہت ہین جنکی شرح بہت بڑی ہی پیدائش اوسکی ۵۰۸ھ ہجری مین ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارھوین تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ مین درمیان بغداد کی وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابوالقاسم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالقاسم و ابوزید دو کنیت رکھتا تھا نام اوسکا عبدالرحمن بن خطیب ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابو عمر احمد بن ابوالحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

ونیل اندلس ہی اوسکی تصنیف سی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القران الاسماء الاعلام اور کتاب نتائج الفکر و مسئلہ رویتہ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال میرا جناب باری مین رد نہین کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعرون کو صحیح پڑہا کری وہ شخص بہی مستجاب الدعوات ہو جاوے وہ یہہ ہین ؎

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلها	یا من الیه المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقه فی قول کن	امنن فان الخیر عندك اجمع
مالی سوی فقری الیه وسیلة	فما الافتقار الیك فقری ادفع
مالی سوی قرعی لبابك حیلة	فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعو واهتف باسمه	ان کان فضلك عن فقیرك یمنع
حاشا لجودك ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواهب اوسع

اشعار اوسنے بہت کہی ہین اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہین وہ ایک شہر مین پرہیزگاری کیا کرتا تہا یہانتک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان اوسپر کیا تین برس تک وہان مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۰۸ ہجری مین درمیان شہر مالقہ کی ہوئی مراکش مین بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت ۲۶ شعبان ۵۸۱ ہجری مین

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد بن عصام بن فضل بن ظافر بن غلاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجاء بن ابی بن شبل بن ابی الیسر کعب انصاری رض معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کی اوسنے سماعت کی یہہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحو مین بہت مفید ہی ازانجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تینتالیس جلدین
اس کتاب کی ہین اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسنی کی ہی
اوسکی دو جلدین ہین اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکھا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ مینے باوجود بہت دیکھنے شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہین دیکھی — اور ایک
کتاب العروض ہی ایک جلد مین — اور ایک کتاب الدروس علم نحو مین ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیانمین اس کتاب مین متنبی کی چوریان
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدونمین ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظا مین اور ایک کتاب العقود مقصور اور
ممدود کی بیانمین ابو محمد مذکور کی وقت مین درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تھی
یعنی ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگر ان سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تھے باوجودیکہ نحویون مذکورہ مین سی ہر ایک شخص اپنی وقت کا
امام تہا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تھے — پہر ابو محمد مذکور
بغداد کو چہوڑ کر موصل مین پاس وزیر جمال الدین صفہانی کی آیا اوسنے بہی بہت خاطر
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابین موصل مین پڑہنی لگی تھے اور مینے دیکہا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تھے اوسینے اتوار کی دن ماہ شوال ۵۶۹ ہجری مین درمیان موصل کی وفات
پائی اور مقبرہ معافی مین مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چہبیسوین رجب ۴۹۴
مین درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق مین ہوئی تھے اوسکی نظم بہی اچھے ہی
وہ یہہ ہی

لا تجعل الهزل دابا وهو منقصة ‌‌ ‌‌ والجد يعلو به بين الوري القيم

ولا يغرنك من ملك تبسمه ‌‌ ‌‌ ما تصخب السحب الاحين تبتسم

وله ايضا

لا تحسبن ان بالشعر مثلنا ‌‌ ‌‌ ستصير

فللدجاجة ريش ‌‌ ‌‌ لاكنها لا تطير

وله ايضا

لا غرو ان اخشي فراقكم ‌‌ ‌‌ وتخشاني الليوث

اوما تري الثوب الجديد ‌‌ ‌‌ من التفرق يستغيث

عماد كاتب نی وسیان خریده کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی معہ اشعار کی لکہا ہی

الابوردي

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مروئه منصور بن سعویه الاصغر محمد بن عثمان ابن عنبسه اصغر بن عتبه بن اشرف بن عثمان بن عنبسه بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی معاد ابیوردی شاعر مشہور ہی یہہ شخص ادبا و مشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا ہی اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمیں کی ہیں — ایک قسم کا نام عراقیات — ایک نجدیات — ایک وجدیات متاخرین شاعروں میں سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم میں اپنی زمانہ میں یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب میں حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہکر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دے اور سکی

یہہ شعر ہیں سے

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت — لنا رغبة اورھبة عظمائھا
فلما انتھت امالنا علقت بنا — شدائدا یام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامھا — فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ — رقاق الحواشی کا یقطرماؤھا
اذا ماھممنا ان نبوح بماجنت — علینا اللیالی لم یدعنا حیاؤھا

ولہ ایضا

تنکرلی دھري ولم یدرانني — اعزواحداث الزمان تھون
فبات یریني الدھر کیف اعتداؤہ — وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہیں ازانجملہ تاریخ ابیورد — اور انساب — اور مختلف ومؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وائتلف فی انساب العرب لغت ہیں بہی اوسکی تصنیفات ایسی ہیں کہ اوس سے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہیں ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۰۷ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسینے زہر کہلاکر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباورد بہی کہتے ہیں وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان مین سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوتی ہین

ابن الہباریہ

شریف ابوعلی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار بر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہ بچا

سچا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہی خریدہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعراء نظام الملک مین سی تہا اوسکی شعر بہت عمدہ اور غزل غالب تہے اور واہیات بہت لکہتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر مین بلکہ اوس سے بہی دوچار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی ــ نظام الملک کی سرکار مین ملازم تہا ــ کہتے ہین کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنایم بن دارست کے درمیان بہت جہگڑا تہا اور لوگ جہوک رہا کرتے تہے ــ ایک روز ابو الغنایم نی ابن ہباریہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کری تو مین تجکو اتنا کچہہ انعام دونگا یہہ وعدہ اوس سے کیا ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح مین ایسی شخص کی ہجو کرون جسکی تمام اشیاء میری گہر مین موجود ہین اور کوئی چیز میرے گہر مین ایسی نہین ہی جو اوسکی دی ہوئی نہو پہر کسطرح ہجو کرون اوس نے کہا کہ ہم تم کو انعام بہی دیتی ہین اور آخر کو انعام بہی دیتی ہین آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوس نے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو مین کہے

وہ یہہ ہین ــ

لا تغررنّ ملاک ابن	اسحاق وساعده القدر
وصفت له الدنیا وخص	ابا الغنائم بالکدر
فالدهر کالدولاب	لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنے کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوس بقر ہین اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ برائی نہین ہی نظام الملک رضی والا طوس ہی کا تہا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکے اعزاز اور اکرام مین کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیون مین سے تہی ــ یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد مین ہین جو کہا کرتے ہین السفر وسیلة الظفر ــ

قالوا اقمت وما رزقت وانما | بالسیر یکتسب اللبیب ویرزق
فاجبتهم ما کل سیر نافعاً | الحظ ینفع لا الرحیل المقلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها | ضرت ویکتسب الحریص ویخفق

تو بیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب سایح القطنۃ درمیان نظم کلیلہ و دمنہ کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صادح و باغم ہی اوسکو بہی کلیلہ و دمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزہ مین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی سنہ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر ابن داغر ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المهاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدۃ الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر کیا مشہور تہے ان دونون مین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف و ظرائف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین سع

ابن منیر هجوت منی | حبرا افاد الوری صوابه
ولم یضیق بذاك صدری | فان لی اسوة الصحابه

ولہ ایضاً

کم لیلة بت من کاسی وریقته | نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لا تحتمی عنی مراشفه | کانما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسکی ہاتہہ کا سب لکہا ہوا تہا اون ایام مین

درمیان حلب کی تہا اوس دیوان سی مینے بہت کچھہ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی ۵۲۷ شنہ ہجری مین درمیان عکا کی ہوئی — اکیسوین شعبان ۶۰۸ شنہ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری ادیب شافعی مصری معروف با بن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان مصر کی تہا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکہتے تہے اوسکا دیوان شعر کا ہی ہی مینے نہین دیکہا ہی ایک بیت اوسکی مینے سنے ہی اوسی سبب مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی —

اذا لاق بالمحب غرام   فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچہی ہین بروز سہ شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہین کہ محرم مین ۵۶۲ شنہ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبہ کے نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکہاڑ کر قریب حوض کی جو کہ معروف بنام سودود کی ہی وہان لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ کرتے ہین — کیزان اوسکو اسوا سطی کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزی بنا کر بیچا کرتا تہا ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطور سی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کرکی کیزانی کہنے لگی

شہاب الدین سہروردی

ابو الفدا اسمعیل

ابن خلکان سیے نقل کرکے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۶ شنہ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک ظاہر غازی نی بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گہنٹوا کی مارڈالا تہا مسمّی

مذکور نے اصول و حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سی پڑہا تہا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تہا اسواسطے اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے گردانا تہا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہیے
کیونکہ اوسکی بددینی اور سوء مذہبی ظاہر ہو گئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بیٹے جہیل کے
تہے یہہ بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تہے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہی
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجہے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہو جاوے مینے کہا یہہ الہام ہی یا خبر آپ کو
کہانسی ہوئے اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکہا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ مین بادشاہ ہونگا
مینے کہا فرمائیے تو سہی مین بہی مستفید ہون اوسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ دریا
کا پانی مین ہاتہہ مین بہر کر پی رہا ہون مینے کہا اسکی اور بہی تعبیر ہو سکتی ہی کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دی چکا تہا وہی اوسکی دلمین راسخ ہوگئی اگر
ہرگز نہ نکلی جب سی مین نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہوئے
کے اوسکی عمر اڑتیس ۳۶ برس کی تہی چند کتابین اوسکی تصنیف سی حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور مشارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخص کو لوگ کہا کرتے تہے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہی نظم اوسکی بیشک کیمیا تہی وہ یہہ ہی

ابدا تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانہا والراح
وقلوب اہل ودادکم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمنا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبۃ والہوی فضاح
واذا ہم کتموا تحدث عنہم — عند الوشاۃ المدمع السحاح
لاذنب علی العشاق ان غلب الہوی — کتمانہم فنمی الغرام وباحوا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد اور شام کی شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سی زیادہ وہ علم عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک مین اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا ۔ اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سی شعر کہنا سیکہا ۔ شہر وزمین سفر کر کی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون ۔

رب دار بالغضا طال بلاها	عکف الرکب علیها فبکاها
درست الا بقایا اسطر	سمح الدهر بها ثم محاها
کان لي فیها زمان وانقضی	فسقی الله زماني وسقاها
وقفت فیها الغواني وقفة	الصقت حر ثراها لحشاها
وبکت اطلالها نائبة	عن جفوني احسن الله جزاها
قل لجیران مواثیقهم	کلما احکمتها رثت قواها
کنت مشغوفا بکم اذ کنتم	شجرا لا یبلغ الطیر ذراها
لاست اللیل الا حولها	حرس یرشح بالموت ظباها
واذا مدت الی اغصانها	کف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین جاکر

جاکر غوطہ لگواکر سوتی لایا تہا اتفاق سی یہہ لڑکا موفق ہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسی
اربل مین آیا اسیواسطی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
۵۸۶ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المؤید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتاہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سی
گذراہی غزل اور ہجو بہت کہتا تہا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنی مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تہا اوسکی
حق مین اوسنی اچہی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیاہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تہا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تہا اوسنی بدولت
شعر کی بہت کچہہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت پیدا لگ گئی
اوڑنی لگا زمانہ نی ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹہہ گیا کیونکہ دس
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنی
۵۵۵ہجری مین قید سی چہوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنی زمانہ کو نہ دیکہا تہا ایک
گڑہی تاریک مین قید تہا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگلیون اور شکریون
کا سا تہا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچہا ہوتا تہا یہہ شعر صفت قلم مین ہین

ومثقف یغنی ویفنی داعنا	فی طوری المیعاد والابعاد
قلم یفل الجیش وھو عرمرم	والبیض ما سلت من الاغماد
وھبت لہ الآجام حین نشا بہا	کرم السیول وھیبۃ الآساد

ابن خلکان کہتاہی کہ یہہ شعر میننی کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدایش اوسکی ۴۹۰ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جمعرات کی

چہتی شیخ ...کی شاعر

چوبیسوین ماہ رمضان ۵۵۵ سنہ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

رحلوا فافنیت الدموع تحرقا ... ومن بعدهم وعجبت اذ انا باقي

وعلمت ان العود یقطر ماؤه ... عند الوقود لفرقة الاوراق

لا تنکروا البلوی سواد مفارقي ... فالحرق یحکم صبغة الحراق

وہ بغداد سی ۵۵۶ سنہ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سی نحوی ضریر شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچپن ہی مین درمیان بغداد کی اکر رہا تا وقت وفات اوسہاہی اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سی علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزراء کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو رہا کرتے تہے اوسکی انکہین بسبب چیچک کی جاتے رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برس کی تہے

یہہ قطعہ اوسکا ہی

تری یتالف الشمل الصدیع ... وامن من زمان ما یروع

وتانس بعد وحشتنا بنجد ... منازلنا القدیمة والربوع

ذکرت بامین العالمین عصرا ... مضی والشمل ملتئم جمیع

فلم املك لدمعی رد غرب ... وعند الشوق تعصیك الدموع

یناز عنی الی خنساء قلبی ... ودون لقاءها بلد شسوع

واہ..

واخوف ما اخاف علی فؤادي اذا ألخد البرق اللموع
لقد حملت من طول التنائي عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہین وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ بعد عصر تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۵۱۰ ہجری کی ولادت پائی بروز شنبہ اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۵۸۰ ہجری کہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر اللہ بن مخلوق بن علی بن عبد القوی بن قلاقسی لخمی ازہری اسکندری لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت خوب آدمی تہا — آخیر اپنی وقت مین بلا دیمن مین آیا وہان آکر بہت سرداروں اور رئیسون کی مدح کی سیا ابن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلا دیمن کی تعریف کی اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دیار کی راہ سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہو گئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک تختی پر جان بچا کر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد سنہ ۵۶۳ کو مراجعت کر آیا مگر ننگا بحالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہتا —

صدرنا وقد نادی نرمان بنا ردوا فعدنا الی مغناك والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر بدون اس بیت کی اوسمین نہ ہوتا تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانیکی واردات مین ہی اوسکا

چھٹی صدی کی شاعر

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری　　طیبا و تخبث ما استقر

یہہ بھی اوسیکے ہین

للبلدة او الدار النفیسه　　بدلت بالبحر فخرا

باداو کا عن باسر　　خبر ولو یعرفه خبرا

اقراء بعزة وجهه　　صحف المنی ان کنت تقرا

والثم سنان بینه　　وقل السلام علیک بحرا

وغلطت فی تشبیهه　　بالبحر فاللهم غفرا

اولیس نلت بذا غنی　　جاوزت بذالک نقرا

وعهدت هذا لو یزل　　مدا وذالک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی جسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسینے بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی شغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ سنہ ہجری کو ہوئی ماہ شوال سنہ ۵۶۷ ہجری مین عیداب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم بن ہبة الله ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب اور کامل اور فاضل فضلاء ماہر سے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد بالله کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسکے شعر دیمین سے یہہ قول اوسکا ہی

اهدی لمجلسه الکریم وانما | اهدی له ما حزت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وما له | فضل علیه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتی حمرة المنایا | لما اکتسی حضرة العذار
وقد تبدّی السوارضیه | وکارفی نعبد فی العبار

وله ایضاً

قال قوم عشقته امرد الخدّ | وقد قیل انه نکرلیش
قلت فرخ الطاؤس احسن ما | کان اذا ما علا علیه الریش

نکرلیش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑہی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت آمیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جا بہی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۵۳۴ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبتہ اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف با بن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی استادون سے کی تہی اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہنسی ٹہٹے کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت سی ہنر پہار اوسکی رہتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹہا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ دو شعر مینے ایسے بنائی ہین کوئی آگی اُنکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین نے سب مضمون
انہین بہر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ۔

زار الخیال لخیال مثل مہلہ فما شغانی منہ الضم والقبل
ما زارنی قط الا کی یوافقنی علی الرقاد فینفیہ ویرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی ہی تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے
جلد یہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہین پیدایش اوسکی ۴۹۲
ہجری مین ہوئی ۔ بروز ہفتہ اٹھائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۵۵۹ مین
درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

ابو ذکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف بابن خطیب ایک امام
ائمہ لغت سی گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا ۔ شہر صور مین اوسنے
علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی ۔ اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ
بن یوسف دلال ساوی بغدادی وغیرہ سی پڑہا اور بہت لوگون نے اوسکی پاس جاکر
علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین
مفید تصنیف کی ہین ازانجملہ کتاب شرح حماسہ اول ہین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک کی
تہے ۔ پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط تہے وہ کی ۔
بعد ازان پہر تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل مع تطویل ہی مینے یہہ شرح
چہاپی ہوئی تمام من اولہ الی آخرہ دیکہی ہی وہ شہر برلین درمیان ۱۲۴۶ ہجری کی چہپی
ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل درس ہوگئی ہی ۔ اور ایک کتاب شرح دیوان
متنبی کی ہی اوسکی تصنیف سی ۔ اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلا

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح معلقات — اور شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی ہیا نہیں ہی اور ایک تہذیب اصلاح المنطق اور نحو مین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہی وہ عزیزۃ الوجود ہی کم پایا جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعراب قران کے بیانمین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین مینے اوسکو چار جلدونمین دیکھی ہی اور سوا اسکی اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

خلیلیّ ما احلی صبوحی بدجلة	واطیب منہ فی الصباح غبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمة	فکانا کذوب ذائب وعقیق
علی قمری افق وارض تقابلا	فمن شائق حلو الهوی ومشوق
فما زلت اسقیہ واشرب ریقه	وما زال یسقینی ویشرب ریقی
وقلت لبدر التم تعرف ذالفتی	فقال نعم هذا اخی وشقیقی

یہہ اشعار بہت نمکین اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے ۴۲۱ہجری مین ولادت پائی — مرگ ناگہانی مین گرفتار ہوکر دوسری تاریخ جادی الاخر ۵۰۲ہین درمیان بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب ابرز مین مدفون ہوا

ابو بکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات بدیعیہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الارتباط نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسسے بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کردی اوسنے شعر گوئی کی طریق اور عروض و قافیہ کی نئی بہت ڈہنگ مقرر کئے تہے

چھٹی صدی کی شاعر

جب نظم لکھتا تھا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تھا مگر افسوس کہ کبھی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

بابی غزال عازلته مقلتی — بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منه زیارة تشفی الجوی — فاجابنی منها بوعد صادق
بتنا ونحن من الدجی فی لجة — ومن النجوم الزهر تحت سرادق
عاطیته واللیل یسحب ذیله — صهباء کالمسك الفتیق لناشق
وضممته ضم الکمی بسیفه — وذوابتاه حمایل فی عاتقی
حتی اذا مالت به سنة الکری — وزحزحته عنی وکان معانقی
ابعدته عن اضلع تشتاقه — کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللیل آخر عمره — قد شاب فی لمم له ومفارق
ودعت من اهوی وقلت تاسفا — اعزز علی بان اراك مفارق

درمیان سنہ [illegible] ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابوالفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طنزیہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین اکر علم ادب پڑہا خطیب ابو زکریا تبریزی اوسکا اوستاد ہی علم فقہ شافعی کی خوب پڑہی پہر بعد اوسی فضایل پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر ڈیرا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسیے پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسیے پایا عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامہ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ مین نہین لکہتا تہا کوئی نظیر اور ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو بہت اشتیاق ملاقات اوسکی تہا

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ؎

وخلیع بت اعذله | ویری عذلی من العبث
قلت ان الخمر مخبثة | قال حاشا من الخبث
قلت منها القیٔ قال اجل | عشرفت من مخرج الحدث
وسابعوها فقلت متی | فقال عند الکون فی الحدث
قلت فالارفاث یتبعها | قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہین ؎

وکائم لامنی فی الخمر قلت له | انی لاشربها حبّا وفی حدث
قم فاسقنی حمراء صافیه | صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ ففی | احشای نار سقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیّاها فقلت لهم | انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہین مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعر ونسی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی اینقدر مشہور ہین ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علمار کی اشتغال مین رہا یہان تک کہ درمیان ۵۱۰ھ یا ۵۲۰ھ مین فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی تہے — حصکفی اوسکو بسبب منسوب ہونے طرف حصن کیفا کی کہتے ہین — حصن بمعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد مین سے ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع غول ظریف وتمکین گفتار مین رکہتا تہا ظرافت اور وابیات

بہت یکتا تہا کہتے ہیں کہ ابن سکرہ کی دیوان میں سچاس ہزار شعر ہیں یہہ شعر ایک لڑکی کی حق میں اوسنے کہے ہیں جسکی ہاتہہ میں ایک چہڑی تہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہی سے

غصن بدا في اليد منه | غصن فيه لؤلؤ منظوم
فتحيرت بين غصنين | في ذا قمر طالع وفي ذا نجوم

وله ايضاً

قالوا التحي وستسلوا عنه قلت لهم | هل يحسن الروض ما لم يطلع الزهر
هل التحي طرفه الساجي فاهجره | ام هل تزحزح عن اجفانه الحور

اور ایک لنگڑی غلام کی حق میں کہی ہیں

قالوا بليت باعرج فاجبتهم | العيب يحدث في غصون البان
اني احب حديثه واريده | للنوم لا للجري في الميدان

ابن مہیار ارج شمیم میں لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہیں اوسنے اپنی معشوق کی حق میں کہے ہیں اور ابن خلکان اپنی تاریخ میں لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہیں ــ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حق میں جسکو وہ چاہتا تہا پڑہ دئی ہونگے حقیقت میں اوسکی طبع زاد نہیں ہیں ابن سکرہ کی خوبیاں بہت ہیں درمیان ۶۳ سنہ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ میں اوسسے دمشق میں ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازاں تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اوسکی او فنون سے بہی آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ میںنے کسی مجموعہ میں دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاد غرب
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب تہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوسسے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری نے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کر کی اوسسے
کہدیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا تہی — بعد ازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علما نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہے ہی سب سے بڑی شرح شرح شریشی ہی —
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی یمنی ہی مطرزی کی ہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو البقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین در بیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلبا کی حق مین بہت مفید ہی — دیار یمن مین طالب علم

چہٹی صدی کی شاعر

اسکی کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہین ہندوستان مین داخل تحصیل نہین ہی اگر ہو جاوی تو بہت
بہتر ہوگا ــ سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہین اور شعر بہت اچھے ہین ــ حریری
اوسکو اسوا سطی کہتے ہین کہ وہ حریر بنایا کرتا تہا اور بیچا کرتا تہا ۵۱۶ھ ہجری مین درمیان بصرہ کی
فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہین کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہین وہ کافی ہین ــ

قال العواذل ما هذا الغرام به ... اما ترى الشعر في خديه قد نبتا
ومن اقام بارض وهي مجدبة ... فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القاهر بن احمد بن مسهر موصلی لقب اوسکا
مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس و سردار تہا اکثر شہرون موصل مین پہرا خلفاء
اور ملوک اور امرا کی مدح کی ہی ــ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دو جلد مین دیکہا ہی
اوسنے اپنی دیوان مین ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد مین پیدا ہوا یہہ شعر چلپی کی تعریف مین اوسکی ہین ــ

والشمس منذ لقبوها بالغزالة ... اعطته الرشا جيدا من لونها اليقق
ونقطته حياء كي تسابقها ... على المنايا بياج الرمل بالحدق
وهذا ولو يبرز امع سلم جانبه ... يوما الناظرة الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر کہوڑی کی تعریف مین یہہ ہین ــ

سود حوافرها ببعض جحافلها ... صبح تولد بين الصبح والغسق
ما طول ما طويت ظهر الدجى ... وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر ۵۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر
مشہور

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی تہامۂ یمن مین ہوئی اوسی
جائی پرورش پاکر سنہ ۵۲۹ مین بالغ ہوا سنہ ۵۳۱ ہجری مین درمیان زبید کی آیا وہانسی
قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی فی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ
ربیع الاول سنہ ۵۵۰ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فایز بن ظافر
اور وزیر صالح بن ازریک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونو
نے اچہا صلہ اوسکو دیا سنہ ۵۵۰ ماہ شوال تک وہان تہرا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر
مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر سنہ ۵۵۱ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم
حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر مین وطن
اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ
یمن مین دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان سنہ ۵۵۲ ہجری مین چہوڑی تہے وہ فقیہ
اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب
ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور
باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لایق
صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے
تاریخ یمینی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی حق مین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالمک الزمان فحارب ‌‌ ‌‌ وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر کید الضعیف فربما ‌‌ ‌‌ تموت الافاعی من سموم العقارب
اذا کان راس المال عمرک فاحترز ‌‌ ‌‌ علیہ من التضییع فی غیر واجب
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک ‌‌ ‌‌ یکر علینا جیشہ بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی اہلبیت کی بہی

مدح کی اوسکی دیوان مین اوسکی مدحین بہت ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہین — بعد ازان اوسنی چند مفسدین سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والون کو سلطنت نصیب ہوئی اسی ارادہ و اندیشہ مین اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہوگئی آٹہہ آدمی سر دار اس تجویز مین تہے ازانجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ ابو الفدا کی ترجمہ مین خوب لکہہ چکا ہون غرضکہ بروز ہفتہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ مین اوسکو سولی دیگئی اوسکی تالیفات سے تاریخ یمنی — اور نکت عصریہ فی اخبار وزرا مصریہ وغیرہ ہین

ابن السوادی

ابو الفرج علا ابن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر و کاتب اور فاضل اور ظریف اور مشہور اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی اوسنے اپنی شہر مشہور کتابہ مین علم پڑہا شعر کہنا سیکہا یہہ ایک شعر اوسکا ہی —

یعینا بما ضم المصلّی وملحوت رحاب منًا الی الیك مشوق

تین سو ۳۰۰ شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادکی واسط مین درمیان ۴۸۰ہجری کی بیچ ربیع الآخر کی بروز چہارشنبہ سنہ ۵۵۶ ہجری مین ہوئے

فخر الدین

ابو منصور عیسیٰ بن مودود بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا ملک شام کی ترکومنین سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت رسالی اور شعر مشہور ہین دو بیت اوسکی اچہی ہوتی تہی یہہ اوسکی شعر ہین —

وما ذات طوق فی فروع اراكة	لها رنة تحت الدجی وصدوح
ترامت بها ایدی النوی وتمكنت	بها فرقة من اهلها ونزوح

فخلت بروداء العراق و عیبها | بعسفان باق منهم و طلیح
تحن الیهم کلما ذر شارق | و تسجع فی جنح الدجی و تنوح
اذا ذکرتهم هیجت فی البلابل | و کادت بمکتوم الغرام تبوح
یا برح من وجد لذکراکم سقتی | تالق برق او تنسم ریح

پیدایش اوسکی شهر حماة مین هوئی اوسیجانی قتل هوا درمیان ۵۴۲ هجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامه شاعر مشهور هی وه شاعر ماهر گذرا هی معانی بدیهه کو الفاظ لغیه مین پروتا تها یهه شعر اوسکی صفت نهر مین هین

ومطرد الاجزاء بصیقل متنه | صفا اعلنت للعین ما فی ضمیره
جریح باطراف الحصی کلما جری | علیها شکی اوجاعه بخریره

۴۷۱ هجری مین درمیان اندلس کی داخل هوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچها انعام اوسکو دیا اوسکا دیوان بهت بڑا هی سب شعر جید هین ۵۲۷ هجری مین جزیره ورقه مین فوت هوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد الله قیسی مصنف قلاید عقبان کا اوسکی چند تصانیف هین از انجمله تذکره قلاید عقبان هی اس کتاب مین شعرا عرب شعر معه اونکی حال کی هر یک شخص کا حال مستوعب اور بخوبی بیان کیا هی عبارت بهت اچهی مسجع و مقفه یهه تذکره مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسه دهلی کی پاس موجود هی مینے بهی دیکها هی بهت اچهی عبارت اوسکی هی داخل درس هو تو قابل اسکی هی که طلبا اوسکو پڑها کرین — ایک کتاب مطمح الانفس هی اس کتاب مین نوادرات اهل اندلس کے اوسنے جمع کئی هین اس کتاب کے تین نسخے هین — ایک کبری — دوسرا صغری — تیسرا اوسطی وه کتاب بهت مفید هی لیکن افسوس که باقی نهین جاتی قلیل الوجود هی ان کتابون اوسکی استعداد اور ملکه معلوم هوتا هی که کیا کچهه ملکه رکهتا تها ۵۳۵ هجری مین درمیان شهر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن وحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھا ہی کہ مینے اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے محبی اوسکی تصانیف عجیبہ اور غریبہ کا حال تحریری بیان کیا ہی اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی تہی وہ خندق مین اپنی گہر کی ذبح کیا گیا سنہ ۵۲۹ھ مین اوسکو امیر المؤمنین مذکور یعنے بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلاید عقیان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسنے تالیف کی ہی —

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصّہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین سنہ ۶۴۹ھ کی درمیان ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر مین —

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری	تدری النجوم کما تدری الوری خبری
ابیت اہتف بالشکوی واشرب من	دمعی وانشق ریاہا لک العطر
حتی اخیل انی شارب ثمل	بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذّب

اسعد بن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار پادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ ودمنہ بہی نظم مین اوسینے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

پہر اوسکی شعر ہین سے

تبکی قوافی الشعر لامیۃ — بیضتہا جہلک فسود تہا
لما علی وسوا من الفاظہا — طننہا حیث قصیدتہا

۶۰۰ سنہ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ۹۲ باستہہ برس کی تہی اسنے ایک کتاب مسمّی فاشوش
احوال قراقوش مین لکہی ہی اوسمین ایسی اشیاء ذکر کی ہین کہ اوس سی اسطرح بہت مشکل سبی
ہوتی ہی بلکہ ممکن نہین کہ وقوع مین آوین اسلئی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہ باتین بنائی ہوئین
مبالغہ ہین کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم
سلطان شیرکوہ کا تہا وہ ۵۹۶ سنہ مین فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابو المحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنی والا
ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی ہین
اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہین ہین ہجو کہنی کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیون کی لی
لیتا تہا ایک قصیدہ اوسنی تمام خلفا اور روسا دمشق کی ہجو مین لکہہ کر اوسکا نام مقراض
الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک
بہلی مانس سی بگڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ
شعر اوسنی بنائی سے

فعلام ابعد ترا خا ثقۃ — لم یجترم ذنبا ولا سرقا
انفوا المؤذن من بلادکم — ان کان ینفی کل من صدقا

بہت شہرون مین پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان — خراسان — غزنہ — خوارزم ما وراء النہر ان
شہرون مین پہر کر ہندوستان مین گیا پہر یمن مین آیا مدت تک وہان رہا پہر حجاز کی رستی سے

مصر مین گیا پہر دمشق مین چلا آیا جہانسی نکالا گیا تہا اوسکا یہی دستور تہا ایک شہر سی دوسری
شہر مین دوسری سی تیسری مین پہرا کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکو اربل مین درمیان ٦٢٢ سنہ
ہجری کی دیکہا تہا — علم لغت خوب جانتا تہا اوسکو شعر جمع کرنے سی کچہہ غرض نہ تہی اسیواسطی
اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہین کی کسی باشندی دمشق نے اوسکا دیوان جمع بہی کیا ہی
مگر چہوٹا ہی دشوار حصہ ہی اوسکی نظم اور شعار کی مقابل نہین ہی سب لوگون سی بہت
ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا ہاجی تہا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی تمیز
اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تہا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی —

اشقق قلب الشرق حتی کاننی   افتش فی سودائہ عن سنا الفجر

وہی کہتا ہی کہ اوسکی دینداری مین شک ہی کیونکہ کفر ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک گانو
بلا د حوران مین ہی دمشق مین بروز دوشنبہ نوین شعبان ٥٤٩ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ
[illegible] ربیع الاول ٦٣٠ سنہ ہجری کو دمشق ہی مین فوت ہوا اوسکی بہت شعر مینے اصل تذکرہ مین یعنی
فراید الدہر مین لکہے ہین

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل اور ابو العلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تہا اوسکا
دیوان مشہور ہی پیدایش اوسنے درمیان ٥٨١ سنہ ہجری کی مکہ مین پائی — ملک صالح نجم الدین
کی واسطی بلاد شرق مین انشا لکہے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت
اور قدر کی پہر اوسکو ایلچی بنایا جب بیمار ہوا اوسپر خفا ہوگیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہی آدمی
تہا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتی تہے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تہا جلد غصہ ہو
جاتا تہا پہر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت مین گیا اوسنے وہان جاکر اوسکی مدح مین
بہت کچہہ لکہا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیونکا آدمی تہا ماہ ذیقعدہ ٦٥٦ سنہ ہجری مین

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

وعد الزیارة طرفه المتملق	وبلا قلبی من جفون تنطق
انی لاهوی الحسن حیث وجدته	واهم بالقد الرشیق واعشق
یا عاذلی انا من سمعت حدیثه	فعساك یجنوا ولعلك ترفق
لوکنت منا حیث تسمع اوتری	لرایت ثوب الصبر کیف یمزق
ورایت الطف عاشقین تشاکیا	وعجبت ممن لا یحب ویعشق
اتشوی منی العذال عنك تصبرا	وحیاته قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن رستم خراسانی دمشقی ہی ابن خلکان درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلد ومیں ہی لوگون کی پاس بہت پایا جاتا ہی اوسمیں بہت اچہی اچہی شعر لکہی ہیں اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہیں سے

لا تجزعن لامر سوف تدرکه	فلیس فی کل حین ینجح الامل
والبدر فی کل شهر لا انتقصه	به یصیبه الا ثم یکتمل

ماہ رمضان ۶۰۴ہجری میں درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم میں دفن ہوا اکاون برس چہہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ میں پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

لله یوم فی سیوط ولیلة	صرف الزمان باختها لا یغلط
بتنا وعمر اللیل فی غلوائه	وله بنور البدر فرع اشمط
والطل فی سلك الغصون کلؤلؤ	رطب یصافحه النسیم فیسقط
والطیر یقرأ والغدیر صحیفة	والریح یکتب والغمام ینقط

ساتوین صدی کی شاعر

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارضی ابو القاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عمر نام ہیا علی ابن مرشد حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچھی ہی اوسکا دیوان بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی — اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بدخط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نی اپنی ہاتہہ سی شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلون کی رہتی ہین اوسنی اپنی قصایدمین صوفیہ کل مضمون لکہی ہین یہہ دیوان بہت جا بجا دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون سہ

ارج النسیم سری من الزوراء	سحرا فاحیا میت الاحیاء
اهدی لنا ارواح نجد عرفه	فالجو منه معنبر الارجاء
وروی احادیث الاحبة مسندا	عن اذخر باذاخر وسخاء
فشکوت من ریا حواشی بردہ	وسرت حمیا البرد فی ادواء

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان بہی اوسکا بہت جا بجا ملتا ہی لہذا زیادہ شعر لکہنی کچہہ ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہی گرچہ سننی مین آیا ہی کہ اوسکی دیوان کی بہت شرحین لوگون نی لکہی ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ۶۳۲ ہجری مین چہپن ۵۶ برس ایک مہینی کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

- ذہبی کہتاہی کہ باپ اوسکا قاضی حماۃ کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان ۵۹۹ سنہ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظہ ہی اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

سروری بساقیہ جاریہ	ووجدی بجاریہ ساقیہ
مہات نشات علی حبہا	کما ہی فی حسنہا ناشیہ
علی الجسم حاکمہ بالضنا	وفی القلب امرۃ ناہیہ
تعالی علی المندلی نشرہا	یطیب بہ الند والغالیہ
واولت من الوصل اضعاف	ما رجوت ولم تکفنی کافیہ
فوادی علی رقیب لہا	یطالعہا عینی الصافیہ
تقرب قلبی فارجو العلا	واجلس فی الدست والحاشیہ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے ۶۶۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان ۶۲۱ سنہ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر مین شعر اول ہی ج الالباب سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی سہ . یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ودنی الی بطرفہ فکانما	اہدی السقام لمدنف من مدنف

ارج شمیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین سہ

باکر صبوحک اہنی العیش باکرہ	فقد ترنم فوق الایک طائرہ
واللیل تجری الدراری فی مجرتہ	کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

ساتوین صدی کی شاعر

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنے نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب بن ساوی بن مروان بن یعقوب پیدا ہوئیں اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب دابنٹا صلاح الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق مین بند وبست خوب کرلیا اوسوقت مسمّی عزیز اپنی بہائی سے پرخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سے ۵۹۰ھ مین واسطی مبالہ جوان تک اپنے بہائی سے دمشق لینے آیا اس واقعہ مین ملک عادل یعنے چچا ان دونونکا بیچ مین آگیا — اور قاضی فاضل کو سمجہاکر دونونکی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیونمین صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا مسمّی مذکور ایک گدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسے کہنے لگا کہ اے عماد مینے چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کے واسطے لکہون نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اسلئے ہوویگا تو یہہ شعر لکہہ وہ یہہ ہین ؎

نظرتك نظرة من بعد تسع — تقضت بالتفرق من سنين

وعض الدهر منها طرف عذر — مسافة قرب طرف من جنين

وعاد الى سجيته فاحرى — تفرقنا العيون من العيون

نريح الدهر لم يسمح لوصل — لعبد الى الحشا عدم السكون

ولا تند ى جيوش القرب حتى — ترتب جيش لعد فى الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ حضا بعالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی مستوعب ابو الفدا لکہہ چکا ہی لہذا اب حال چہوڑکر ایک سانحہ تصور کرکی شعل اور شاعرون کی حال ضرور

لکہا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچہا لکہتا تہا قلعہ سمیسا فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل اور حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکہتا تہا سنہ ۶۲۲ ہجری مین درمیان صفر سنتہ کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوسسے چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکہے تہے ؎

مولای ان ابا بکر وصاحبه	عثمان قد اخذا بالسیف حق علی
فانظر الی حظ هذا الاسم کیف لقی	من الاواخر مالاقی من الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچہا جواب ان شعروںکا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافا کتابك یا ابن یوسف معلنا	بالود یخبر ان اصلك طاهر
غصبوا علیا حقه اذ لم یکن	بعد النبی له بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیه حسابهم	وابشر فناصرك الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کرجستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے بغداد مین ابو الحسن قطیعی سے حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا اور ذکی بڑے سری کا تہا نظم بہت اچہی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپکے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نے اوسسے لی یہہ اکتیس برس تک سلطنت وملک تاکے ماہ جمادی الاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بوبصا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

الحسن فی شرع المعالی ودینها — وانت الذی یعزی الیه مواهبه
یالی اخوض الدو والدو مقفر — سارية مغبرة وسباسبه
ویاتیک غیری من بلاد قریبة — له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیلقی دنو منک لم یلق مثله — ویحظی ولا یحظی بما انا طالبه
وینظر من لا لا قد شک نظرة — فترجع والنقد الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن فرج ابن احمد لخمی عسقلانی
مولد اوسکا مصر معروف نبام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر
صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی
غرائب اور نوادر بہت ہین ـــ عماد اصفہانی نے اپنی کتاب خریدہ کی درمیان اس شخص کے
حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی
پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بحر وابل کے
اور کسی مین نہین سنا اگر وایل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی
غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر ونظم کا تہا
قیس سے زیادہ فصیح تہا ـــ حاتم ـــ اور عمر سی زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے بروز
دوشنبہ پندرہوین ماہ جمادی الاخر سنہ ۵۲۹ ہجری کو شہر عسقلان مین ولادت پائی
ـــ اور جس روز ملک عادل مصر مین آیا یعنی بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الاخر سنہ ۵۹۶
ہجری مین وفات پائی درمیان قاہرہ کے ـــ اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اسواسطی کیا گیا
کہ ۵۰۰ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہین صدی اول جیسے جبکی ہتے ۵۰۰
مرگ ناگہانی مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین ـــ

بالله قل للنيل عنى انني | لم اشف من ماء الفرات غليلا
وسل الفواد فانه لى شاهد | ان كان جفنى بالدموع بخيلا

وله ايضا

واذ السعادة لاحظتك عيونها | نم فالمخاوف كلهن امان
واصطد بها العنقاء فهي حبائل | واقتد بها الجوزاء فهي عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبداللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوار اوسکی اور تہا
عوف مذکور ایک ادیب سعدو دشعراء وظرفاء متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار
اور نوادر کا اور جاننی والا اخبار ایام عرب کی ـ طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے
واسطے خاص اوسکو خاص کر لیا تہا سفر اور حضر دونوں میں اپنی ساتہہ رکہتا تہا جب سفر
کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر میں کہا کرتا اور جب کہیں اقامت
کرتا وہ مصاحبت میں رہتا علم اور درس وتدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین
ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ
باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے
وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا اگرچہ کئی دفعہ اوسنے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر
اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہاں تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر نے وفات
پائی شاعر مذکور نے جانا کہ اب میری خلاصی ہوئی اپنی کنبی اور رشتہ داروں میں چلا جاونگا
لیکن عبداللہ بن طاہر جب بجائی اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہی مثل اپنی باپ کے
اپنی صحبت میں ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو
رتبہ دیا عبداللہ مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہرچند شاعر

مذکور نے بہت تدبیر اپنی چھٹنے اور خلاصی کی کی کچھہ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبداللہ بن طاہر
عراق سے خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب ری کی اوپر
گئے اوسجاے ایک درخت پر قمری درد ناک آواز سے بول رہی تہے عبداللہ مذکور نے
عوف سے کہا کہ اے ابن ملحم کیا خوب قمری بولتی ہے اسکی آواز تو نے نہ سنے پہر ایک شعر
ہذلی کا عبداللہ کی یاد آیا وہ پہڑا اور کہا کہ اسی پر شعر اے عوف تو بہی بنا اوسنے کہا
کہ مین بوڈہا مسن ہون فی البدیہہ مجہسے کیا تم کہلاتے ہو مین ہذلی کا مقابلہ نہین کرسکتا
عبداللہ نے کہا کہ تجہکو میرے باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نے یہہ شعر کہے
ان شعرون مین اپنی وطن اور احباب کو یاد کرکے اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہین ـــ

افی کل یوم غربة ونزوح	اما للنوی من ونیة فتریح
لقد طلح البین المثبت رکابی	فهل ارین البین وهو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامة	فنحت وذو النوح الحزین ینوح
علی انها ناحت ولم تذر عبرة	ونحت واسراب الدموع سفوح

یہہ شعر بہت ہین اور شمیم مین تمام لکہے ہوئے ہین جسکا دل چاہے اوس کتاب مین دیکہہ لیوے بعد
سننے ان اشعار کی عبداللہ کی بہی آنسو بہر آئے جب یہہ شعر سنے ـــ فوراً حکم دیا کہ اے ابن ملحم
تو اپنی کنبے اور وطن مین جا جبتک تو نہ آویگا مین اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجہکو تجہسے
بہت محبت ہے اب مین تجہکو روک نہین سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حال مین
بہی اوسنے شعر کہے ہین لیکن عجب بدنصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی مین
فوت ہوا

عبد الحکم

ساتوین صدی کی شاعر

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی
اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچھی اور شعر لطیف ہین عماد بن جبریل معروف ابن اخی
کی حقین اون نے بہت اچھی شعر کہے ہین وہ بیت المال کا منشی تہا مصر مین کسی مقام سی گر پڑا
تہا اتہہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسینے کہے تہے سے

ان العماد بن جبریل اخی علم … له بدا اصبحت مذمومة الاثر
تاخر القطع عنها وهی سارقة … فجاءها الكسر ليستقصي عن الجبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہین — جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی
معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسنی
یہہ شعر اوسینے کہے سے

فلاي باب غير بابك ارجع … وباي جود غير جودك اطمع
سُدّت علی مسالکی ومذاهبی … الّا اليك فدلّنی ما اصنع
فكانما الابواب بابك وحده … وكانّما انت الخليقة اجمع

یہہ اپنی جورو کی حقین کہے ہین سے

ستوت وجهها بكف عليه … شبك المنتش وهو تجلي عروسا
قلت لم يغن عنك ستزك شيئا … ومتى غطت الشباك الشموسا

وله

ومادبة بتنا بها فى لذاذة … يخيّل لي انّا على الماء نوّم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا … ففي تلك اقمار وفى تيك انجم

وله

على مهل ففی الاحوال ريث … اتخشى ان تضام وانت ليث

بمصر ان اقمت فانت نیل   وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی انیسویں جمادی الاخر ۵۴۳ھ ہجری کو ہوئی — اٹھائیسویں شعبان ۶۱۳ھ ہجری کو مصر میں فوت ہوا سفح مقطم میں مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی موصلی ہی — ابن ذہبی نے اپنی تاریخ میں اوسکا ذکر یوں کیا ہی کہ وہ باشندہ کان موصل سی ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل میں پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد میں آکر بہت لوگوں سے سماعت کی پہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو دیہات موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ میں درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہیں ؎

لا تنسبوني یا ثقاتي الی   غدر فلیس الغدر من شیمتي

اقسمت بالذاهب من عیشنا   وبالمسرات التي ولت

اني علی عهدکم لم احل   وعقدة المیثاق ما حلت

وله ایضا

جود الکریم اذا ما کان من عدة   وقد تاخر لم یسلم من الکدر

ان السحائب لا تجدی بوارقها   نفعا اذا هي لم تمطر علی الاثر

وماطل الوعد مذموم وان سمحت   یداه من بعد طول المطل بالبدر

یا دوحة الجود لا عتب علی رجل   یهزها وهو محتاج الی الثمر

ساتوین صدیکی شاعر

ابوالبرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور چند قطعی اور مکاتبات جو اون دونون مین جاری تھے وہ بھی لکھے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین کہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلنی فیصرف وجهه — کانّی ادعوه لفعل محرّم
فانکان خوف الاثم یکره وصلتی — فمن اعظم الاثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ٦١٠ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابوالعباس

ابوالعباس احمد بن ابوالقاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اس قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کرتا ہی ؎

قل للحبیب اطلت صدرك — وجعلت قتلی فیه وکدك
ان شئت ان اسلو — فرُدّ علیّ قلبی فهو عندك
اخلفت حتی فی زیارتنا — بطیف منك وعدك
وانا علیك کما عهدت — وان نقضت علیّ عهدك
احرقت یا ثغر الحبیب — حشای لمّا ذقت بردك
وشهدت انی ظالم — لما طلبت الیك شهدك
انظنّ غصن البان یحیی — وقد عاینت قدّك
ام یخدع التفاح لاحظی — وقد شاهدت خدّك
ام خلت اس عذارك المنشور — یحیی منك وردك
لا والذی جبل الهوی — مولای حتّی صبرنت عبدك

یا قلب من لا نت معاطفه　　علینا ما اشد لك

اظنی جلد الهوی　　او ان لی مزمات جلدك

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور نے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متقدمین مین تہے اور ادب بہی خوب جانتا تہا یہہ اوسکے شعر ہین سے

یئس بالعبید اقوام بہم سعة　　من الثراء واما المقترون فلا

هل سرنی ودنیا لی فیه قوم سبا　　او راقنی وعلی راسی به ابن جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سبیل مین یہہ کہا ہی کہ وہ ایک فقیہ فقہاء مصر مین سے تہا اور قاضی فاضل بیسانی نے میرے سامنے اوسکی بہت تعریف کی تہے ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسنے میرے پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی سے

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه　　هل من سبیل الی لقیاك یتفق

ما انصفتك جفونی وهی دامیة　　ولا وفا لك قلبی وهو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول ۶۲۳ ہجری مین درمیان شہر قوص کی سنتر برس کا ہوکر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکی بیٹی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعے اوسکی مینے نقل کئی ہین ازانجملہ یہہ شعر ہین سے

تعاتبنی وتنهی عن امور　　سبیل الناس ان ینهوك عنها

انفد ان تكون كمثل عيني | وحقك ما على اضر منها

وله

لنير انه فى الليل اى تحرق | على الضيف ان الطا واى تلهب
وما ضر من يعشق الى الضوء ناره | اذا هو لم يستنزل بال المهلب

عماد کاتب کہتا ہی کہ مین اوسی قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اور وہ معہ اپنی گروہ کی مذہب نصارا اپنی رکہتا تہا ابتدا سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان ہوا اسوقت کو اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین ذکر کرو شیدہ مصر سی بہاگ شہر حلب مین چلا آیا تہا سلطان ملک ظاہر کی پاس با وقات یعنی سلخ جمادی الاول سنہ ۶۰۹ تک مقیم رہا اس تاریخ مین بروز یکشنبہ باسٹھہ برسکا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار بن عبد الله بن رفیع بن ربیعہ بن ہبان سلمی سخاوی فقیہ شافعی معروف بنام بہا فقیہ تہا اس شخص نی علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب مشہور ہوا ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہے پائی ملکون مین بہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون کے پاس بہت مین قصیدی اور قطعی بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے دمشق کی کتب خانہ مین ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہرزوری کی مدح مین

وهواك ما خطر السلو ببا له | ولانت اعلم فى الغرام بحاله
ومتى وشى واش اليك بانه | سال هواك فذاك من عذاله
اوليس للكلف المغنى شاهد | من حاله يغنيك عن تسا له

نبذت ثوب سقامه وهتکت — ستر غرامه وصرمت حبل وصاله
افزلّة سبقت له ام خلّة — مالوفة من تیهه ودلاله
یا للعجائب من اسیر دابه — یفدی الطلیق بنفسه وبماله
بابی واُمی مائل بلحاظه — لا یتقی بالدرع حد نباله
ریان من ماء الشبیبة والصبا — شرقت معاطفه بطیب زلاله
تسری النواظر فی مراکب حسنه — فتکاد تغرق فی بحار جماله
فکما تمیز کماله فی نفسه — وکفی کمال الدین عین کماله
کتب العذار علی صحیفة خدّه — نونا واعجمها بنقطة خاله
فسواد طرّته کلیل صدوده — وبیاض غرّته کیوم وصاله

اوسکی اچھی اچھی شعر مشہور ہیں ولادت اوسکی ۵۳۳ھ میں ہوئی اور اوائل ۶۲۳ھ ہجری میں درمیان سنجار کی فوت ہوا

ابن خلکان

قاضی القضات مصر کا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن باوک ابن عبد اللہ بن شاکل بن حسین ابن مالک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سے برمکی تہا — اسکی حال اسنوی نے طبقات میں لکہا ہی کہ وہ فقیہ تہا اربل میں درمیان ۶۰۸ھ ہجری کی پیدا ہوا بعد انتقال پانی اپنی والد کی موصل میں آیا — شیخ کمال الدین ابو یونس کی درس میں موجود ہوا قاضی حلب سے علم فقہ پڑہا — ابن یعیش سے علم نحو سیکہا پہر دمشق میں آیا ابن صلاح سے کچہہ علم سیکہا پہر درمیان ۶۵۹ھ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ امینیہ کا مدرس ہوگیا — حافظ ذہبی نے عبر میں اونکا حال لکہا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور لکہا ہی کہ وہ شخص نیک اور دیندار تہی

ساتوین صدی کے شاعر

ذی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندوستان
مین بہت جاتی ہی موجود ہی اب ولایت مین چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپنجر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ کی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حسن پرست تہا کسی لڑکی بادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات بہوت نکلی اوس بادشاہ زادی کو
حکم ہوا کہ سوار ہوا کرے ۔ اوسوقت ابن خلکان سے اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہہ کر
بہیجے وہ یہہ ہین ۔

یا سادتی انی قنعت وحقکم   فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا   ورایتم هجری وفرط تجنبی
لا تمنعوا عینی القریحة ان تری   یوم الخمیس جمالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی   القاه من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة   لولاک لم یک حملها من مذهبی
قسما بوجهک وهو بدر طالع   وبلیل طرتک التی کالغیهب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من   اخطارها فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبة ارعی لها   العهد القدیم صیانة للمنصب
لهتکت ستری فی هواک ولذلی   خلع العذار وان الام وانثنی
لکن خشیت بان یقول عواذلی   قد جن هذا الشیخ فی هذی الصبی
فارحم فدیتک حرقة قد قاربت   کشف القناع بحق ذیاک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ جیسے بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک زاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا اور کہتا ہی

کہ ایک شب مین شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسنے اپنے معشوق مذکور کا حال
اب کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی ہی گئی رات بہت ہو چکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا
آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑہا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک
حوض کی گرد گہومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

انا و الله هالک ۔ ایس من سلامتی
او اری القامة التی ۔ قد اقامت قیامتی

یہان تک کہ صبح ہو گئی اوس بہلی مانس نے نیند ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی
عشق مین جو حال ہو رہا تہا اسنوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شام کی وقت چہبیسوین ماہ
رجب ۶۸۱ ہجری مین فوت ہوا مدرسہ نجیبیہ مین

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حضر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور
فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمین یہہ عیب نہوتا
کہ کبہی ملحد ہو جاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہوین ماہ ربیع الآخر ۶۷۷
ہجری مین چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ؎

ماضر طیفک حین زار وسادتی ۔ لو کان سامح مقلتی برقاد

وله

ماذا الهوی الیوم مما کنت اعهده ۔ قدما فتن حبی عنه وثنانی
هذی هوی کان عقلی فیه لا بصری ۔ علا لحسن الا قبیا هو الجانی

البدر یوسف ابن لولو

شاعر مشہور تہا ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعرا دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچہی
اور معانی عطر ...

ومن التعلل انني ارجو الصبا	تعبد وتبيت تحييني وتروح
او اطلب الاحباب بين معاهد	قد ضاع فيها ريدها والشيح

وله

فعاطني الصهباء مشمولة	عذرا فالواشون نوام
واكثر احاديث الهوى بيننا	ففي خلال الروض نمام

وله

وشادن كلما مررت به	يخفق قلبي له ويضطرب
قد همت بالقلب في هواه ظنا	دانما همت بالذي يجب

وہ ماہ شعبان ۶۵۶ ہجری مین ستتر برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ ہجری مین پیدا ہوا درمیان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الی وكاس الراح في يده	تخلت من لطفها ان النسيم سرى
لا يدرك الراح معنى من شمائله	والشمس لا ينبغى ان يدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۵ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ کا ستون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصری ادیب وشاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنے کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کری اوسکا نام روح الحیوان رکہا یہی یہہ نام بہت لطیف ہی لعلی ابن ربی سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب اور حافظ سلفی سے

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچہی ہوتے ہتے شہرت خوب اوسکی تہی اور نظم اوسکی سب اچہی ہوتے تہے رمضان معظم ۶۶۹ ہجری مین ساتہہ برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

ان کنت ترغب فی لقاءنا فالقنا	یوم الهیاج اذا تشاجرت القنا
لا یشربون سوی الدماء مدامة	اذ ینشعون من الاسنة سوسنا
واذا الحسام بعمرك عنا لهم	خلعوا نفوسهم علی ذاك العنا
متورعین فان بدت شمس الضحی	جلوا العجاج لها رداء ادکنا
یشکو النهار خیولهم من نقعها	واللیل یشکوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو ذر یاقوت

رومی پہر بغدادی صاحب تصانیف آدیبہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا ابدر حتی استوی	فزاده حسنا وزادت هموم
کانما عینی لشمس الضحی	فنقطة طرّیا بالنجوم

واله

هذا الیك خلاصتی ومودتی	قبل اللقاء تعارف الارواح
ومن القلوب علی القلوب شواهد	یشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو ذر یاقوت ماہ رمضان ۶۲۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن خیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تیمی بصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علیم پرداز نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن البناسے پڑھی ماہ رجب ٦٨٦ ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین —

ما مطلبا لیس لی فی غیرہ ارب	الیک آل التقصی وانتہی الطلب
وما طمحت لمرای او لمستمع	الا لمعنی الی علیاک ینتسب
وما ارانی اہلا ان تواصلنی	حسبی علوا بانی فیک مکتئب
لکن تنازع شوقی تارۃ ادبی	فاطلب الوصل لما تضعف الادب
ولست ابرح فی الحالین ذا قلق	نار وشوق له فی اضلعی لہب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی جنکی لقب اوسکا بہاء الدین کاتب اپنی وقت کی فضلاء مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سی اچھی نظم اور شعر اور خط لکھتا تہا سب سی زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد مشرقیہ کو کہی گیا وہان تک جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جبتک رہا کہ وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی وہ نابلس مین تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرجستان نی اوسکو پکڑکر قلعہ کرک مین قید کیا اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سی مخلصی پائی پہر مصر کی شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعدہ ٦٥٦ ہجری مین ہوا —

ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سننے اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ مینے اوسکی خوبیا سننے تہین

اوسنے زیادہ یا یاوہ بہت ریاضت کرتا تہا اپنی آقا کی بات کو بہت چہپاتا تہا کوئی واقف نہ ہوسکتا تہا اوسنے بہت شعر مجکو سنائی ازانجملہ یہہ ہین

یا روضة الحسن صلی ۔۔۔ فما علیك ضیر
فهل رایت روضة ۔۔۔ لیس بها زهیر
کیف خلاصی من هوی ۔۔۔ مازج روحی واختلط
وتائه انقبض فی ۔۔۔ حبی له وما انبسط
یا بدر ان رمت به ۔۔۔ تشبها رمت شطط
ودعه یا غصن النقا ۔۔۔ ما انت من ذاك النمط
قام بعذری وجهه ۔۔۔ عند عذولی وبسط
لله ای قلم ۔۔۔ لوا ذاك الصدغ خط
ویاله من عجب ۔۔۔ فی خده کیف نقط
یمر بی ملتفتا ۔۔۔ فهل رایت الظبی قط
ما فیه من عیب سوی ۔۔۔ فتور جفنیه فقط
یا قمر السعد الذی ۔۔۔ نجمی لدیه قد هبط
یا مانعی حلو الرضی ۔۔۔ وما نحی مر السخط
حاشاك ان ترضی بان ۔۔۔ امرت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنے خود پڑہ کر سنائے

انا اذا نهیك لیس ۔۔۔ الاجود کفك لی مزینة
اهوی جمیل الذکر عنك ۔۔۔ کانما هو لی بثینة
فاسال ضمیرك عن ۔۔۔ ودادی انه فیه جهینة

وله ایضا

وانت یا نرجس عینیه کم تشرب من قلبی وما اذبلك
مالك فی حسنك من مشبه ما تم فی العالم ما تم لك

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی پڑہانی کی اجازت دی وہ بہت جابجا موجود ہی۔ ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور نے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قری مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی چونکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایک مرض عظیم ہوا تہا جسکی آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۶ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو المظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروضی اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان نہین ہی مگر اکہوسنی اندہا تہا یہہ شعر اوسکے ہین ۔

قالوا عشقت وانت اعمی ظبیا کحیل الطرف المی
وحلاه ما عاینتها فتقول قد شغلتك وهما
فاجبت انی موسی سوتے العشق الصیا نا و فهما
اهوی بجارحه السماع ولا اری ذات المسما

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی خود کر کی طرف مصر کی آیا بہت اوسکو دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لینی کو ایک نقام مسمّی حبشی پر گئی اس شاعر ا مذہی نے یہہ شعر لکہہ بہیجے نبے
انہین اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی

قالوا الحبشی سرنا علی عجل | نلقی الوزیر جمیعا من ذوی الرتب
ولو تراہا الاعمی نقلت لہم | لم اخش من تعب الفی ولا نصب
وانما النار فی قلبی لوحشتہ | فخفت اجمع بین النار والحطب

پیدایش اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر ۵۸۶ ہجری مین ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز نوین
محرم کو ۶۳۳ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن جوشرہ لعب اوسکا نجم الدین شاعر مشہور ابن
گوین بنانی اوسکو خوب آتی تہے اس صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی شعر مین

قبلت وجنتہ فالوی جیدہ | خجلا ومال بعطفہ المیاس
فانہل من خدیہ فوق عذارہ | عرق یحاکی الطل فوق الاس
فکانتی استقطرت وردخدودہ | بتصاعد الزفرات لمن نفاسی

جب اوسکی ولادت کا حال پوچہا گیا کہنے لگا کہ دو پہر کی وقت بروز دوشنبہ چوتہی محرم ۵۵۴
ہجری مین پیدا ہوا تہا — اور اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر ۶۲۶ ہجری مین درمیان بغداد کے
بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشوا لقب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا
رہنی والا حلب مین پیدا ہوا وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور
قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسی جو شعر ہوا ہی نادر ہوا ہی دوبیت اور شک کہتا تہا اوسکا دیوان

ساتوین صدی کی شاعر

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلدون مین لکہا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا
سے شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبتہ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد بمعروف
ابن حبرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سی علم ادب اوسنے
سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین مین اور
وہ بیٹہہ کر ادہر اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ
اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنائے ؎

ھاتیک یا صاح ربا لعلع	فاسئد تک اللہ نعرج معی
وانزل بنا بین بیوت النقا	فقد عدت اھلة المربع
حتی نطیل الیوم وقفا علی	الساکن او عطفا علی الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان نے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کری یہہ شاعر
بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال
۶۰۲ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب ۶۷۲ ہجری مین درمیان
حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبتہ اللہ بن عبد الباقی بن ہبتہ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاة
ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن بصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم
تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین ؎

وعلق بعیش تعلقتہ	قرارا علی خلوة وارتیاع
ولم یبق فی المرد الا کما	یقال علی کلہ والوداع
فعاجلتہ عن دخول الکنیف	بشیخ مطاع ورأی مضاع

ساتوین صدی کی شاعر

اپنی زمانہ کی اکابر مین گذرا ہی بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ٦٥٥ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی عیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل عیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمار تکین بن طاش تکین اربلی معروف حاجری لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان مین شعر اور دوبیت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر بار اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہین ازانجملہ یہہ ہین ؎

ومهفهف من شعره وجبينه — امسى الورى في ظلمة وضياء
لا تنكروا الخال الذي في خده — كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائی کو جو اربل مین تہا سنہ ٦١٩ ہجری مین اوسنی لکہی تہی

الله اعلم ما القى سوى رمق — منى فراقك يا من قربه الامل
فابعث كتابك واستودعه تعزية — فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ٦٢٦ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین قید تہا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لمبی چوڑی ہی اسلیئے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے اپنا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہین آرہا بعد ازان بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ٦٣٢ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ثمال حنفی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا بادشاہون کی خدمت مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچہی ہین

زاہد اپنی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اور سینے قطعی یہی اوسکی مدح مین لکہا ہین یہہ اوسکے شعر ہین

فذا خمر الخمر کانون بکل قدح — واحمد الجمی فی الکانون حین قدح

یا جنة الزبدان انت مسفرة — بحسن وجه اذا اوجه الزما کلح

کالثلج قطن علیك السحب تندفه — والجو الجلجة والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گہبرایا یہہ کہا

اری ماء حمامکم کالحمیم — نکابد منه عناء وبوسا

وعهدی بکم تسمطون الجدی — فیا بالکم تسمطون التیوسا

فیتان مذکور چہبیسوین محرم ۶۳۲ھ ہجری مین فوت ہوا باب صغیر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خطا اور نیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی سے ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف سے نے رواج پایا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچہی ہین — اوسکی تصنیفات سے ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا بہت اچہا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچہی عربی زبان مین لکہی ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے ملاقات خسرو طوطی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور سے نے اردو مین بہی شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین واقع مین سعدی دکہنی کہی ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ شعر یہہ ہین —

ساتویں صدی کی شاعر

عشقیہ چو دیدم بر رخش گفتم کہ یہ کیا وبت ہے — گفتا کہ در ہی باوری اس شہر کی یہ ریت ہے
ہمنے تمہیں کر دل دیا تم دل لیا اور دکھ دیا — ہم یہ کیا تم وہ کیا ایسے بھلے یہ ریت ہے
سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ — شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہے

واقع میں ایک سعدی دکھنی گذرا ہے اوسکی یہہ شعر ہیں سعدی شیرازی نے اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستان مین اور سوا اسکی اور ملکوں مین سفر کرنا ثابت ہے اوسکی کتابون سے لوگون کو بہت نفع ہوا ہے واقع میں وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکھی ہے کہ ایسی لطافت اور پاکیزگی سے کوئی نہین لکھ سکتا غرض اسجاے ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا چونکہ منظور ہے اس کلام سے باز ہوکر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعدیکا ایک دیوان عربی بہت اچھا اور لطیف ہے جیسے فارسی اشعار اوسکی خالی مزاق اور کیفیت سے نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار رنگین حلاوت سے بھری ہین سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہے یہہ شعر اوسکی ہین سعدی مدرسہ نظامیہ مین ابو الفرج سے علم سیکھا اور حج کئی اور عمر اوسکی ایک سو دو برس کی ہوئی

فاح نشر الحمی وهب النسیم — وترانی من فرط وجدی اهیم
ان لیل الوصال صبح منیر — ونهار الفراق لیل بهیم
ووداع الحبیب خطب جزیل — وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صدر وسیم — آه لو کان فیه قلب رحیم
یا وحید الجمال انی وحید — یا عدیم المثال قلبی کلیم
سلوتی عنکم احتمال بعید — واتضاحی بکم ضلال قدیم
معشر اللائمین فیما اجهلتم — لو رأیتم جماله لم تلوموا
ان نار الهوی لدی کل صب — مع ذکر الحبیب روض نعیم

کل

ساتوین صدی کی شاعر

کلّ من یدّعی المحبّة فیکو ثم یخشی الملام فهو ملیم

یہہ شعر بہت اچھی ہین

یا ندیمی قم ونبّه واسقنی واسق الندامی
خلّنی اسهر لیلی ودع النّاس نیاما
اسقیانی وهدیر الرّعد قد ابکی الغماما
فی زمان سجع الطّیر علی الغصن وحاما
واوان کشف الوردُ عن الوجه اللثاما
ایّها المصغی الی الزهّاد دع عنک الملاما
فزبها من قبل ان یجعلک الدهر عظاما
قل لمن عیّر اهل الحبّ بالجهل ولاما
لا عرفت الحبّ هیهات ولا ذقت الغراما
لا تلمنی فی غلام اودع القلب سقاما
فبداء الحبّ کم من سید اضحی غلاما

جمال القرشی

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغة کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہے یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے بکتی پاون تو خرید ون یا لکہہ لون ناگاہ ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برہانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی مینی پایا وہ جا بجا رنگین تہا مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالة الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیے مگر آثار اور آیات کی گواہی واسطی مثال کے

رہنی دی اور چند اشعار بہی جہان اوسکی بہت حاجت تہے لکہے اور حروف تعریف حذف کرکا مفردات کا ترجمہ فارسی زبان مین کیا اور مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین

لله در الجوهری فانه	لعلی اذ دی التصنیف احسن مرتق
عمل الصحاح وحاز فی ترتیبه	قصب السباق لما به لم یسبق
هذا الصراح من الصحاح مروق	یصفو لشاربه وما بمرنق
یسقی به القرشی ندمان النهی	کاسی فوائد مطرف ومعتق
فاشرب لتحظی کاسه اذ کیس	یحظی بها لاحظ منه لاحمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذی القعدہ ۶۸۰ سنہ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور تالیف اور تسوید سی بروز سہ شنبہ سولوین ماہ صفر ۶۸۱ سنہ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائی اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی المفہری المقری نابینا حصری قیروانی شاعر مشہور ہی — ابن بسام صاحب ذخیرہ لکہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا اوستاد تہا عالم متبحر اوسنے قران شریف لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دو سو نو شعر کا قرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین سه

یا لیل الصب متی غده	اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارقه	اسف للبین یردده

وله

قد مل مریضک عوده	ورثی لاسیرک حسده

لم يبق جفاك سوى نفس زفرات الشوق تصعده
هاروت يعيض علم السحر الى عينيك وليسده

یہن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۶۱۵ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین

اب آٹھوین صدی کی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تہے

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یکانہ روزگار شہاب الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تہا شریف دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو تفویض تہا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تہا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی ہی فکر مین غوطہ لگا کر نکالتا تہا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا ہی اوسکی یہہ دو شعر ہین سے

فالدين منتصر بيوم جلاده لشبا أسنته ويوم جداله
والملك منتظم بما نثرته من هام الاعادي مرهفات نصاله

یہہ ادیب میان سنہ ۷۲۵ ہجری کے موجود تہا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر اور عالم بی‌نظیر بدر الدین محمد بن صدر الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تہا مطلب مذکور اوسکی حق مین کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر منسی بازار و شاعر

آٹھوین صدی کی شاعر

اور ٹھہو لیا نہین ظاہر ہوا بابت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہین جو کتاب سجع مطوق بیچ
لکھے گئے ــــه

نفس یزینها سما جتها — کالغیث عمّ ولیس ضرر
سبحان من للجود صور ه — ملکا کریما من بشر
وله صنایع ابدت کرما — نتلی اواسره من السّور
وکمثل ما شرف الزمان بها — فیها جال الکتب والسّیر

آٹھوین صدی مین درمیان دمشق کی وہ تھا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

علاوالدّین

محمد بن خطیب لکھتا ہی کہ وہ صدر کبیر فاضل بارع علاو الدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد
بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہرونمین منشی اور شاعر مشہور تہا
اوسکی حق مین درمیان کتاب سجع مطوق کی لکھا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان
تصنیف کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہی یہہ شعر ایک نامہ
مین خطیب مذکور کو اوسنے لکھہ کر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ــــه

ملکا اذا وافاه کل مؤمّل — ادبی علی الاطماع منه وزاد
شاد العلی ویحقّه ساد الوری — افدیه اذ ساد الانام وشاد
کم قد اباد صبا الغنا فی فضله — وعلی وفود محله کم جاد
واذا اتی ابوابه مستصرخ — یلقی به الاسعاف والاسعاد
ویروی علوم الدین عنه وکیف لا — اذ کان للدین الحنیف عمادا
کم قد ازال لسیفه من مارد — ولشیبه کم قد انال مرادا
من حل نادیه فنادی علنا — منه النّدا الباه حین تنادا

آٹھوین صدیکی شاعر

مستظهر هو فی الجدال بفضله   وبفضله یردي العدا وجلادا

لا زال بالقهر الشدید بکیده   من عاد ویکتب للحسادا

درمیان ۷۶۸ھ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا

وہ درمیان قاہرہ کے ۷۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سے

لا اعرف النوم فی لیلی رضا وجفا   کان جفنی مطبوع علی السهد

فلیلة الوصل تمضی کلها سهرا   ولیلة الهجر لا اعنق من الکمد

طبغا جاولی

اچہا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب ۷۴۴ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین

شبه فقد لاح برق الثغر بالبرد   واستنشق کاس الطلا من کف ذي غید

مستعرب اللفظ للاتراک نسبته   له علی کل صب صولة الاسد

یا عاذلي خلنی فالحسن قلده   عقدا من الدر لا حبلا من المسد

ابو حیان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی

قرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا ۷۴۵ھ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن

فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون پوش کے ہجو مین اسکے ہین سے

ایا کاسیا من جبة الصوف نفسه   ویا عاریا من کل فضل ومن کیس

اتزهي بصوف وهو بالامس قد نجی   علی نعجة والیوم اضحی علی تیس

ابن حبلی

آٹھوین صدی کی شاعر

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن حلبی بہت اچھا شعر کہتا تہا کسی شاعر کی ہجو مین کہتا ہی

وشاعر یزعم من غرّۃ — وفرط جہل انّہ لیشعر
یصنفہ الشعر و لکنّہ — یحدث من فیہ ولا لیشعر

۷۳۰ ہجری مین پچیسوین محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادنوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تہا کہتے ہین کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معطی کے پڑہتا تہا پڑہتی پڑہتی تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتہہ مین لیکر یہہ شعر لکہے

انّ الملیحۃ و الملیح کلاہما — حضر ومن مات ہناک وعو
والروض فتحت الصبا اکمامہ — فکانّہ مسک یفوح وعود

شہر خوص مین درمیان ۷۰۲ ہجری کی فوت ہوا

ابن حلیب

طاہر بن حسین عمر بن حلیب الزمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف ابن حلیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۰۲ ہجری مین درمیان حلب کے پیدا ہوا نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تہا اور شعر کہتا تہا نظم اور نثر اچہی کہتا تہا اوسکی یہہ دو شعر ہین

الملک الطاہر فی عزّۃ — قد دل من ظل ومن طاشا
وردٌ فی قبضتہ طائعًا — یمین العاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدّین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقیقی

آٹھوین صدی کی شاعر

یہہ شعر اوسیکے ہین سے

ما ذلت بالطبع اهواكم وما ذكرت — صفا يكم قط الا همت من طرب

ولا عجبت اذا ما ملت نحوكم — فالناس بالطبع قد مالوا الى الذهب

سخاوی کہتاہی کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سے گذراہی منہاج کی نظم کی لغت اور فقہ سیکہے ۷۴۶ شنہ ہجری مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سے

عجبت لاصوات الحمام اذا علت — غنا للمسرور ونوحا للمحزون

ويبدنا للمفقود وسحو العاشق — وشوقا للمشتاق ولتهييد لمفتون

سخاوی کہتاہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۶۴۰ شنہ ہجری مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن سکافس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مارڈالا منشی گری خوب جانتا تہا فن حساب سے خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکی شعر ہین سے

علقتها معشوقة خالها — قد عمها بالحسن اذ خصصا

يا وصلها الغالي ويا هجرها — لله ما اغلا وما ارخصا

درمیان ۶۹۵ شنہ ہجری کی فوت ہوا

المجد فضل اللہ

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن سکافس کا درمیان ماہ شعبان ۶۷ شنہ

آٹھوین صدیکی شاعر

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ او نعمت مین پلا پہر گہر سی نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا
شعر اوسکی بہت اچھے ہین اپنی باپ کی تنبیہہ مین ہو وقت نے سفر کے کہتا ہی سہ

هنيت يا ابتي بعودك سالما   وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب فيك مدائحا   حتى لقد عظمت بك الاسفار

عفيف تلمساني

وہ سلیمان ابن علی ابن عبد اللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک
کافر صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان
اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب سنہ ہجری کو
فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تہی یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سہ

يا ديار الاحباب لا زالت الا   دمع في ترب ساحتكم منهاله
ويمشي النسيم وهو عليل   في مغانيك ساحبا اذياله
اي عليس مضى لنا فيك ما اسرع   ما كان كالخيال زواله
من فتات بديعة الحسن ترنو   بجفون لحاظها نباله
ورخيم الدلال حلو المعاني   تتثنى اعطافه اختياله
ظبية يبهر العقول جمالا   وغزالا تغار منه الغزاله
فرعى الله ذلك الغصن حفظا   وسقاه من الوفي سجاله

عمر ابن علیسی

عمر ابن علیسی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر
بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تمیم بن عسر بن عبد اللہ بن معمر بن عثمان بن عمر
بن کعب بن سعد بن تیم تمیمی امیر مجد الدین لملطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی شاعر تہا

یہہ اوسکی شعر ہین سے

وما الشعر مما ارتضی کنیتی بہ	لعمري ولا وصفی بہ فی المحافل
ولا قلتہ کی ابتغی عبقا لہ	هنالك ان اجزي عليه بنايل
ولاكن دعتنى شمة مصيرة	الی قوله معروفة فی قبايل
فابدیت ما قد جال فی النفس سالکا	یا بدا ما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزتہ سجیة	طبعت علیها من سجایا الاوایل
فلا تنكر الاقوام سجع حمامة	اذا هتفت فی صبحها والاصایل

ماہ شوال ۷۱۱ھ ہجری مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذو الکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقی حیرت مین پیدا ہوا وہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوی کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابو الفدا اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی مینی یہہ دیباچہ مین ابو الفدا کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سے

ان انت صدقت ما جاء الحدیث بہ	وبالقدیم کتاب اللہ فی الازل
وجیت فی الحشر مظلوما بك احد	یشکوا علیك ولو فی اصغر الزلل
رابت فی الحال ما تقضی بہ عجبا	ولو اتیت نظم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر ۷۶۸ھ ہجری مین اسی برس سی زیادہ عمر ہو کر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزي

آٹھویں صدی کی شاعر

شاعر سطرزیبی اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد بن محمد بن یحیی بن ایوب کا سطرزی ہی وہ شاعر مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابیں علم ادب میں ہیں شعر بہی اچہا کہتا ہی ایک شرح مقامات حریری کی اسنے عربی لکہی ہی جیسے بہی دیکہی ہی وہ ہندوستان میں بہی بہت موجود ہی اوسکی یہہ شعر ہیں

وکل نار علی العشاق مضرمة   من نار قلبی او من لیلة الصدق
نار تجلت بها الظلماء واشتبهت   لسد فیه اللیل فیها غرة الفلق
وزادت الشمس فیها الید واصطلحا   علی الکواکب بعد الغیظ والحنق
مدت علی الارض بسطا من جواهرها   ما بین مجتمع وار و مفترق
مثل المصابیح الا انها نزلت   من السما بلا رجم ولا حرق

۵۳۸ ہجری میں فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی والوفیات کا یہہ حروف معجم کی ترتیب پر تیس جلد میں ہی وہ ادیب اور شاعر اچہا نظم اور نثر اوسکی بہت خوب تہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہیں

ان لم تواصلنی تصدق بالکری   لیزورنی فیه الخیال الزائل
وانظر الی فقری لوصلك واغتنم   اجری وقل للدمع قف یا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی ابن سقطی اوسکو کہتے ہیں درمیان ماہ محرم ۷۶۳ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی اشعار سے یہی

نوین صدی کی شاعر

آیا کرتی تہے کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا از انجملہ یہہ شعر منارہ مویدیہ کی گر پڑنی پر اوسنے کہے ہین

بنی سلطاننا المؤید جامعاً ۔۔۔ حوی حسنا و بهجة ذو نوق
سبی بها کل جامع مصر ۔۔۔ له منارة بنیت فوق برج عقیق
مالت من ثقل الحجار بها ۔۔۔ علی سفل یقول بلسان الحال ما اطیق

جمال الدین

جمال الدین ابو الحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۷۸۵ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا ۔۔۔ کم عذبوا بالیم اللوم مشتاقا
اشجاه نوح حمامات فصاح لها ۔۔۔ من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی ضخیم بہت ہی موجود ہی انتیسوین تاریخ جماد الاخر ۸۲۶ سنہ ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹھوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہرمسی

نور الدین علی بن محمد بن عبد الله ابو محمد نہرمسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۶۰ سنہ ہجری مین تقریبا یہہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسنے تالیف کین از انجملہ ایک کتاب کا نام قلائد النحور ظہور الحور ہی سوا اوسکی اور بہی اوسکی تالیفات ہین نظم اوسکی یہہ ہی ؎

جاء فی من حبیب قلبی کتاب ۔۔۔ عجب الناس اذ اود رسالہ

قلت لا تعجبوا فان حبیبی مالکی وهو مختفی بالرساله

بروز شنبہ دوسری تاریخ جمادالاخر ۸۹۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنه

قاضی محب الدین ابوالولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنہ سخاوی کہتا ہے کہ کثیر الدعوا اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچہہ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اوسنے تالیف کی ہی شعر اوسکی اچہی ہیں سه

اسیر بالجرعا اسیر ومن همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنی الاضلع وادی الغضا وفوق سفح الخد وادی العقیق

۸۹۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابوالوفا

ابوالفضل ابن ابوالوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبدالرحمن اور محمد بہی کہا کرتے تہے وہ علی احمد بن محمد بن وفا ابوالفضل ابن شہاب ابوالعباس بن عبداللہ اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال میں لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچہی طریقہ نباتیہ پر کہے ہیں ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ میں شعر اوسنے کہے ہیں سه

مضت فاما کانت الیہ منیتی فللہ الحافظ لها ومراشف

وللہ اصداغ حکین عقاربا فهن علی حکم المضی سوالف

وما کنت اخشی اسلا من الحیا فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابوالفضل مذکور ذکی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریا نیل میں ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصوں مفصلہ الذیل یعنی محمد بن عبداللہ لبکاسی — اور عبداللہ بن احمد

بن محمد تینسی قاضی مالکیہ — اور اونکی قاضی کی بیٹی کی ساتھہ میان ۸۱۸ہ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب گیا ہرچند اونکی لاشونکی تلاش کے مگر نہ ملے وہ دن تھا شور بپا تھا جس روز یہہ لوگ ڈوبی تھے

ابن عنّاق

(خلیلی)

ابن احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے تھے وہ قاہری اور حنفی تھا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تھے ماہ رجب ۸۰۱ہ ہجری درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی تدریس تشتکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف و عقلمند خوش آواز آدمی تھا قران شریف بہت اچھی آواز سے پڑہا کرتا تھا لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تھا یہہ دو شعر سخاوی نے لکھے ہین

خلیلی اسطالی الا لمن الف ۔۔۔ فقیر مت فی حب الخوانی

وان تجلا مدا منا او قیا منا ۔۔۔ خذانی للمدامة والقیانی

جمعرات ۱۱ شعبان ۸۶۶ہ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن ثعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی مین سے

احب ابن انثی ولا اشتهی ۔۔۔ اری قط انثی بدادی تلوح

لانی اذا اشئت فارقته ۔۔۔ وذی ما تفارقنی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شعر ۸۴۰ہ ہجری مین میری سامنے پڑہی تھے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط مبینا بہائی کا جسکا لقب سبیع تہا وہ قاہری ہی حریری بھی

نو ابن صید یکی شاعر

اوسکو کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ درمیان ۸۲۹ھ ہجری کی در قاہرہ کی پیدا ہوا اوسجا پرورش پائی شہاب عباری کا شاگرد تہا ؎

یا ابا عنا شعره انتظارا ‌ ‌ لقامة مالها نظیرا
الموت من ناظر یك لکن ‌ ‌ من شعرك العبث والمنثور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار الله ابن فہد نے اور سخاوی نے بہی دونون نے نہین لکہی

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن ادمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۶۷ھ ہجری مین درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسجائی پرورش پائی اوسی شہر مین انواع علوم اور ادب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہے جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری مین درمیان ماہ رمضان ۸۱۶ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

یا مشتهی بالصبر کن مغذی ‌ ‌ ولا تطل دفعی فانی علیل
انت خلیلی فبحق الهوی ‌ ‌ کن لشجونی راحما یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الشمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد ۸۳۹ھ ہجری مین پیدا ہوا اوسنے علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ مسمی المنتہی فی الادب المستہی جمع کیا اوسمین خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسجائی وطن اختیار کیا یہانتک

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول ۹۹۳ھ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر ہین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانہا ... اعینہا تسقی بہا الجنات
قلت نعم عیونہا کثیرة ... لکنہا لیس بہا انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدي بہا حالي عسیرا ... وفیہا ضاع مالي مع قماشي
واسہال بیطني مستمر ... فحالي واقف والبطن ماشي

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامي حنفی ملک شام کا مفتی تہا علوم متقدمین کے لوگون کو بڑا پایا کرتا تہا بہت رست کو نیک صفات آدمی تہا اچہا منشی اور شاعر تہا شہاب الدین خفاجی نے ریحانة الالبا مین اوسکی بہت مدح کی ہی چونکہ وہ خالی مبالغہ سے نہین ہی اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین سے

قد شاب فودي حین تاب فوادي ... فکانما کانا علی میعاد
حسن الخواتم ارتجي من محسن ... قد من لي قدما بحسن بوادي
وعماد التوحید فہو وسیلتي ... في نیل ما ارجوه عند معادي
ان قیل ای سفینة تجری بلا ... ماء ولیس لاہلہا من زاد
قل رحمة الرحمن من انا عبده ... تسع العباد فمن ہو بن عماد

وله

فلو صافحات القلب اقبلن کالمہا ... وقبلن راسي ما قبلت مزارها

نوبن صدیکی شاعر

وقد کنت اودعت الحجی واستودعه | الی النفس شیب قد اصاد وقانها
وکان شبابی سب نار صبابتی | فذلاح نور المشیب اخمد نارها

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین افندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب وفاضل وخوش وشیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچہی ہے جب شہاب الدین مذکور نے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بروقت ملاقات اوسنے سنایا تہا جسکی اول کا یہہ شعر ہین ـــ

ای دهر قد جاد لی بابتهاج | وصباح قد لاح لی بابتلاج
وزمان قد مرّ لی بنعیم | وقران وافا باسعد ناج
وازدیاد من غیر وعد حبیب | کشفاء من غیر سبق علاج
واجتماع لنا بغیر اتفاق | کغنی جاء طالبا ذا احتیاج
وسخاء من الزمان باهنی | نعمة قد اتت لاجوح راجی
لقدوم المولی الامام المفدّا | احمد السید الهمام الخفاجی
الشهاب الذی اضاء فضائت | شامنا من سراجة الوهاج
زارنا فی دمشق غیث روی | غیث علم من طبعه الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کثرت علم کی اور فنون کے سبب اوسکو جنون ہوگیا تہا ہر ایک جزیی وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہوکر بڑا درخت ثمردار ہوگیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا مدت تک سودائیون کیطرح

نویں صدی کی شاعر

پہر اکیلا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہے اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا ہر وقت مصافحہ کرنیکی اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہین

صادفته والحسن حلیته ‏— کالریم لا دعشا ولا قلبا

واللعس للالحاظ ابرزه ‏— والبدر اقرب منه الی قربا

اهوی لتعنیقی ومدّ ایدا ‏— وفی المنی فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالبا مین لکہے ہین

مؤنبی لا ترحنت فی عذلی ‏— فحبذا حبه علیّ ولی

غصن دلال اغرّ طلعته ‏— شمس الضحی فوق ناعم خضل

یجول فی عطفه الدلال اذا ‏— یجمل لفوبه فترة الکسل

رقمت فی طرس خدّه قبلا ‏— فظل یمحو بنانه قبلی

واخجل الورد فی نظارته ‏— شقیق خدی فی وردتی خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد الله الزین ابو الفضل بن العاصی علامۃ الشمس مروزی الاصل حموی مولد حلب اوسیجا تہی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا صاحب حلب مین اپنے حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہنکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین

ولما بدا بدر الدجی لابن مالک ‏— تغشاه دون العتب منه سناه

فقلت وتداوی الیه لیسکره ‏— اذا یوسف اوا الیه اخاه

ولہ

ان مات والدی الشفیق فان لی ‏ دمعا یسیل علیه فی وجنات
ولربما کف الحزین دموعه ‏ صونا لهمته من الهفوات
حیف الوقیعة قبل فیت وقوعها ‏ فاذا استقرت ما هو آتی

سخاوی درمیان ضوء لامع کی لکہتا ہی کہ شروع محرم ۸۱۲ھ ہجری مین ساتہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی بن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن وہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضوء کی لکہتا ہی کہ اوسنے علم ادب اور تاریخ پڑہنی شروع کی الغرض ماہران دونوں علموں مین ہوا کہ مورخ ہوگیا ایک تاریخ اوسنے برسوں پر مرتب کی ہی اور ایک ہمارے پاس ہی اوسکا نام جو برسوں پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن — اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکہتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ھ ہجری مین ستر برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی ابن عمر ابن عبد العزیز بن مسرور ابن ابراہیم بن عمر ابن احمد النور سعاسی قاہری ازہری یمنی درمیان گانو سعاسی کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی ستر دین تاریخ ماہ رجب ۸۰۵ھ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہی ہین یہہ اوسنے اوسوقت کہی ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی سه

ال الشهاب فجاءنا الشیاطین ‏ وغایة الاسد واعتز السراحین
وقد تواصوا علی ما لا به سدد ‏ ففی وصیتهم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضوء کی لکہتا ہی کہ وہ ماہ جماد الاولی ۸۹۰ھ ہجری مین فوت ہوا

نویں صدی کی شاعر

ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن الشہاب انصاری مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ھ ہجری میں پیدا ہوا علم فقہ سیکھا علوم عقلیہ تحصیل کی کتابیں بہت اچھی تصنیف کیں از ان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت میں ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الخصاصہ شرح خلاصہ کے اس کتاب میں نثر او نظم دونوں اوسنے لکھے ہیں اپنی وقت میں درمیان شام کی شاعر بی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

یاعین ان بعد الحبیب وداره	وبات منازله وسط مزاره
فلک الهنا فقد ظفرت لطایل	ان لم تریه لهذه الاثار

ولہ

هات اسقنی الصهباء یا مونسی	قد فاح نشر الورد والنرجس
والوقت قد راق ورق الهوی	وجاد بالعطف الزمان المسی
والروض قد وافا بازهاره	ینیه فی زاره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد	لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحر ورها راهب	بردد الانجیل فی برنس
کانما منثورها عاشق	صب باثواب الضنا مکتسب
کانما غصن البان قد الذی	اهواه فی ملبوسه السندسی
کان بدر التم تحت الدجی	جبینه الباهر فی الحندس

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوی کہتا ہی خطیب دارِیا مذکور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک مشہور تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ اعجوبہ روزگار دکا اور عقل مین تہا ماہ ربیع الاول یا صفر مین درمیان ۸۱۱ کی ساٹھہ برس سے زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی بن عثمان نواجی پہر قاہری شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگون کو بڑا ملایا اور کتب تصنیف کین نظم اور نثر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب سکے خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یاد بہت کچہہ رکہتا تہا سہ

لمجد بنی اثیر اشیر فضل　　　بسلسلة الرواة ذوي العناية
بجامعة الاصول علت منارا　　　وفی الغریب له النهایة

سخاوی کہتا ہی کہ ماہ جماد الاول ۸۵۹ ہجری مین فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ تہے

سلمونی

شاعر مشہور عبید الله ابن محمد بن یونس بن حامد سلمون کا رہنی والا قاہری ازہری شافعی شاعر ہی ماہ رجب ۸۳۴ ہجری مین درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ مین آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیون کے کلمات بہت یاد کئے پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانونکا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم کہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہین سہ

وملزمي بالعروض اتقنه　　　وذاك ما لا اراه لي اربا
فقلت دعني مما یکلفني　　　فالطبع لا شك یغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کیانی لمنیسي قاہری ہی شہر حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض مین بہت ہین اوسمین اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم اور نثر

دونو

نویں صدی کے شاعر

دونون اچھی ہین قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعر گوئی کی فہم مین اوسنے لکھے ہین ؎

لاتحسبن الشعر فضلا بارعًا	ما الشعر الا محنة وخيال
الهجو وزن والرثا نناحة	والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول سنہ ٢ ہجری مین فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین کہتے ہین انصاری اسوانی تہا اسوان مین در میان سنہ ٦٢ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول سنہ ٢٦ ہجری مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہین

ان تحسدوني لما اعطيت من ادب	فذاك اعقبهم ما اعقب الواري
كذاك ابليس لما راح من حسد	لادم عقب الادخال بالنار

و له

سمت حياتي بين من لا احبه	ومن عاشق ما بين الاراذل ليسام
فلو كان جهدي ارتقاء لسلم	الى غاية فيهم رقيت بسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیری سنہ ٦ ہجری مین فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہین ؎

ومن رام في سرع الهوى سبيه	ويحلو له وصل الحبيب ويعذب
يطالع ديوان الصبابة انه	وفي ما تهوى النفوس وتطوب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد بن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مصر کا ہی والا

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابیں علم حدیث مین اور تاریخ وغیرہ مین تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین سے

ثلاث من الدنیا اذا ہی حصلت — لشخص فلم یخشی من الضر والفضل
غنی عن بنیہا والسلامة منہم — وصحة جسم ثم خاتمة الحسن

ہفتہ کی رات اٹھائیسون ماہ ذوالحجہ ۸۵۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا

عیسی ابن حجاج

عیسی ابن حجاج بن عیسی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اوسکو عویسیا اور عالیہ بہی کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۳۰ سنہ ہجری مین درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام مین گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکہا کہتے ہین کہ صفی حلی سی بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو مین اوسکی ہین سے

اشتکی السہر لہ لحیة — کلحیة الراہب منفورہ
قال انا اشعر ہذی الوری — قلنا لہ فاستعمل النورہ

کہتے ہین کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی ـ مجد بیغی اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عویس کے اوسکا دیوان ۳۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۰۷ سنہ ہجری مین فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص پارسا تہا اور گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہی سے

یا منہمی بالصب کن صبذ ہی — ولا تبطل رفضی فانی علی ذی

انت خلیلی فبحق الهوی	کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان سنہ ۸۷۶ھ ہجری مین فوت ہوا سنہ ۸۰۰ یا ۸۰۸ ہجری مین اوسنے ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجد ہی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان سنہ ۷۹۸ھ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

بحق اللہ دع ظلم المعنی	اومنعہ کما یهوی بالشک
وکف یا مولای عن من	بیومک صرت تهجره وامسک

بیماری طاعون مین بروز یکشنبہ بندرہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۸۲۲ھ مین فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن عیسی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہین — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتونی بہی اوسکو کہتا کرتے تہے عالم اور فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب سنہ ۸۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا

وو عدتنی وعدا حسبتک صادقا	وعن انتظاری کادلبی یذهب
فلمن رانا ان یقول منادیا	هذی مسیلمة وهذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو طیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن انصاری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

نویں صدی کی شاعر

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہے فن ادب او سپر غالب تہا بزرگون نی اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

قالوا اذا لم تخلف مثبا ذکرا | لنسی فقلت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی | بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۸۵ ہجری مین پچاسی برس کا ہو کر فوت ہوا

صاحب قاموس

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین قاضی تہا مقدمات فیصلہ کیا کرتا تہا اوسنے علم لغت خوب سیکہا تمام لغت والون مین امام تہا ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنے تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع ۶۰ جلد مین لغت کی تہی اوسنے اوسکا اختصار کیا ہی اپنی طور پر قاموس لکہی ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

احبلائنا الاماجد ان رحلنا | ولم ترعوا لنا عهدا والا
نودعكم و نودعكم قلوبا | لعل الله يجمعنا والا

ماہ شوال ۸۱۷ ہجری مین نوی برس کا ہو کر فوت ہوا

تکروزی

عز محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد الله تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی ہی سخاوی کہتا ہی درمیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذی عقل تہا شعر اوسکی اچہی ہین سہ

سنکت القلب یا رحمة | ولی من عذلی عصمة
فان لاموا فلا تدع | فما فی قلبهم رحمة

جمادی الاول سنہ ۸۵۹ ہجری میں فوت ہوا

حسین ابن علیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال شرا جبلی عکی سعد تانی علوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ میں جاکر رہا مذہب کا شافعی ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی سنہ ہجری میں درمیان مکہ کی پیدا ہوا وہ میں پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا فنون ادب میں سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اور سینے شہر کی ہی لوگوں سے بہت ملتا جلتا تہا اکابر روسار عرب سی ملتا رہتا تہا خزرجی سے فی اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم سنہ ہجری میں فوت ہوا معلات میں مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں سے

عزة النفس شيمة الكرماء — والتحلي بحلية الأدباء
وادعاء الكمال بالجهل نقص — معرب عن جهالة الأغبياء
وامتهان العزيز بالذل داء — كامتحان الكريم باللؤماء
لا تجازي السفيه بالجهل حلماً — كل شرط لا بد من جزاء

ابن علیف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی سنہ ہجری میں پیدا ہوا ابن سے ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ میں جاکر رہا وہاں کی باشندوں کی اور امرا کی مدح کی اوسکی یہہ شعر ہیں سے

ان نام بعد فراق الحي انساني — فما اقل مراعاتي وانساني

وله

حملتني والملح فود المهـادا | وامتطينا نطو عليها القفارا
يا ابي محبدي عدا لك الليالي | ويقي بك العـد والمرارا
ما تخضعت بين فخذ لكاع | من براز ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر اپنی مخدوم برکات جنکا امیر مکہ جہٹر چہاڑ مین اوسنے کہے تہے جب اوس امیر مکہ مذکور کو خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سے ڈر کر فارس کیطرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان مین گیا پہر ہندوستان مین آیا اوسیجا ئی سنہ ۔۔۔ ہجری مین فوت ہوا وہ ہندوستا نمین فوت ہوا تہا فقط

ابیوردي

عبدالله ابن عبدالله بن عبیدالله بن عبدالله ابیوردي معروف بنام حافظ اوسنے علا ابن عفیف سعید الدین کی خدمت کی اوسی کی شاگردي مین رہا ہمراہ اوسکی قاہرہ مین آیا وہان ظرافت اور خوش خطی سیکہی اور ادب پڑا اور نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر مین سے

ما لاح لاح فيكم او فقدا | الا هدي من ذكركم اوقي الندى
ان الذين يبلو الما دا د | محراب حاجبه اصابوا مسجدا
يا عاذلي خل الملام ولم تكن | ممن قد اشتروا الضلاله بالهدى
فكما شهدت بان ربي واحد | لا شك فيك شهدت انك اوحدا

سنہ ۹۵ ہجری مین درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوي نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قنبضباري

بن عبدالله ناصري دمشقي ادیب ہی سنہ ۷۲۸ ہجری مین پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادباسی مناظرہ کرنا اکابر روسا ہی کی مدح کو وہ ادیب ماہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اوسکی نظم بہت اچہی ہی سخاوي نے ضوء لامع مین اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی سے

ما اکرم الغصن فی الربیع قد — اشرف الریح فیہ تاثیرا
لما اتی النھر سائلا ملأت — اوراقہ کفہ دنانیرا

تقی الدین

ابوبکر بن حجہ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مسلّم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشارالیہ کی ہی حافظ سخاوی ضور لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تہا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تہا اس دو شعر سی بدر بشعکی کی ہجو کرتا ہی سہ

جبیع دعاویہ لا تنتھی — ویخطی الصواب ولا یشعر
تفکرت فیہ وفی ذقنہ — فلم ادر ایھما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیۃ العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجہ التوریۃ والاستخدام ہی — اور ایک قہوۃ الانشاد و جلد وبنین ہی — اور ایک ثمرات الشہیۃ من الفواکہ الحمویہ ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من الامۃ سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سہ

دیوان شعری جاء وھو محرر — یوشیق نظم لفظہ مستعذب
فاذا بدا لا تستقلوا حجمہ — وحیوتکم فیہ الکثیر الطیب

وہ ماہ رجب ۸۳۷ سنہ ہجری مین درمیان حمات کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہو تہی اوسحال مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین سہ

بردیۃ بردت عظمی وطابقہا — سخونۃ الفتہا قدرۃ الباری
وامنن تنفرقۃ الضدین من جسدی — یا ذا المؤلف بین الثلج والنار

الجامی

نوین صدیکی شاعر

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سی فواید ضیائیہ جسکو مشہور نام
شرح ملا کر کہا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور شمار کیا ہی اوسکی
طلابزکی حقیق بہت سعید ہیں وہ تو زبانوں میں یعنے فارسی اور عربی دو نوین اوسنے تصنیف
کی ہیں ایک کتاب زلیخا فارسی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بہت اچھی اوسنے تصنیف
کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکھی ہی — ایک
دیوان جامی فارسی میں مشہور ہی عربی اشعار بہی اوسکی بہت ہیں گرچہ یہہ معلوم نہیں کہ دیوان
جامی عربی ہی یا نہیں اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنے جام میں پائی اوسکی تاریخ
وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچھے لکھے ہی ؎

کاشف سر الہی بود بیشک زان سبب   گشت تاریخ وفاتش کاشف سر اله

بہت کتابیں تصنیف و تالیف سی اوسکی ہیں درمیان سنہ ۸۹۸ ہجری کی فوت ہوا —
اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کے تہے — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر
عربی اوسنے لکھے تہے ؎

شمس الذکا طور العلی زین الہدی	کہف الوری بمکارم و رسوم
حلت فرائد ملاحہ ان تنطوی	فی طی منثور و فی منظوم
لا زال فی حل الامور وعقدہا	متایدا بالواحد القیوم
وحباہ فیاض العلوم بفضلہ	علما یؤدیہ الی المعلوم

ولہ ایضا

کتاب اتی من سماء العلی	الی مستہام حزین کئیب
فالقاہ مستجمعا للمنی	کوصل الحبیب وفقد الرقیب

فارسی اور عربی امیز یہہ شعر اوسکے ہیں

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی　　صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشئی از محض لطف　　کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم الفتش فایح ز مضمون　　فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نوی صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکہا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۸ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ مین مجہسی ملاقات اوسکی ہوئی تہی یہہ دو شعر اوسکی ہین ~

قال الرفاق استعذرا　　من احل اهل ومال
نقلت من عظم بالی　　یا اکرم الخلق مالی

سنہ ۹۳۴ ہجری کی درمیان مین فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا اوہ ۸۳۰ یا ۸۳۲ ہجری مین درمیان محلہ کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی اکر علم و ادب سیکہا اور کئی دفع اوسنے حج کیا ایک دفعہ ۸۹۰ اور ایک بعد موسم ۸۹۱ ہجری مین یمن کے جانب جاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکہے ہوئے تہے

واذا اراد الله ان یشقی امراء	واراد ان یحییه غیر سعید
اغراه بالترحال من مصر	بلا سبب واسکنه بارض زبید

اوسکی فوت سوادرمیان ماہ جمادی الاول سنہ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسنے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکہا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردہ بن کی اور تذکرہ یان اٹھنیوالی مردون کی مصنف علاید عقیان — اور مصنف دمیۃ القصر — وریحانۃ العصر وعقود الجمال کا مصنف وغیرہ تہے یعنی اونہون نے اون لوگون کا حال لکہا ہی کہ مرگئی ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنی اپنے معاصرین کا تذکرہ لکہتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا وزہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہا ہی یہہ کتاب نسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانے کعبۃ الله الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تہے چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین بلکہ بڑا ہوا پہر اوسنے سیر اطراف وبلاد کی کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور یمن میں پہرا علوم عربیہ اوسنے اپنی ماموں سیبویہ سی پڑہا یہہ وہ سیبویہ ہنی ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابوحنیفہ دونوں کی مذہب کی کتابین اوسنے دیکہین اور کچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سی پڑہی — اور قاضی زکریا کی تمام مولفات کی اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اور علامہ ابراہیم علقمی سے

دسٰوین صدیکی شاعر

تمام وکمال شفا پڑہی لے اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی معروف با بن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سی علم طب پڑہا اور پہر ہمراہ والدکے حرمین شریفین مین آیا اور وہان بہی شیخ علی بن جار اللہ اور حفید عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطنیہ مین گیا اور وہان بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجرداؤد وغیرہ کی بہری ہوئی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلدونمین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقۃ السحر — کتاب السوانح والرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کابہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانۃ الالباء اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

تناهی عنده الامل	وقصّر دونه العذل
رشا یفترّ عن برد	یکاد یذیبه القبل
یحامر عطفه ثمل	یمیل به ویعتدل
بمثل ما یروقه	بصفحة خدّه الخجل
فلیت به کما اتّصلت	حشای الطرف یتّصل
اذا ما الخد رابرزه	تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه فی تلفی	شباب ناضر خضل
وقد حشوه هیف	وطرف ملاه کحل
فما الخطی غیر قنا	قوام زانه المیل

وما الهندي غير ظبا ۔ هواه الناظر الغزل
سقي حلسا بذي أضم ۔ مضيق الصيّب الهطل
عيناً حين اذكره ۔ اميل كأنني ثمل
وربعاً كنت اعهده ۔ وأنسى فيه مقتبل
بكيت دماً على زمن ۔ لدي تودعه الأجل
ليال كلها سحر ۔ ودهر كله أُصُل

یہہ قصیدہ اوسینے عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی سہ

فخر ادمشق على كل البلاد بمن ۔ اولى البريّة معروفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض البرما ۔ جوى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قد كانت مشارقها ۔ بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغرّ ما حدقت ايدى الفطام به ۔ الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ في لألأ غرّته ۔ من سورة الغرّة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنو الميسره ۔ توافت الفكر ارشادوا اذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها ۔ الى وقار يضاحي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يشفعه ۔ مراقب ربه سرا لي علانا
نقضي النهار بآراء مسدّدة ۔ ونقطع الليل تسبيحا وقرانا
لأي ورد تولى النوم وجهتنا ۔ وقد عدا لجره الطامي مرجانا
لئن منحنا بلحظ من هواهبه ۔ نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی دسوین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہوین صدی شروع ہوتی ہی

گیارویں صدی کی شاعر

اس صدی میں بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہیں ہوا

حصہ گیاروان

صدی گیارویں

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکھتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جھنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی سوجہیں رہتا اتنا کچھہ علم اوسکو تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہیں کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہی کوئی الیسا فن نہیں جسمین وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابین ہین — ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہین — اور شرح اربعین — اور جامع عباسی فارسی مین اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول مین — خلاصۃ الحساب حاشیہ مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئۃ مین — اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر مین — اور فوائد صمدیہ علم عربیہ مین سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے ہین یہہ اوسکی بہت اور شعر ہین سہ

الا یا خائضا بحر الامانی	ھداک اللہ ما ھذا التوانی
اضعت العمر عصیانا و جھلا	فمھلا ایھا المغرور مھلا
مضی عصر الشباب وانت غافل	وفی ثوب العمی والغی رافل
الی کم کالبھائم انت ھائم	وفی وقت الغنائم انت نائم
وطرفک لا یری الا طموحا	ونفسک لم تزل ابدا جموحا
وقلبک لا یفیق عن المعاصی	فویلک یوم یوخذ بالنواصی

بلال الشیب نادی فی المفارق ‏ ‏ ‏ یحی علی الذهاب وانت غارق

بجهل لا تری لا تصغی لواعظ ‏ ‏ ‏ وان الموت والمنی فی المواعظ

وقلبك هائم فی کل وادی ‏ ‏ ‏ وجهلك کل یوم وارد بادی

علی تحصیل دنیاك الدنیه ‏ ‏ ‏ مجدًّا فی الصباح وفی العشیه

وجهد المرء فی الدنیا شدیده ‏ ‏ ‏ ولیس ینال منها ما یریده

وکیف ینال فی الاخری مرامه ‏ ‏ ‏ ولم یجهد لمطلبها قلامه

یہ اشعار اوس شخص کی حالت پر جسکو کتابوں کی جمع کرنیکا اور کتب خانہ بنانیکا بہت شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالك ‏ ‏ ‏ وفی تصحیحها اتعبت بالك

وانفقت البیاض مع السواد ‏ ‏ ‏ الی ما لیس ینفع فی المعاد

تظل من المساء الی الصباح ‏ ‏ ‏ تطالعها وقلبك غیر صاحی

وتصبح مولعًا فی غیر طائل ‏ ‏ ‏ بتحریر المقاصد والدلائل

وتوضیح الخفا فی کل باب ‏ ‏ ‏ وتوجیه السؤال مع الجواب

لعمری قد اضلتك الهدایه ‏ ‏ ‏ ضلالًا ماله ابدًا نهایه

وبالمحصول حاصلك الندامه ‏ ‏ ‏ وحرمان الی یوم القیامه

وتذکرة المواقف والمراصد ‏ ‏ ‏ تسد علیك ابواب المقاصد

فلا ینجی النجاة من الضلاله ‏ ‏ ‏ ولا یشفی الشفاء من الجهاله

وبالارشاد لم یحصل رشاد ‏ ‏ ‏ وبالتبیان ما بان السداد

وبالایضاح اشکلت المدارك ‏ ‏ ‏ وبالمصباح اظلمت المسالك

وبالتلویح ما لاح الدلیل ‏ ‏ ‏ وبالتوضیح ما اتضح السبیل

صرفت خلاصة العمر العزیز ‏ ‏ ‏ علی تنقیح ابحاث الوجیز

گیارہویں صدی کی شاعر

بھذا الامر صار الامر جہل ۔۔۔ فقم واجہد فما فی الوقت مہل

ودع عنک الشروح مع الحواشی ۔۔۔ فھن علی البصائر کالغواشی

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر حجاز میں کہی تہی

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی ۔۔۔ قم لاستدراک وقت قد مضی

واغسل الادناس عنی بالمدام ۔۔۔ واملأ الاقداح منہا یا غلام

واسقنی کاسا فقد لاح الصباح ۔۔۔ والثریا غربت والدیک صاح

زوج الصہباء بالماء الزلال ۔۔۔ واجعلن عقلی لہا مہرا حلال

ہاتہا من غیر مہل یا ندیم ۔۔۔ خمرۃ یحیی بہا العظم الرمیم

بنت کرم تجعل الشیخ شاب ۔۔۔ من یذق منہا من الکونین غاب

خمرۃ من نار موسی نورہا ۔۔۔ دنہا قلبی وصدری طورہا

قم فلا تمہل فما فی العمر مہل ۔۔۔ لا تصعب شربہا فالامر سہل

قل لشیخ قلبہ منہا نفور ۔۔۔ لا تخف فاللہ تواب غفور

یا مغنی ان عندی کل غم ۔۔۔ قم والق النای فینا بالنغم

غن لی دورا فقد دار القدح ۔۔۔ والصبا قد فاح والقمری صدح

واذکرن عندی احادیث الحبیب ۔۔۔ ان عیشی بسواہا لا یطیب

واحذرن ذکری احادیث الفراق ۔۔۔ ان ذکر البعد مما لا یطاق

روحن روحی باشعار العرب ۔۔۔ کی یتم الانس فینا والطرب

وافتتح منہا بنظم مستطاب ۔۔۔ قلتہ فی بعض ایام الشباب

یا ندیمی قم فقد ضاق المجال ۔۔۔ قد صرفت العمر فی قیل وقال

ثم اطربنی باشعار العجم ۔۔۔ واطردن ہما علی قلبی ہجم

فہو خاطبتی بکل الالسنہ | علّ قلبی ینتبہ من ذی السنہ
انہ فی غفلۃ عن حالہ | خابط فی فیلہ مع قالہ
کل آن وہو فی قید جدید | قائلاً من جہلہ ہل من مزید
تایۃ فی الغیّ قد ضلّ الطریق | قط من سکر الہوی لایستفیق
عاکف دہراً علی اصنامہ | تہزاء الکفار من اسلامہ
کم انادی وہو لایصغی الناد | یافوادی یافوادی یافواد
یابہائی لتخذ قلباً سواہ | فہو ما معبود ہ الا ہواہ

۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین انتقال پایا — تمام ہوئی گیارہوین صدی اب بارہوین صدی شروع ہوتے ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تھی گرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہوا ہو اگرچہ ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریون کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا اوسکی گرد نواح مین عرب کی بود و باش رکھتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہونے عربی شعر کہی ہین اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم تھی مدبل گذری ہین لکھتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بن شیخ عبد الرحیم دہلوی — اس شیخ اور استاذ کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالی کی بڑی عنایت اور نوازش تہی کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابرکت وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و وظیفہ وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سے نیک اور فاضلون کو رہنمائی ہوتی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء معقول کہون تو سزا ہی اوہنون نے درمیان شاہجہان آباد کی پیدایش پائی اصل اونکی سرہند سے شیخ ظہور الدین حاتم جوکہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو مین اشتیاق اونکا تخلص ہی آج کی زمانہ تک بسبب علم تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہندوستان مین رونق ہی احمد عربی اپنی کتاب مین کہتا ہی کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہی — دوسری جنت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بردبار نے یہہ کتابین اس طور کی تصنیف کی ہون گرچہ دیکہنے مین نہین آئین مگر چند لوگون نے یہہ حال لکہا ہی بہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سنے مین آیا چنانچہ لطف نے بہی اپنی تذکرہ مین بہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قران شریف کا فارسی بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اوہنون دیکہے تہے یہی جناب مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف سے دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مین اوہنون نے لکہا ہی اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کی بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی —

كأنّ نجوماً اومضت في الغياهب ‏ عيون الافاعي او رؤس العقارب

اذا كان قلب المرء في الامر حائرا ‏ فاضيق من تسعين رحب السباسب

وتشغلني عنّي وعن كل راحتي ‏ مصائب تقفوا مثلها من مصائب

اذا ما اتتني ازمةٌ مدلهمّةٌ ‏ تحيط بنفسي من جميع جوانب

تطلّبت هل من ناصر او مساعد ‏ الوذ به من خوف سوء العواقب

فلست اري الّا الحبيب محمّداً ‏ رسول الاله الخلق جمّ المناقب

ومعتصم المكروب في كل غمرة ‏ ومنتجع الغفران من كل تائب

ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم ‏ اذا جاء يوم فيه شيب الذوائب

اذا ما اتو نوحاً وموسى وآدماً ‏ وقد حالهم انصار تلك النوائب

فما كان يغني عنهم عند هذه ‏ نبيّ ولم يظفرهم بالمآرب

هنالك رسول الله يجئو لربّه ‏ شفيعاً وفتّاحاً لباب المواهب

فيرجع مسروراً بنيل طلابه ‏ اصاب من الرّحمن اعلى المراتب

سلالة اسماعيل والعرق نازع ‏ واشرف بيت من لوىّ ابن غالب

لبشارة عيسى والذي عنه عبّروا ‏ لشدّة باس بالضحوك المحارب

ومن اخبروا عنه بان ليس خلقه ‏ بفظّ وفي الاسواق ليس بصاخب

ودعوة ابراهيم عند بنائه ‏ بمكّة بيتاً فيه نيل الرّغائب

جميل المحيّا ابيض الوجه ربعة ‏ جليل كراديس ازجّ الحواجب

صبيح مليح ادعج العينين اشكل ‏ فصيح له الاعجام ليس بشائب

واحسن خلق الله خلقاً وخلقة ‏ وانفعهم للناس عند النوائب

واجود خلق الله صدراً ونائلاً ‏ وابسطهم كفّاً على كل طالب

واعظم

واعظم حرّ للمعالی نهو ضنه … الی المجد سامی الغطا ثم خاطب

تري اشجع الفرسان لاذ يظهره … اذا احمرّ باس بئس المواجب

واذا ه قوم من سفاهة عقلهم … ولم يذهبوا من دينه بمذاهب

فما زال يدعوا ربّه الهدی انّهم … وان كان قد قاسی اشدّ المتاعب

وما زال يعفو قادرا عن مسيئهم … كما كان منه عند جبذة جاذب

وما زال طول العمر لله معرضا … عن البسط فی الدنيا وعيش المرازب

لبديع كمال فی المعانی فلا امراء … يكون له مثلا ولا عقا رب

اتانا مقيم الدين من بعد فترة … وتحريف اديان وطول مشاغب

فيا ويل قوم يشركون بربهم … وبينهم صنوف من وخيم المثالب

ودينهم ما يفترون برائهم … كتحريم حام واختراع السوائب

ويا ويل قوم حرّفوا دين ربهم … وافتوا بممنوع لحفظ المناصب

ويا ويل من اطري بوصف نبيّه … فسمّاه رب الخلق اطراء خائب

ويا ويل قوم قد ابا رتعوا سهم … تكلّف تزويق وحبّ الملاعب

ويا ويل قوم قد اخفّ عقولهم … تجبّر كسری واصطلام الضرائب

فادركهم فی ذالك رحمة ربّنا … وقد اوجبوا منه اشدّ المعاتب

فارسل من عليا قريش نبيّه … ولم يك فيما قد يلوه بكاذب

ومن قبل هذا لم يخالط مدارس … اليهود ولم يقبس الهم خط كاتب

فاوضح منهاج الهدی لمن اهتدی … ومن تعليم عن كل راغب

واخبر عن بدء السّماء لهم … وعن مقام محوف بين ايدی العجائب

وعن حكم ربّ العرش فيما يغنيهم … وعن حكم تروی لحكم التجارب

وابطل اصناف الخنا وابادهم — واصناف بغی للعقوبة جالب

وبشر من اعطی الرسول قیاده — بجنة تنعیم وحور کواعب

واوعد من یابی عبادة ربه — عقوبة نیران وعیشة قاطب

فانجی به من شاء منا نجاته — ومن خاب فلتند به شتر النوادب

فاشهد ان الله ارسل عبده — بحق ولا شئ هنالک برائب

وقد کان نور الله فینا لمهتد — وصمصام تدمیر علی کل ناکب

واقوی دلیل عند من تم عقله — علی ان شرب الشرع اصفی المشارب

نواطی عقول فی سلامة فکره — علی کل ما یاتی به من مطالب

سماحة شرع فی رزانة شرعة — وتحقیق حق فی اشارة حاجب

مکارم اخلاق واتمام نعمة — نبوة تالیف وسلطان غالب

نصدق دین المصطفی بقلوبنا — علی بینات فهمها من غرائب

براهین حق اوضحت صدق قوله — رواها ویروی کل شب وشائب

من الغیب کم اعطی الطعام لجائع — وکم مرة اسقی الشراب لشارب

وکم من مریض قد شفاه دعاءه — وان کان قد اشفی لوجبة واجب

ودرت له شاة لدی ام معبد — حلیبا ولا تستطاع حلبة حالب

وقد ساخ فی ارض حصان سراقة — وفیه حدیث عن براء بن عازب

وقد فاح طیبا کف من مس کفه — وما حل راسا حین شیب الذوائب

والقی شقی قریش جبن ربهم — علی ظهره والله لیس بعازب

فالقوا ببدر فی قلیب مخبث — وعم جمیع القوم شوم المداعب

واخبر ان اعطاه مولاه نصرة — وَرعبا الی شهر مسیرة سارب

فأوفاه وعد النصر والرعب عاجلاً / واعطى له فتح التبوك ومارب
واخبر عنه ان سيبلغ ملكه / الى ما ادري من مشارف ومغارب
فاسبل رب الارض بعد نبيه / فتوحا نوادي مالها من مناكب
وكلمه الاحجار والعجم والحصى / وتكليم هذا النوع ليس براتب
وحن له الجذع القدير تحزنا / فان فراق الحب ادهى المصائب
واعجب تلك البدر ينشق عنده / وما هو في اعجازه من عجائب
وشق له جبريل باطن صدره / بغسل سواد بالسويداء لازب
واسرى على متن البراق الى السما / فيا خير مركوب ويا خير راكب
وشاهد ارواح النبيين جملة / لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب
وشاهد فوق الفوق انوار ربه / كمثل فراش وافر متراكب
وداعت بليغ الاى كل مجادل / خصيم تمادي في مراء المطالب
براعة اسلوب وعجز معارض / بلاغة اقوال واخبار غائب
وسماه رب العرش اسماء مدحة / تبين ما اعطى له من مناقب
رؤف رحيم احمد ومحمد / مقفي ومفضال ليسمى بعاقب
اذا ما اثار وافتنة جاهلية / تقود ببحر زاخر من كتائب
يقوم لدفع الباس اسرع قومه / بجيش من الابطال غر السلاهب
اشداء يوم الباس من كل باسل / ومن كل قوم بالاسنة لاعب
توارث اقداما ونبلا وجراة / نفى سهم من امهات نجائب
جزى الله اصحاب النبي محمد / جميعا كما كانوا له خير صاحب
وال رسول الله لازال امرهم / قويا على ارغام انف النواصب

ثلاث خصال من تعاجیب ربّنا — نجابة اعقاب لوالد طالب
خلافة عبّاس ودین نبیّنا — تزاید فی الاقطار من کلّ جانب
یؤید دین الله فی کلّ دورة — عصائب تتلوا مثلها من عصائب
فمنهم رجال یدفعون عدوّهم — بسمر القنا والمرهفات القواضب
ومنهم رجال یغلبون بمدّهم — باقوی دلیلٍ مفحم للمغاضب
ومنهم رجال یبیّنوا شرع ربّنا — وما کان من حرام وواجب
ومنهم رجال یدرسون کتابه — بتجوید ترتیل وحفظ مراتب
ومنهم رجال بالحدیث تولّعوا — وما کان منه من صحیح وذاهب
ومنهم رجال مخلصون لربّهم — بانفاسهم خصب البلاد الاجادب
ومنهم رجال یهتدی بعظاتهم — فیأمر الی دین من الله واصب
علی الله ربّ الناس حسن جزائهم — بما لا یوافی عدّة ذهن حاسب
فمن شاء فلیذکر جمال بثینة — ومن شاء فلیغزل لحب الربائب
ساذکر حبّی للحبیب محمّد — اذا وصف العشاق حبّ الحبائب
واذکر وجدًا قد تقادم عهده — حواه فوادی قبل کون الکواکب
وبدو محیّاه لعینیّ فی الکری — بنفسی افدیه اذًا والاقارب
وتذکرنی فی ذکره قشعریرة — من الوجد لا یحویه علم الاجانب
والقی لروحی عند ذلك هزّة — وانسا وروحًا دون وثبة واثب
وصلّی علیك الله یا خیر خلقه — ویا خیر مأمول ویا خیر واهب
ویا خیر من یرجی لکشف رزیّة — ومن جوده قد فاق جود السحائب
فاشهد ان الله راحم خلقه — وانّك مفتاح لکنز المواهب

وانّك

بارھویں صدی کی شاعر

و انک اعلی المرسلین مکانة	وانت لھم شمس وھم کالنواقب
وانت شفیع یوم لا ذو شفاعة	بمغنی کما انتی سواد بن قارب
وانت مجیری من ھجوم ملمة	اذا نشبت فی القلب شر المخالب
فما انا اخشی زمة مدلھمة	ولا انا من ریب الزمان براھب
فانی منکو فی قلاع حصینة	وحد حدید من سیوف المحارب
ولیس ملوما علی صب اصابه	غلیل الھوی فی الاکرمین اطائب

آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبرابادی بسبب شہرت علوم اور فنون دانی اس شخص کے اوسکی حال لکہنے کی کچہہ حاجت نہیں گاہی گاہی سبب موزونی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا بہی کرتا تہا فارسی بہت کہتا تہا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہہ شاعر نکتہ سنج شیرین زبان ظریف الطبع تہا کتب متداولہ علوم رسمیہ پر بہی بدرجہ کمال عبور رکہتا تہا ایک دیوان بیچ جواب بابا فغانی کی ــ اور ایک دیوان جواب میں کمال خجید کی بحر خفیف میں اوسنے کہا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان مشتمل انواع سخن پر ہی علاوہ ازین اور تصانیف اوسکی بہت بعض بعض شروح اہیں فارسی مثل شرح گلستان شرح زلیخا شرح سکندرنامہ یہہ اوسکی یادگار صفحہ ہستی پر ہیں ــ مرزا محمد رفیع السوداــ اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر منجملہ فیض اندوزان اوسکی تہان خدیو سخن پردازی کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر سی شعر کہنے کی آرزو ہوئے چوبیس سکی عمر تک سب علوم درسیہ سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ کی قاضی القضاۃ درمیان گوالیار کی ابتدای عملداری سلطان محمد فرخ سیر کی بیچ ممتاز ہوا تہا وہ سنہ ۱۱۳۶ ہجری میں درمیان دہلی کی آیا اسکی ہی لیاقت نظم و نثر اپنی ظاہر کی

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سینتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارسی سے وارد دہلی ہوا ہے ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے کچھہ آرزو نہو ئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری مین مسمی تنبیہ الغافلین تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہے اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت سے اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بر وقت برباد ہی قدیم دہلی کی آرزو لکھنو کو گیا اوسی شہر مین درمیان ۱۱۶۹ سنہ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی مین مدفون ہوا وہ کتابین جو آرزو کی تصنیف سے مشہور مین یہہ ہین — محیط عظمی — عطیۂ کبری — سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا مذکور احمد عرفی کہتا ہے کہ یہہ شعر آرزو ئے مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہین وہ یہہ ہین

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه	یا اخر الاواخر یا منتهی النهایه
لما افضت نورا تهدی به الاضله	نجیتنی واهلی من غیهب الغوایه
انی ندمت الان من سوء اختیاری	ارجو من التفاتک اللطف والعنایه
منی خلوص ود بالقلب فی خبایه	منه العناد والجور والغمز والسعایه
ما زلت فی رضاک ما انفک فی هواک	لا اعلم خلیلی ما الشکر ما الشکایه
ما اشتکی الیکم یا معشر المحبین	من سورة المحبه من شدة النکایه
یا هادی الخلائق یا کاشف الدقائق	افض علی حینا الکشف والهدایه
والله انت مشهود والخلق فیک معقول	لکنک بری من وصمة السرایه
من جودک وجودی فی ظلک شهودی	یا کافی المهمات لی نبضک کفایه
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع	یا مودع الودایع منک لنا وقایه

تیروین صدی کی شاعر

مافی الوجود غیرک یا موجد الحقایق من لطفک الروایة من فضلک الدرایة

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین نزیل بنارس ایک عالم تھا جسکو الله نے فنون شعر اور کمالات کا ہنہا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تھا ایک دیوان اوسکا فارسی مسمی نزہۃ الالباب بہت بلیغ اور لطیف شائع تھا اوسکی یہہ شعر عربی ہین جنمین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی ؎

ولیس عنک سواد العین منصرفا	مهما تشاهد بالتدعیج والکحل
اسمع کلامی ودع لامثة سلفت	الشمس طالعة تغنیک عن زحل
فمن امتنی جام الایک فی طرب	قد اقتدی بن فیری واقتفی زلی
منی الایتین ومنکر ما یلیق بکم	بذلت جهدی لکم لا بد من بدل
فو الذی تجت الزوار کعبته	وکم هنالک من داع ومبتهل
جری مجاری دمعی حب حضرته	واشرق الشوق فی صدری بلا طفل
لیس اصطباری ببعدی عن سکن	بل الحول لی یا غوثی وعون فشلی
وکم دعوتک یا کهفی ومعتمدی	مستنصرا فاتنی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین مین سی ہی خان مذکور سی بہت مناظرہ اور مشاجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون مین طیار کی ہی

حصہ تیروان

صدی تیروین

اس صدی مین وہ شاعر جو تیروین صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکی فوت ہوئی

۱۳ تیرہوین صدی کی شاعر

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یگانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یاد داشت رکہتا تہا اوسکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

مذ اغتاررت نجوم اللیل فی الافق — ومماس فاختفت الاغصان فی الورق

لاغروان قتل العشاق ناظرہ — فکر سبا مہج الاساد بالحدق

واسوء حظی وحالی مذ شغفت بہ — فالجسم فی الو والقلب فی قلق

لولا مناہ بقتل الصب ما لبست — خد ودہ حلۃ من حمرۃ الشفق

یالائمی لا تلمنی فی ہوی رشاء — ذ دنی فقلبی اسیر غیر منطلق

الوجہ صبح بلیل الشعر مستتر — یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سے گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دسترس تہے کرچہ فنون مستعلہ ہندوستان کی کتابین جو شاعرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہی تہین الا شعر گوئی کی طرف اور وبیگانہ روش شعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر بی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کرچکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضروری کہ وہ شعر فارسی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنا لیتا تہا گرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہی اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

تیرہویں صدی کی شاعر

ملاکر کہتا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکہتا وہ درمیان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا اور مرشدآباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی ہین سہ

سکت الحبیب متانۃ بقی التلذذ ساریاً
سمعائہ یتخیّلون ویزعمون محاکیا

مولوی الٰہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے لکہی ہوئی تہی سہ

صَبا بلّغ ریاحین السلام بذلّ وابتہال والتحامی
الی من فاق جمّ الخلق فضلا الی نجم الہدی بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹی چہوٹی رسالی اردو زبان اور فارسی اور عربیہ مین بیچ ترویج مذہب امام ابو حنیفہ مین اوسکی مشہور ہین اردو بہت اچہی بالکسرہ وہ لکہتا تہا چند رسالی اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین یعنی اپنی اوستاذ عالم خفی وجلی جناب مولوی مملوک العلی مدظلہ سے یہہ سنا ہی کہ مولوی الٰہی بخش مذکور سنہ ۱۲ ہجری کی اوسی حدود مین فوت ہوئی

مولوی اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہے اور بہت کثرت سی اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین کلہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکہے تہے سہ

ما زال قلب الصب فی حر الجوی ‌‌ ‌ وعیونه دون الکآبة ما تری

هجع الانام باسرها وجفونه ‌ ‌ ‌ فکما رایت ولم یذق طعم الکری

خضبت اکف جفونها عن مهجتی ‌ ‌ ‌ لما رنت نحوی الغزالة من حمی

ما زال قلبی مغرما ویذیبه ‌ ‌ ‌ حر الصبابة والکآبة والنوی

لما دنوت عن الفتاة لقبلة ‌ ‌ ‌ ولان تسربت عن الحذر ودلالها

فتحیرت وعلی الفراز تهیأت ‌ ‌ ‌ وتقاطرت من خدها عرق الحیا

فسالت هات بقبلة فتبسمت ‌ ‌ ‌ ودنت الیّ کما دنا ظبی الحمی

ثم اطرقت من صده وتفصحت ‌ ‌ ‌ ارأیت من طلب العذوبة فی الهوی

ان الهوی نار الجحیم فمن له ‌ ‌ ‌ هذا التصب فکیف یلتو خذ نا

فاجبت کلا اسمحی بوصالک ‌ ‌ ‌ والی متی ابکی بدمع من ضنی

یہہ شعر تمام نفحۃ الیمن مین مندرج ہین مینی بہی اصل تذکرہ مین لکہے ہین اسمین اتنی ہی سکا فی ہین یہہ شاعر درمیان ۱۲۲۰ھ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوسکی

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع مین خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست قدرت نظم اور نثر عربی لکہنے کی ستہی ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی ؎ کفرندی فرند سیفی الجراز
وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی ؎

منصف الجدل صارم الجازی ‌ ‌ ‌ ظفرة اللیث مخلب البازی

بل هلال لعید قربان ‌ ‌ ‌ ومثال للحظ طناز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سی شاید اس مصنف کی مراد

تیرہویں صدی کی شاعر

عید النحر ہی کیونکہ عرب بن عید قربان نہیں کہتے یا عید النحر ۔ یا عید الاضحیٰ یا عید الحج
یہہ کہتے ہیں اگر کوئی یہہ اعتراض کری کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لئی ہیں
کیونکہ عید قربان عربی محاورہ میں نہیں ہی اور شعر عربی ہی بلکہ تنبی کی مقابلہ پر تو اسکو
یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لئی تو حاجت لفظ کی نہیں گرچہ عربی محاورہ
نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین مجبوبة لغلوب الصباب جراز
برق سیناء حجة قطعًا کدلیل الفخر للرازي

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعروں سی مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لجبال الوريد مفصاد لقتال العنيد مجرزا
مستقيم العراك معوج مستقام لهمة الغازي

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور مجراز اور جراز بر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان
موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ
احمد عرب نی اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہیں

مولوی حسین احمد لکہنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ ادبیہ یہہ شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے
بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچھی آتی تھی احمد عرب کی مدح میں اوسنے بروقت
خبر اپنی تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کہی ہی وہ
شعر یہہ ہیں ؎

بانت سلیمی فانی هجرها بدني ولا الحبيب لذي الاشواق لم ترني
كسيت بردًا الى الاحزان قد نسجت ان مت يوم النوى ناهيك عن كفني

فلا يميط شجي قلبي بفرقتها — الا الكلام البليغ الكاشف الحزن

لكنني لا اري اركان مربعه — لم الف في عصرنا منها سوى الدمن

قوما نرق دمعنا حزنا على طلل — عفته ايدي البلى من وابل المحن

قفا خليلي نسكب دمعنا اسفا — على انطماس رسوم العلم في زمني

ان البلاغة طرا ريحها ركدت — ونارها خمدت كالجمر في البدن

لم يبق في الدهر حبر من قماقمها — اطفي بمنهله الاحلى لظى شجني

فبينما نحن نبكي من تذكرهم — وفقدهم عن بلاد بينها وطني

اذ طيبت مسمعي اوصاف من برع — الاقران في العلم والآداب واللسن

رب البلاغة بحر العلم ذو ادب — من نظمه عن لآل فاق في الثمن

علامة لا يجاري فضله احد — فهامة لا يدانيه اخو فطن

سامي الفخار بنيه القدر ذو شرف — حاو لاقصى معالي السر والعلن

اعني الامام الهمام الشيخ احمد — من شاعت فضائله في الهند واليمن

تاليفه روضة الاذهان عبهرها — يطيب الروح يدعى نفحة اليمن

نهى ذوي اللب في اثناء بدائعه — يهيج نحو فؤاد الصب في الذقن

اعجب بها نسخة الباب نا خلفت — ويا له من كتاب رائق حسن

فاذهب الله حزني اذ رمقت به — فالحمد لله ذي الانعام والمنن

يهه معلوم هوتا هي كه سنه ١٢٥٠ هجري مين يهه شخص موجود تها

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولي الله دهلوي سلطان اقلیم معاني کا اور مالک ازمنه بیان کا
اور بدیع ثاني اس فاضل بزرگ کي تعریف مین جتنا کچهه لکهون بهت کم هي اگر یهه کهون که وه

تیرھویں صدی کی شاعر

سب ذکیون اور عالمون کا بادشاہ تہا تو بجا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا
اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکہٹ چومنی والی ہوجاتے تہے تو سزا ہی تصنیفات
اس فاضل بی نظیر کی تعداد سی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود تہا اکثر لوگون
کی پاس شاہجہان آباد مین ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ٹہکانا
نہین کہ کتنے کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ در روافض مین اسی فاضل کی
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبان مین اور کتب عربیہ وغیرہ اور اپنی یادداشت سی تصنیف
کر کی لکہی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ آج تک لکہہ رہی ہین جسکا ارادہ ہو اوس کتاب کی دیکہنے
کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ مین چہپ بہی گئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ یعنی منگل اور جمعہ کو
درمیان دہلی کی کوچہ چیلان نہین پرانی مدرسہ مین وعظ اور نصیحت کیا کرتے تہے بہت فاضل
دہلی کی داخل درس ہوتے اور بشارتین اور نکات قرآن عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے
بہت کتابین اونہون نی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہین اشعار عربی بہی
اونکی بہت اچہی ہین ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل
بی عدیل نے درمیان ۱۲۲۹ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجاب
ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہین اس لئی
بہت لکہنے کی کچہہ ضرور نہین سے

هنيئاً فقد اقر الله عيني باخبار اتتني من حسين
فتى ان عدت الاعيان قالت له الاعيان انت قرة عيني
فدام بقاؤه ما لاح برق واطرب صوت قمري وعين

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اونکو سبحان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیرہوین صدیکی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف اوبیہ نہین گذرا کلام اوسکی بہت ستین دواوین نظم اوسکی کی جواہر فنون اور لآلی علوم سی پر ہین اوسنے ایک تذکرہ عربی تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی نوزادہ قلیخان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات کی معلوم نہین ہے

من المتیم مترۃ برکیتۃ	حفت بہا فئۃ من الفتیات
وطلبت من تلك الخوائد شعرۃ	فشتمنی بعجائب الكلمات
فی شتمہن المرّای حلاوۃ	فکانہن سقیننی خمرات
یاظبیۃ الرعساء مسك ضائع	اهدی الیّ سواطع النفحات
لم تعرضین من المشرق تغیظا	مامنیہ الرّاجی سوی النظرات
لاتقصرین وتعرضین ھنیئۃ	انّ تشعری بتتابع الزفرات
ھل تستطیع فراشۃ عذریۃ	ان لاتحوم حوالی المقبسات
ارادعبد مخلص ودجاؤہ	صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنے بہت سفر کئی ہین چنانچہ حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہی بہت شہرونین پہرا جنہہ تا لیفات اور مجموعی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی یا ہندوستانکی مدرسون مین داخل درس ہین ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب النشاید — اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنوکی مدح مین لکہی ہی اور قصائد اور خطوط اوسکی بہت مشہور ومعروف ہین اوسکی یہہ شعر ہین جو اسد اللہ خان کو لکہی تہی

تیمور بن صدیق کی شاعر

هیج الاشواق للصب الکئیب ذکر هند وربة الحسن الغریب

من توارت فی حجاب البعد عن مستهام شفه الوجد المذیب

فاذکری یا هند صبا دمعه مذ خفرت العهد یا علیی صبیب

هجرک السفاک ابکی مقلتی والجفا اضحک من یلحو الحبیب

کیف ارضاک الذی ارضی العدی ان هذا منک یا روحی عجیب

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقة الافراح مین جوکہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہی اور وہ کتاب چہپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ ۱۲۴۰ سنہ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی پادشاہ کیطرف سے کتب طب لکہنے پر مامور ہی چنانچہ کتاب التشخیص ومعالجۃ الامراض بموجب حکم محمد علی پادشاہ والی مصر کی اس شخص نے اب عربی مین لکہہ کر چہپوائی ہی اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نے زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی پادشاہ کی واسطی سیکہنے علوم وفنون کی پارس مین جوکہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکتری خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوس وقت اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین ہین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالجہ امراض مین ہی ــــ محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کی چہپوائی کا ہوا مینی اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سی مقابلہ کرکی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکہلا کر صبح کی بروز چہارشنبہ انیسوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۹ ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تہے جب وہ کتاب چہپ کر طیار ہوئی محمد تونسی نے یہہ تاریخ طبع لکہے اس کتاب کا ترجمہ اردو مین میں کیا ہی سہ

انظر کتابا قد حوی حسنا بدیعا یسبی
معناه سهل سائغ كالسلسل المنصب
ولفظه كاللؤلؤ يزيل رين القلب
يعشقه ناظره كعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا احسن ما في الطب
وهو ليسعد الداودي فيه شفاء اللب
وكان من قبل سبا سقم عظيم الخطب
ازاله الله به وكل امر صعب
لاسيما لما بدا هذا الكتاب المنبي
تاليف شاب ماجد مهذب مربي
بالشافعي قد دعي وباسم خير العرب
مذ تم طبعا قلت في التاريخ بيتا يسبي
الداودي امره يحيي رفاة الطب
۲۵۲ ۲۴۶ ۳۸ ۶۹۱ ۴۲

جمع ۱۲۵۹

ابو السعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی باشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکہا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح میں اس سے

ضحکت ثغور العز والاقبال — وتبدل الادبار بالاقبال
وبدت ریاض العلم یانعة الجنا — فی مصرنا فخلت من الجهال
قد قیض الرحمان انقاذ الها — من جهلها هذا الامیر العالی
ودعاه باسم محمد لصفاته — وهو العلی علا علی الامثال
وبعزمه مصر تبدت جنة — من بعد ان کانت من الاطلال
وبها بلاد المسلمین جمیعها — نالت جزیل الفخر والاجلال
فسعی الیها جیشه الجرار فی — بحر ومن سهل وفوق جبال
حتی له انقادت وقد کانت علی — من رامها اقصی مدا ومنال
ومرامه من ذاک حسن تمدن — وسیاسة ودیانة وکمال
قوی بابهة العلوم دیارنا — فزهت وکانت قبل فی اضمحلال
لیث لسطوته الخطوب رواحل — اوما تراه طیب الاشبال
لا سیما الضرغام قائد جیشه — بنجابة ومهابة وجلال
ما طالما فتح البلاد بعزمه — واباد صندیدا من الابطال
فیه البلاد الشام صارت شامة — من عدله فی جنة وظلال
فالله یحفظهم ویبقی ملکهم — ویدیمهم لا زالة الآمال
فالدهر منهم باسم وبجودهم — حصن الوری من طارق الاهوال

ابو السعود مذکور رفاعہ افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مبنی بہی دیکھی بہت مختصر اور اچھی کتاب تاریخ میں اوسنے جمع کی ہی وہ درمیان ۱۲۸۲ھ ہجری کی بولاق مصر درمیان ماہ ربیع الآخر کی چہپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہو کر طیار ہوئی بالفعل

تیرہویں صدی کے شاعر

ایک نسخہ مدرسہ دہلی میں موجود ہے

آزردہ صدر اعلی

شنیخنا و استاذنا و دینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقاء اللہ الی یوم الدین گنجینہ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف و جود و عطا لبید دوران حسان مند وستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بے مثل حاکم دہر مصداق این شعر ہے

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت　　　بر سروران عالم تحقیق سرور است
دارائی ملک لطف و کرم ہادی امم　　　کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است

اس عالم با عمل اور فاضل اجل کی مدح میں جو لکھون سو کم ہے — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم ہے سحبان اور حسان اور لبید او متنبی اور امراء القیس یہہ نام بہت کتابون میں مثل لفظ عنقا لکھے ہوئے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس کیا تو اوس ذات گرامی کو کیئی رتبہ اونسے بڑہا ہوا پایا — بندگان تذکرہ ہذا کی واسطے اس فاضل بے بدل کی کوئی تمثیل دیگر سمجہا جاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم ہے اب مناسب یون ہے کہ یہہ کہون کہ کوئی فاضل ہمارے زمانہ میں اوس ذات گرامی کی سامنے ذکاوت اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تبحر میں رتبہ نہیں رکہتا یہہ سب سے بہتر ہے ہے

آنکہ راشد در شرف اوصاف ذات کاملش　　　برتر از درک خرد بالا تر از وہم و گمان
نفحہ اخلاق او را روح قدسی در پناہ　　　جوہر انفاس او با عقل کلی تو امان

بالفعل ہمارے زمانہ میں کہ ۱۲۴۸ عیسوی میں عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد نیک بنیاد پر مامور ہیں باوجودیکہ کاری سرکاری سے اونکو فرصت بہت کم ہوتی ہے مگر پہر بہی بسبب اونکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خواہان رہتے ہیں

اسلئے اوس کم فرصتی مین بہی طلباء اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑے رہتے ہین
پڑہاتے ہین بہت فاضل ایسی زمانے کے اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم یا ہنر
ایسا نہین ہے کہ اوسکی موجد سے زیادہ نہ جانتے ہون کتابین اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہین — سُننے مین آیا ہے کہ یہہ حضرت میان عبدالقادر
برادر کلان مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردون مین ہین درمیان علوم نقلیہ
کے ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور سند ہندستان بہر
مشہور ہی ... شاہ عبدالعزیز صاحب سے بہی اونہون نے علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سے علوم عقلیہ مثل منطق و فلاسفہ
کی اونہون نے تحصیل کئی ہین — مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتے ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نے اونسے زینت پائی اور
وہ بہی ایسی عہدہ کی لایق تہے شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلاء کی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین ہین درست
درست اور کما حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تہا
اور واقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہین کہ یقیناً کوئی فیصلا اونکے
خالی حق سے نہین ہوتا حقدار کو حق پہچاتے ہین اسلئے اب مین یہہ کہتا ہون کہ عہدہ انکا
تا قیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قائم رکہے تاکہ ظلم جہان سے یک قلم موقوف
ہو — اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگرچہ وہ ایام طالب علمی کے
شاید تصنیف سے ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سُننے مین آیا ہی اور اکثر رسالے
اور فتوی اونکی تصنیف سے ہین اور ہر روز جو مسایل لکہے جاتے ہین اونکی کچہہ
شمار نہین — ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نے تصنیف کرنے

نیرن صدیق شاعر

شروع کی تہے مگر معلوم نہین کہ تمام ہوئی یا نہین اگر یہہ کتاب تمام ہوکر چہپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی مین وہ شعر کہتے ہین کہ سعدی کی کچہہ حقیقت
نہین اردو مین بہی اونکی اشعار بہت ہین جینے تذکرہ اردو مین مندرج کئی ہین عربی مین
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہین کہ اس زمانہ مین دوسری سے ویسی ہونی معلوم
غرضکہ یہہ صفات موصوف ہین بندہ نے یہہ کتاب صدرا علم فلسفہ مین اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچہہ مین دیکہہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتی ستے تہے
اوسوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرماکر تشفی فرماتی ستے تہے میرزاہد
امور عامہ یہہ مینی اونسے پڑہا ہی یہی حال وس کتاب مین بہی پایا ایسی ایسی کتابین
جو انتہائی فضیلت کی ہین اونکی سامنے ایسی ہین جیسی آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہین
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہین ہوسکتے لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچہہ کلام یا عبارت
اوس فاضل اجل کی لکہہ کر مردون کے تنون مین جان ڈالدون

ولو سلطت نار التفرق والنوی — علی سقر یوما لذاب لہیبہا
اشد جحیم النار ابرد موقع — علی کبدی من نار بین اصیبہا

ان احسن ما وشّی بہ البراع فازدہی ببرود وشّیت بالدرر واعجب ما تزینت
بہ الطروس فازہی علی حدیقۃ منمنمۃ الاطراف والطرر سلام افتن من
نواظر المہوات واحلی من ضرب رضاب البہکنات والذ من شعث اللمی ولثم الخدود
وانوق من ہیف المخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی ادراج النسیم
العید النواعم وابہج من حدیقۃ حاوتہا الغمائم اہدیہما الی ما الفت الیہ

وارد من من بدین شنب نیرن فی الناسم وابھی من جنا العصفور اکلف بھا [illegible]

العلوم مقالیدها، وملک من التحقیقات الفکریة طارفها وتلیدها، بلغ من
البلاغة ما لم ینله ابن المراغة، قد حظی من الفضل برتبة دونها مناط الثریا وباهی
الکون بوجوده فاصبح مبلج المحیا صارم فهمه ما نبا وجواد علمه فی میدان
النفائس ما کبا، فارس میدان البیان، وفخر العلماء الذین شمخ بهم
انف الزمان، جلیل القدر والمحل، سارت بدائعه فی سائر
الاقطار سیر المثل، جمع من بضائع الادب ما راق صنعا، وحسدته لرقة
نسیمه برود صنعا، هو العین المحدقة، ولوجه المکارم غرة، ولقلب الدهر
قرة ومسرة، اوحد البلغاء العظام، واجل من تفوه بالنثار والنظام، عین
الزمان ویمینه، لو حلف الدهر لیاتین بمثله حنثت یمینه، ان ذکر فصاحته
فما ابو نواس، او حدة ذکائه فما ایاس، او بلاغته فما قدامه ولبید، او ادبه فما
مسلم بن الولید، وبعد فلا یخفی علی المولی الرفیع الجناب، لا زال غیث
افاداته علی المستفیدین متوالی الانسکاب، انه قد سبق الیکم کتاب، وفیه
ما یغنی عن اعادة الخطاب، بطی مکتوب صنوکم المحترم سامی الاسم و
الالقاب، فما شمت من تلقاء سماء المکارم برق الجواب، فلم ادر انه ما جری
منی یوجب الصد ودعنی، والعجب کل العجب ان مثلک ایها المصقع المجید
یضن بما یشفی علیل صدر العمید، فارفق بصب لا یزال مکررا ذکراک بالمدح
الانیق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور هجمت
علی المستهام الذی لا تمر علیه ساعة الا بذکر محاسن خلقک، فان
تعف فمن فضلک وان تواخذ فبحقک، والمسئول من الملک الخلاق جعل
للتنائی مدة ویعقبها ایام التلاق، ان یطوی شقة البین ویقطع دابر الفراق،

والمامول من افضالکم ان لا تقطعوا علیٰ المراسلۃ فانہا تنوب عن المواصلۃ
والسلام خیر ختام نمقہ العبد المسکین محمد صدر الدین نہار التاسع عشر
من شہر شوال سنہ ۱۲۴۹ ھجری

وله ایضاً

وکنا کغصنی بانۃ قد تالفا — علی دوحۃ حتی استطالا وانیعا
یغنیہما صدح الحمام مرجعا — ویسقیہما کاس السحائب مترعا
سلیمین من خطب الزمان اذا سطا — خلیین من قول الحسود اذا سعا
ففارقتنی من غیر ذنب جنیتہ — والقی بقلبی حرقۃ وتوجعا
عفا اللہ عنہ ما جناہ فاننی — حفظت لہ العہد القدیم مضیعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدینخان فاضل کامل اور عالم باعمل گذری ہین وہ مدرس اول مدرسہ دہلی عربی کی تھے اونہون نے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصاً علم ریاضی مین بڑی دست قدرت تھی اور معقولات کے امام تھے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہین ازانجملہ ایک شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئت مین اونہون لکھی ہے بندہ نے بہی خوب سیر اوسکی کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارنپوری کا ہی جو بہت بڑی ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سے معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت سے فاضل نے مختصر کی ہی اور ایک رد روافض علم کلام مین مولوی دلدار علی کی اور لکہنو والون کے جواب مین اونہون نے لکہی ہی جو تحفہ کی جواب مین اہل شیعہ نے جواب لکہے ہین اس کتاب مین اصل متن تحفہ کا مع اوسکی اعتراضات کی لکہکر اپنی جوابات ثبت کئی ہین

تیروین صدیکی شاعر

الصنیع

— ایک ردشیعہ مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولۃ لکہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک
العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کی پاس خاطر سی تصنیف کی تہے اور مسودات
اونکی بہت ہین اور اونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین ایسی کہ آدمی کی عقل
حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس اور تدریس اور تصنیف و تالیف
کی کتابین سب اونہون نے لکہی ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا
رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض
ہوئی ڈیڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے بیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے
رحلت کی درمیان سنہ ۱۲۶۲ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا
میری ہاتہہ آیا ہی جو کہ اونہون نے مفتی صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی کو
لکہا تہا بطور یادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من يعير جناحه
لعلي الى من قد هويت اطير

من جوى اوقده البعد وشجى اكمده الوجد الى جانب الحبيب الذى
تنزه قدحه المعلى عن القدح والنسيب الذي استوعب لسانه صنوف
المدح الذي اذا نظم خجل قلائد القلائد واذا نثر غبط فرائد الفرائد
ذو خلق عظيم وطبع كريم وسجيه سنية عليه ما من علم الا اصاب
مشكلاته وما من فن الا غاص في بحار تحقيقاته اما الادب فقد
شيد اركانه واما الفقه فقد ابرم بنيانه واما المعقول
فمنه واليه ومعول ارباب الصناعة اليه ذخر الفضائل فخر الاماثل
صدر الافاضل زين المحافل مولانا المولوي محمد صدر الدين لا زال

ظل افاضته على روس المستفيدين امّا بعد اهداء هدايا السّلام
واداء مناسك الاحترام والاعظام فينهى ورود مشرقه مشرقه هبّت
عند فتحها نسائم مصريه وتجلت كلمات ببيض الوجوه الّا انّها
دريه فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واكبارا واستنشقت
منها روائح سحيق الصندل ونظرت الى معانيها فاذا هي لالى رطبه
وما سواها من المعاني حنيدل واما ما فيها من الالفاظ فهو انق
من غمزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدايد الزمان
مذ اصطليت نيران الهجران فوالذي حبانا بحبك وجعلنا من
صفوة احبتك انى مذ فارقتك ما اطبقت مقلتى بالنوم وما لاقت ليلى عن النوم
يسرلنا الله لقياك ويسرك الحسنى فى آخرتك ودنياك والسلام بالوف الاكرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وما وینا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی
مدرس اول مدرسه دهلی رهنی والی نانوته کی قدوه متاخرین امام متبحرین مستقدمین اوس
ذات حمیده صفات کا شمه سا یهه حال هی که ایسا فاضل کامل وزاهد و عابد پابند شرع
شریف مرتضوی بهت کم دیکهنی مین آیا هی نظیر اوسکا خطه هند سی مفقود ــ
هر فن وعلم کا سامان اوسکی پاس هر وقت موجود ــ اوسکی فیض عام سی عقل
فیاض زاده رہا ــ جسنی اوسکی مشعل تعلیم سیے روشنی نهین پایی وه عقل اور
بصیرت سی نابینا ــ گهر اوسکا محط رجال طلبا ــ مدرسه اوسکا مجمع علماء و فضلاء
هزارها شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹهاکر اطراف و اقطار هندوستان
مین نامحل هوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور هندوستان کے

تیرہویں صدی کی شاعر

اپنا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول پر ہی اول عربی پر مدرسہ دہلی میں مامور ہیں سوا درس کے
طلبا مدرسہ کی اپنی گھر پر بھی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابیں پڑھاتے ہیں تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی کہ عقل اول بھی اونکی فیض رسانی کے
مقابلہ میں مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبا میں نصف شب تک
منقسم ہیں حلیہ اونکا یہہ ہی کہ کشتی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کے ہماری زمانہ میں اونکی ذات سے ہندوستان میں علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کاشفی کا مصداق وہی ہی — آن فاضل زمانہ
کہ از میمن درس اوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع اور حلیم اور بردبار او
صاف اور متفکر اور مدبر اور دانشمند ہیں غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تلاش تمام پیدا کئی جاہیں اوسمیں سب موجود ہیں معارض کو چاہیے کہ دو چار گھڑی اونکی
خدمت میں بیٹھ کر ان اوصاف کو ملاحظہ کری اوسوقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بی مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہے
تمام عمر میں باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہیں کیا اور تصانیف کتب پر
مائل نہیں ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت میں صدہا طالب علم اطراف
و جوانب سے واسطے تعلیم اپنی علوم کے حاضر ہوتے ہیں اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پھر اس صورت میں فرصت واسطے
تصانیف کی ہونی معلوم لہذا اپنا حرج گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ان
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تھی بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۰ عیسوی میں ترجمہ اردو زبان میں کرکی پاسنی کر دیا اور بہت اچھی طرح سے ہر ایک
مشکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسویں میں دو دفعہ چھپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

نثروں صد ملکی شاعر

بالالتزام منظوم کرنے اتکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعرگوئی پیشہ علمار کا نہیں ہے
بلکہ پایہ تحقیق وتدقیق کو مضر ہی — مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو مسمّی فیروز بادشاہ زادی کو
انہوں نے ایام طالب علمی میں بی نقط لکھا تھا دھونڈلا یا ہوں تیمنا وتبرکا اپنی کتاب میں لکھتا ہوں
وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المحمود المالک الودود الواحد السرمد الملک الصمد
سمک صرح السماء ولا دعام وکل ما سواہ هالک وله الدوام
ادراکه کما هو محال ما ادرکه اهل الحال ولا علمه اهل الکمال
مسلکه سهل لکل سالک عدله مهلک لکل هالک امره امر و
حکمه احکم وحلاله حلال ومحرمه محرم مطروده مردود
وموده وده مسعود همه اعدهما وسرورا وحکمه حصل حرا
وحرورا لا امد لدوامه ولا رادّ لاحکامه ما سعد الا مسعوده
وما ردّ الا مردوده اکرم السعداء واعلم العلماء مراده معمول
ومعموله حاصل لا احد الا ما حکمه ولا سائل عالم الاسرار مالک الاحرار
مسعّر الاسعار محصّل الاوطار مملّک الامصار مکرّر الاصال
والاسحار ما امّله مؤمّل وصل ما موله وما سائل سائل الا وما احرم
مسؤله اللهم اکرم محمد المودود اسمه احمد ومسماه محمود
ماحمد ممدوح لکل واحد ومحموده محمود لکل حامد علوه سماک ودوّ
لولاک طوره سماء وطوره عطاء حامل لواء الحمد وما لک ما لک
الا کرامه الک سالک الهدی ومهدّه ها دلاه لام واحمر الله الکرام

ورھطه الکملاء واوداءہ السعداء اسلموا لله واطاعوا رسوله للولوہ
وسددوا الاسلام ودمروا اهل الصدود هواهم دواء لکل داءٍ و
ودهم محصل لکل مرادٍ واهواءٍ رحمهم الله وروح ارواحهم و
اکرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس مسطوره ام دوح ممسوحٍ
سواده علاء المسک العطر وسطوره عطل سمط اللؤلؤ وسلک الدرر
مطلعه مروح الارواح مراه کاس الهم سوم کراح رحراح مملوه
مصلح الکلام کالملح للطعام للملک الکامل الحلاحل العالم العامل سما
العلم والعمل المعلم للعلم الاول کرم لاعد لالائه سمح
لاحد لعطائه کلامه وکلام الفصاحة الاعلام کالهطل والرهام
اوالمدره والعوام لولا وکلام الملوک ملوک الکلام ملک عطاؤه
مطر هامر وسماحه سمر سائر کلامه حلو وسلامه سلو لله
درک ما احلا کلامک ورعاک الله ما اعلا اعلامک صدر
امرک المحکم لاسطر الطرس عاطلا کرسومک الاکرم
وها املک العصر املاه کما هو الامر واحرر لک الحال کما هو امر
الامام اهل الکمال حال مملوکک حال مسرور لا اود لسدا دہ
والحمد لمالک الامور وصالح حال اهله واولاده ورهطه
وسواده امله حاصل وسروره کامل حساده حصدوا واعداؤه ملدوا
الا هو حی ولولاک مملوک ودرهمه لوسم وذلک مسلوک الا واساه
لعدم وصالک السار واساءه مراک المروح للروح والکاس للهموم
الامرار ادعو لک اسحارا واصالا واسال لک علوا وکمالا

اطاح الله حسادك وسدد عمادك ومد عمرك وطوله واعطا مرادك
وحصله مادام رعد وسما ومطر وهما ومارد وكلا وورد وسلك
والمدرس الاول حله ماحل مسه كسر مولو ودهاهم مدلهم
رحم لسوء حاله الاسود والاحمر واكده الدهر كدا وهو ادهى
وامر والحال سدد اوده ومعلهمه دكماره واطرد
امره وحلا مره والسود دمحمد المكرم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاوصال واع لاسرار كلامك وطالع لمطالع مرامك الملوك
اوصل له سلام الملك الهمام وهو اعاد السلام مع الاكرام
ودعا العلو كلامك ولسموا علام حكمك سلمك الله واوصلك
مدى الكمال واعلاه والسلام مع الاكرام لله

اس بی نقطہ رقعہ کے لکھنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جبکہ جانی کہ کئی سال درس دہی طلاب
اور مشق ادب میں گذر گئی ہون اب حال بہی اسیسے پر قیاس کر لیا جا سکتا ہے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سی چند رسالہ اور حاشیہ
علم منطق مین مشہور و معروف و اخل تحصیل ہین مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق
مدقق گذر رہی ہین اونکی تصانیف اونہین کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ
میرزاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا میرزاہد جلالیہ پر بہی اسی نام سی مشہور
ہی اول مین وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تہے جنکی جائی پر مولوی صدر الدین خان

تیرہویں صدی کی شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہیں اونکی اشعار اور عبارات عربی بہت ہیں اور بڑی فاضل تھے
اونہون نے درمیان سنہ ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جنکی تاریخ میں میرزا نوشہ غالب نے
یہہ چند شعر کہے ہیں ــ

ای دریغا قدوہ ارباب فضل	کرد سوئی جنت الماوا خرام
کار آگاہی زبر کار اوفتاد	گشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت از پی کسب شرف	جست سال فوت آن عالی مقام
چہرہ ہستی خراشیدم نخست	تا نہائی تخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایہ لطف نبی	باد آرامشگہ فضل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتہہ نہین آئی لہذا اونکا ذکر چہوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان نہیں ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگرد ہو گئے
ہیں علوم عربیہ میں اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق اور فلسفہ اوسکے
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان میں کہان طلاقت اور قلم میں طاقت کہ اوسکی
تعریف لکہون یا کچہہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہیں اور ہمراہ مولوی صدر الدین
خان بہادر جنسے کمال ربط و اتحاد رکہتے ہیں مولوی عبد القادر صاحب اور شاہ
عبد العزیز صاحب سے پڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و
معروف ہیں نثر عبارت اسطرح کی لکہتے ہیں کہ اچہے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ میں نے بہی مولوی
نور الحق صاحب کی پاس دیکہا تہا بہت اچہا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتہہ آیا ،

تیرہویں صدی کی شاعر

جو مفتی محمد صدر الدین خان بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبّل ارضاً جعلها در الواح الافلاک وحصباها انباتها فی ارتیاد الاسلاک ویبثر رباها ولا کنشر عطر الطین ویسجد علیها جباه الفراعنة والاساطین بین یدی المجید النجید الفرید الجرید الادیب الاریب الحسیب النسیب الحصی الذی لا یحصی ماثره وان یحصی حصی البطحاء ولا استقصی مفاخره وان یستقضی رمال الدھناء الذکی الذی فتح بین اہل التشکیک واہل التحقیق من الافاضل - الحفی الذی فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل - الانیق الذی لا ندله فی الآفاق الشفیق الذی لیس لمورد اشفاقه من اشفاق - جامع ضروب الافضال التی لا یحد بہا قیاس - نتیجۃ الاکارم الذی لا یرسم مناقبہ فی القرطاس - الباقر من المناقب بین صغراہا وکبراہا - الجامع من المعالی بین اعلاہا وادناہا - تالی صحایف اللطایف التی لا تتلوا احد تلوہ - المقدم فی فرسان الفراسۃ الذی ما من عالم الا ویتبع خطوہ - الذی کل ادیب الی مارب ادبہ مفتقر - وکل عالم باثر قدمہ مقتفر - مقدام العالمین فی العالمین - مولانا محمد صدر الدین حماہ اللہ حافدہ ولا حسد حاسدہ - ونلتمس منہ بعد سلام الذی من ظلم الحبیب واحلی من شکوی الصبیب ؎

تحیۃ فاقت نسیم الصبا	لہا فوادی بارتیاح صبا
اریجہا طاب وانفاسہا	فاقت علی انفاس زہر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّسیم کتابین متکانفین یغبط بهما تعانق
جنین متعالفین — ولا یضاهیه احتشاد الزهرین فی برج وانتفاد
الدرین فی درج — ویباهی بهما فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم
نوار فول الصباح فی حللها — ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما
وما لمع الدراری فی سناها وبهاءها — ولمح الدراری فی سناءها وضیاءها
- با زهی وابهی من احتفافهما — وما البرق بلمعاته والشرق بلمعاته
— بالمع والمح من مضامینهما التی تلمح من ستور السطور — بل هو نور من
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور — فلا لفوح الترائب
ودعج النواظر ما آتی من سوادها وبیاضها ولا التادبة بالاتراب و
الملاعبة بالاضراب ادوق من سرح طرف الطرف فی ریاضها —
ادمجت فیهما اسارات یجسدها اشارات الهیف من وصوص الحجب
— وادرجت فیهما اسارات البیض بتقلیب حدقهن وهن فی اللعب
— وبما اصف مما فی النثور والاشعار من الاشعار — لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذالک المضمار — وابدعت حجة
الحریری والبدیع — لما ابدعت فیهما من صنایع — فارسلت
جوابه وعسی الله ان یبلغه الیک — وارتجلت فیه باشعار ونثور
ولکنی لا اتنفس فی البلاغه لدیک — وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین — ولا الغث کالسمین — ولا السقفلر کالصحاح — وان لم
یحالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح — وراکب البغلة
لا یسبق راکب السمندة ولا یستوی حالب الصبر وحالب القند

تیرھوین صدیکی شاعر

یا مولانا ارسل الی جواب ھذہ الرقیمہ — وداوِ بالکلم کلوم القلوب السقیمہ — لیکون لی عوذۃ من سطوات الدھر — وخذۃ من تسلطات القھر وامّا حدیث الشوق فلا ارویہ وانّما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیر ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والھجران — والسلام واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبدالرحیم بہائی مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی اونہون نے اکثر قصیدہ اور خمسہ اور مسدس عربی مین لکہے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاربار دنیا مین اور عبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی تہے تمام ہمسائی ان فاضل کی بہت شکر گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبدالرحیم کی خمسی اس فاضل نے کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبدالرحیم نے شیخ بوعلی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابوعلی سینا نے ایک قصیدہ اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی سے

سال الحکیم عن النفوس الرضع	وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرھا عن منبع	ھبط الوجود من المحل الارفع

متلذذا بتجنس وتنوع

تدجل فی اطلاق غیب هویّة　　عن وصمة التقید فی انیه
حتی اکتسی من نسبة علمیة　　لو من حقایق اولا لحقیقه
قصوی کحال الزوج عند الاربع

فهناک کل کان اسما سامیا　　عن کسوة التخلیط خلوا عاریا
لصنوف اثار التمثل حاویا　　ثم اکتست تلک الحقایق ثانیا
بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملة　　مما استکن برونها فی وحدة
من کلّ معنی تقتضیه وصورة　　ثم استقرت کلها بهویة
فیها تشخصت الشئون بمجمع

اوفت لها النّاسوت مدا ماصرا　　وتنجز الاثار فعلا حاضرا
ماقد حوته وافرا اوقاصرا　　متکثرا تلک الحقائق ظاهرا
متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امر واحد فی دورة　　بشهادة اوبرزخ اوغیبة
وقیام عین اوتلاحق هیئة　　والنفس عقد جامع لشتاته
والنفس باطن جثّة المتجمع

وکذا لها الشخصی یوفی بیته　　دنیا وقبرا المحشر اوجنة
وتری له نوعا وصنفا وسعه　　اتظنها ابت الاقامة برهة
ثم استقرت بالدّیار البلقع

اوقاتها امر تقصّص اسّه　　اتری الحکیم البرسّخ بوسه
کلا فانّ الوهم نکّس راسه　　اتظن انّ الشئ یکره نفسه

تیرو صدیکی شاعر

هیهات ذالک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ انیس برس کی ہوئی کہ اسجہان سی کوچ فرما کر جنت الماوا کو تشریف لیگئی شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکے اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ بیسوین جون ۱۸۴۷ء عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا — واضح ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ ہی کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین کتاب ہذا کی طیار کر کے اس کتاب کی پیچہی لگاون تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا حال بہول گیا ہون یا اکہ نیا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کر کی مختصر تمام حال اوسکا لکہہ کر اس کتاب کے پیچہی لگاؤن تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ کے بہی ہو وے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم الدین کی کوشش پر ملاحظہ کر کے بعین جو رو اعتساف خیال نفرماوین کیونکہ جس زمانہ مین ایک کتاب نئی طیار ہوتے ہے تو بیشک اوسمین کچہہ لغزش و زلل واقع ہوا کرتی ہین مگر ابکی بار ایک تذکرہ جامع کہ چہ کتنا ہی طویل ہوجاوے بندہ ضرور انشاء اللہ تعالی طیار کریگا وعلی اللہ التکلان

وبیدہ ازمۃ التحقیق

تمام شد

رفاعہ

رفاعہ افندی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی باشا کا ہی اسنے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنچ سیے زبان عرب مین ترجمہ ہو کر چہپی مین صحیح کی ہین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنے محمد علی باشاہ کی مدح مین جو ہین اوسکی حال کے ہین لکہی ہین یہہ شخص بہت مستعد عالم ہی ایک گیت جو زبان فرنچ مین بہت مشہور ہی اور اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سیے گاتے ہین اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی زبان مین کیا ہی اوس گیت مین دسوین کرلوس بادشاہ فرنچ کا حال ہی جو تابع قوانین نہین تہا اور جبیر رعایا نے لسبب اوسکی بی توفی کے خروج کر کے حملہ کیا تہا چونکہ وہ تمامہ قابل لکہنے کے ہی اسواسطی سب لکہتا ہون وہ دو قصیدی ہین ایک قصیدہ کا نام بارلسیہ ہی دوسری کو مرسیلیہ کہتے ہین

قصیدہ بارلسیہ یہہ ہے

یا اهل فرانسة الغرا
یا شجعانا بشها . منكم
عشتم في الرق وورطته
والآن خذوا احر بتكم

ما احسن يوم فخار كم
كروا كرا للظفر بهم

بتوافقكم في كلمتكم
النصر حليف شجاعتكم

الدولة تطلب رفقكم
وتروم ذهاب جلالتكم
قولوا ها نحن باجمعنا

جند يهز وبجراءة تكم
باريس الان لقد بحدت
ما ثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا
نيرانهم ومدافعهم
كروا كرا للظفر بهم
هيا التحموا تبعا ونكر
وليهد كل فتى منكم
هيا اقتحموا صف الاعدا
نيرانهم ومدافعهم

واغزوا فيهم ببسالتكم
لا تنقذهم من صولتكم
النصر حليف شجاعتكم
هيا اتحدوا لحرابتكم
فشكا اهلي لمدينتكم
واغزوا فيهم ببسالتكم
لا تنقذهم من صولتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا
قولوا ذو راس مشتعل
فله فضل اذا اعتق اه
ما احسن يوم فخاركم

ينشر في الغارة رايتكم
شيبا الغيث عصابتكم
لجميع الارض تسطو تكم
بتوافقكم في كلمتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات

فلذات مدافعهم سعرت — لكن لا تضعف قوتكم
فيها يزداد عديدكم — وبها تتقوى فتيتكم
ولشد تهاييد و لكم — امراء الغزو ببلدتكم
في الحرب شيوخ تجربة — وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت — علما نشرت لحمايتكم
وعمود النصر له شمم — فنادى بلسان مقالتكم
ياقوس قزح حريتنا — اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب — وتزف جنازة ميتكم
وتوابيت الاموات بها — ازهار النصر علامتكم
وهيا كل اعظمهم شهرت — ببيت الشهدا لعرافتكم
هي ماوي المجد كرسكنا — ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم فی كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتا فی رمسهم
كونوا احيا ببصيرتكم

انتم شهدا بفخاركم
شهدا شهدا بغاياتكم

يا منظوما بعساكرنا
يا من سدتم بامارتكم

يا ذا العلم الحربي ومن
صرنا نهدي بهداياتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا
واغزوا فيهم ببسالتكم

نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم فی كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجد ورونقه
يا من فزنا بعنايتكم

ودماء الحروب بنا امتزجت
بدمائكم فی غارتكم

يا غانی الفخر اصدح طربا
وكما هو قد ما عادتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا
واغزوا فيهم ببسالتكم

نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

فهيّا يا بنى الاوطان هيّا — فوقت فخاركم لكم تهيّا
اقيموا الراية العظمى سويا — وسنّوا غارة الهيجا مليّا

عليكم بالسلاح ايا اهالى
ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال
فهم اعداءكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا
نبا خوضوا دماء اولى الوبال

اما تصغون اصوات العساكر — كوحش قاطع البيداء كاسر
وجبت طوية الفرق الفواجر — ذبيح بنيكم نطقا البواتر
ولا يبقون فيكم قط حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى — ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال — فهم اعداءكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا — نبا خوضوا دماء اولى الوبال

فماذا تبتغى منا الجنود
وهم هيج واخلاط عبيد
كذا اهل الخيانة والوعود

كذالك ملوك نغي ارا يسودوا
تعصبهم لنا الرجيد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداءكم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا تبا خوضوا دماء اولي الوبال

لمن جبلوا السلاسل والقيودا
واغلالا واظهوا قاحديدا
لاهل فرانسا ليروا عبيدا
وليس عرامهم هذا جديدا
اما هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداءكم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا تبا خوضوا دماء اولي الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاعراب يبغون ارتفاعا
ويجرى [illegible] عهم فينا شراعا
والله الا لديهم لا تراعى
رعايا تكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداءكم في كل حال

وجورهم

وجوه‌هم غدا فیکم جلیا — تبا خوضوا دماء اولی الوبال

فسلم یا سلام من المذلة
فما نرضی بان تبقی اذلة
ویاسرنا وقتیتنا اجله
فریق بالدراهم قد تولة
فکیف وقد دنا اضحی علیا

علیکم بالسلاح ایا اهالی — ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعداؤکم فی کل حال
وجوه‌هم غدا فیکم جلیا — تبا خوضوا دماء اولی الوبال

الهی کیف یقهرنا ملوک
بسبل العدل لیس لهم سلوک
واندال للاستعباد حیکوا
وما فی الفخر یشرکنا شریک
ولا احد به ابدا حریا

علیکم بالسلاح ایا اهالی — ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعداؤکم فی کل حال
وجوه‌هم غدا فیکم جلیا — تبا خوضوا دماء اولی الوبال

فقل لهم ایا اهل المظالم
وارباب الجرائم والمآثم
اما تخشون من تلک المحارم

کذا اهل الخیانة للمکارم
وظلمهم لقد بلغ الثریا

علیکم بالسلاح ابا اهالی — ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعدائکم فی کل حال
وجودهم عذا فیکم جلیا — نبا خوضوا دماء اولی الوبال

احلوا الخوف نحوکم اماما
وخلوا العدل عندکم اماما
ونقضکم لموطنکم زماما
به تجزون ذلا وانتقاما
وتکتسبون عند القوم خزیا

علیکم بالسلاح ابا اهالی — ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعدائکم فی کل حال
وجودهم عذا فیکم جلیا — نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فهاکم قد تعسکرت الاهالی
وسارت کلها نحو القتال
لتقتحم المهالک لا تبالی
اذا ما مات لیث فی النزال
تولد ارضنا شبلا صبیا

علیکم بالسلاح ابا اهالی — ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعدائکم فی کل حال

وجوههم غدا فيكم جليا — بناخوضوا دماء اولى الوبال

صغير القوم منا والكبير
يحب قتالكم فرحًا يطير
نحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاش فحولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال — فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم جليا — بناخوضوا دماء اولى الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان يضاما
ونأخذ ثارة ممن تعامى
وجاروا ان يكن ملكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداوكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم جليا — بناخوضوا دماء اولى الوبال

لنا حريه في الكون تسمو
تزيد اوان حرب بدت وتنمو
نمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تصرت تم
علی نشر المثالی والحمیّا

علیکم بالسّلاح ایا اها لی
ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فهم اعدائکم فی کل حال
وجورهم عدا فیکم جلیا
بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تموت عداتها موتاً شنیعا
اذا ما ابصروا اعزا منیعا
یحوز حماتها مجدا رفیعا
فویل للذی یبغی الرجوعا
لرق یکتسی خطا وغیا

علیکم بالسّلاح ایا اها لی
ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فهم اعداءکم فی کلّ حال
وجورهم عدا فیکم جلیا
بنا خوضوا دماء اولی الوبال

سندخل سلك ارباب الجهاد
کاسلاف لهم طول الایادی
ونحوا نحوهم فی کل فا د
ونقفوا فضلهم فی کل واد
ونبلغ فضلهم شأواً قصیّا

علیکم بالسّلاح ایا اها لی
ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فهم اعدائکم فی کل حال

وجورهم عنا فیکم جلیا | بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تومل ان نکون لهم فداء
وکل فتی نفجر النفس باء
وان لا نعدهم نبقی مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
ویاخذ ثارهم من کان حیا

علیکم بالسلاح ایا اهالی | ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال | فهم اعداؤکم فی کل حال
وجورهم عنا فیکم جلیا | بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تمت القصیدتان
الرفاعة